

T01-31Oct2023

Abdul Razique/Ed: Mubashir



THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the October 31, 2023
(332nd Session)
Volume XIV, No.02
(Nos.)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume XIV SP.XIV(02)/2023
No.02 15

Contents

1.	Recitation from the Holy Quran.....	1
2.	Leave of Absence	2
3.	Point raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding constitutional violations by the caretaker governments of Punjab and KP with regards to the 2 nd approval of provincial Budget	3
4.	Further discussion on the Motion under Rule 218 regarding the Israeli atrocities and aggressive actions against the innocent Palestinians in Gaza resulting in martyrdom of thousands of innocent people, and the efforts made by the government of Pakistan in this prevailing scenario	5
	• Senator Dilawar Khan.....	5
	• Senator Quratul-Ain Marri.....	7
	• Senator Mushahid Hussain Sayed	10
	• Senator Mohsin Aziz.....	14
	• Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani	18
	• Senator Sherry Rehman	20
	• Senator Zarqa Soharwardi Taimor.....	25
	• Senator Abida Muhammad Azeem	29
	• Senator Raza Rabbani	30
	• Senator Khalida Ateeb.....	34
	• Senator Muhammad Hamayun Mohmand	36
	• Senator Nuzhat Sadiq.....	38
	• Senator Danesh Kumar	40
	• Senator Sajid Mir	41
	• Senator Seemee Ezdi.....	45
	• Senator Molvi Faiz Muhammad	49
	• Senator Jam Mahtab Hussain Dahir	53
	• Senator Shahadat Awan.....	55
	• Senator Sayed Waqar Mehndi.....	56
	• Senator Falak Naz	58
	• Senator Afnan Ullah Khan	61
	• Senator Gurdeep Singh	67
	• Senator Palwasha Mohammad Zai Khan	68
	• Senator Fida Muhammad	73
	• Senator Muhammad Akram	76
	• Mr. Murtaza Solangi, Caretaker Federal Minister for Information and Broadcasting.....	77

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, the October 31, 2023

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty four minutes past two in the evening with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

أَخْسِبْتُمْ أَنَّا خَلَقْنَاكُمْ عَبْدًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١٥﴾ فَتَعْلَمَ اللَّهُ التَّعْلِيقُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

الْكَرِيمُ ﴿١٦﴾ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا أَخْرَى لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِي إِلَّا كُفَّارٌ ﴿١٧﴾ وَقُلْ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيمِينَ ﴿١٨﴾

ترجمہ: تو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے آپ کو بیکار بنایا اور آپ کو ہماری طرف لوٹ کر نہیں آنا؟ پس اللہ تعالیٰ بہت بلند ہے اور سچا بادشاہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور عزت والا ہے۔ وہ عرش کا مالک ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے، جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، تو اس کا حساب صرف اس رب کے پاس ہے۔ بے شک حقیقت یہ ہے کہ کافر فلاح نہیں پائیں گے اور تو عرض کرے میرے رب! تو بخش دے اور رحم فرم اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ المؤمنون: آیات 115-118)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ السلام علیکم۔

ابھی ہم leave applications لیتے ہیں۔ سینیٹر مولانا عبد الغفور حیدری صاحب نے بعض خجی مصروفیات کی بنابر مورخہ 13 اکتوبر تا 4 نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب نے بعض خجی مصروفیات کی بنابر مورخہ 30 اور 31 اکتوبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سعدیہ عباسی صاحبہ بیرون ملک سرکاری مصروفیات کی بناء پر مورخہ 27 اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب بعض خجی مصروفیات کی بنابر مورخہ 27 اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Senator Mian Raza Rabbani! Just a minute, please. Contd.T02

T02-31-10-202

Ashraf/Ed: Waqas

Time: 024

Mr. Chairman: Senator Mian Raza Rabbani! Just a minute please. Let me move the motion first. Order No.2, further discussion on the motion moved by Senator Muhammad Ishaq Dar, Leader of the House and on behalf of Senators Dr. Shahzad Waseem and others. Yes Senator Dilawar Khan Sahib.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب، میرا ایک منٹ کا Point of Order ہے۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب! کیا Point of Order ہے؟

Senator Mian Raza Rabbani: It is related to this House. It is related to the federation.

جناب چیئرمین: دلاور خان صاحب نے آپ کے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب، میں صرف ایک منٹ لوں گا۔

Point raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding constitutional violations by the caretaker governments of Punjab and KP with regards to the 2nd approval of provincial Budget

جناب چیئرمین: جی رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! ویسے تو پتا نہیں میں یہ کس کو بات سنارہا ہوں لیکن چلیں آپ کے توسط سے میدیا ایکٹ یہ بات جائے گی کہ اگر ایک

snow ball effect of the constitutional violation ہوتی ہے تو اس کے نتیجے میں پھر ایک constitution violations شروع ہو جاتا ہے۔

ایک constitutional violation یہ ہوئی کہ نوے دن کے اندر جو Article 224 کے تحت ایکشن ہونے تھے وہ ایکشن ہوئی کہ last financial year caretaker government کو مل گیا۔ جوں budget کے لیے ہے۔ اب اس کے consequence میں یہ ہوا کہ پنجاب اسمبلی 14-01-2023 کو dissolve ہوئی۔ جب پنجاب اسمبلی ہوئی تو یہ approve کیا۔ یہ Cabinet کے لئے بجٹ کو for a period of 4 months، Caretaker Cabinet میں ہے۔ یہ ہوئی کہ یہ ہوئی اور وہاں بھی یہی پوزیشن ہے۔ Subsequently یہ ہوئی کہ یہ ہوئی اور وہاں کیوں کہ وہاں اسمبلی 18-1-2023 کو dissolve ہوئی اور وہاں بھی یہی پوزیشن ہے۔ یہ ہوئی کہ Article 126 کی violation ہے۔

میں آپ کو Article 126 پر لے جاتا ہوں جو کہتا ہے کہ

That notwithstanding power to authorize expenditure when assembly stands dissolved, notwithstanding anything contained in the afore-going provisions

relating to financial matters at any time when the provincial assembly stands dissolved. So, the Provincial Assemblies stood dissolved at that time.

Now, this is the operative part,

The Provincial government may authorise expenditure from the provincial consolidated fund in respect of the estimated expenditure for a period not exceeding four months in any financial year. So, that means that the new expenditure which has been approved by the Punjab Government from October till February is in violation of Article 126 because they can only approve expenditure from the Federal Consolidated Fund in terms of Article 126 once and that one time was done when they approve the expenditure from June to October.

لہذا، میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ یہی situation خیر پختون خواہی ہے۔ وہاں بھی 2nd approval ہو گئی ہے
یا ہونے جا رہی ہے، وہاں بھی Article 126 کی سراسر خلاف ورزی ہو رہی ہے، پنجاب میں already ہو چکی ہے،
اپ کے توسط سے گزارش ہے کہ یہی ہے۔ They cannot approve the expenditure for a second time.
میری ایکشن کمیشن سے استدعا ہے کہ وہ بغیر مزید وقت لئے اس بات کا اعلان کرے کہ ایکشن کب ہونے ہیں کیونکہ اگر ایکشن جنوری یا فروری میں نہ
ہوئے تو ایک اور بہت بڑی خلاف ورزی ہو جائے گی اور بارہ مارچ کو آدمی سینیٹ dysfunctional ہو جائے گی۔ جب سینیٹ
dysfunctional ہو جائے گی تو

the biggest crisis will arise that half the Senate will not be there.

Your term, as Chairman, is expiring, there will be no Chairman. The term of the Deputy Chairman is expiring in March and there will be no Deputy Chairman. So, the House will be without a Chairman and a Deputy Chairman and Senate will become totally dysfunctional.

میرا مطلب ہے اگر ایکشن کمیشن ایکشن کی تاریخ نہیں دے گا تو یہ Constitutional crisis پیدا ہوتے رہیں گے اور پنجاب کا بجٹ سراسر آئیں
کے Article 126 کی خلاف ورزی ہے جو انہوں نے approve کیا ہے۔

Mr. Chairman: Raza Sahib! Thank you. Honourable Senator Dilawar Khan.

سینیٹر دلاور خان: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ کل جب میری باری آئی تو رضا صاحب نے کھاکہ Treasury benches پر کوئی وزیر، کوئی وزیر خارجہ نہیں ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آج وزیر صاحب بیٹھے ہیں اور آپ کو غور سے سن رہے ہیں۔

سینیٹر دلاور خان: جناب، [XXX]¹ میری توجہ ہٹ جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: پلینز! یہ expunge کر دیں۔

Further discussion on the Motion under Rule 218 regarding the Israeli atrocities and aggressive actions against the innocent Palestinians in Gaza resulting in martyrdom of thousands of innocent people, and the efforts made by the government of Pakistan in this prevailing scenario

Senator Dilawar Khan

سینیٹر دلاور خان: میری concentration motion پر آتا ہوں۔ میں ایک ختم ہو جاتی ہے تو آپ مہربانی کریں۔ جی میں پر آتا ہوں۔

شعر پڑھتا ہوں کہ

کوئی چراغ جلاتا نہیں سیلیقے سے
ورنہ شکونہ کرتا میں اسی طریقے سے

جناب، یہ requisition پر اجلاس بلا یا گیا اور کل رضا صاحب نے وزراء صاحبان کی تو شکایت کی لیکن جن لوگوں نے اس requisition پر دستخط کئے تھے ان میں سے کتنے لوگ یہاں حاضر تھے، اس کا ہم ذکر نہیں کرتے۔ آج کتنے آدمی ہیں، آج بھی دیکھ لیں۔

جناب، اس حوالے سے ریاست پاکستان اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے ادا کر رہی ہے۔ یہ کسی ایک بندے کا issue نہیں ہے بلکہ یہ امت مسلمہ کا مسئلہ ہے۔

میں اس حوالے سے ایک شعر پڑھتا ہوں کہ

دل منافق تھا شب ہجر میں سو یا کیسے
اور جب تجھ سے ملاؤٹ کے رو یا کیسے

¹ [Words expunged as ordered by Mr. Chairaman.]

جناب چیئرمین! فلسطین میں جو شہادتیں ہو رہی ہیں، جو ظلم اور زیادتیاں ان پر ہو رہی ہیں، یہ کوئی نیا واقعہ نہیں ہے۔ میں تھوڑا ساتاریخی پس منظر ہمارے سب بھائیوں نے، ڈاکٹرو سیم صاحب، اسحاق ڈار اور سب نے۔۔۔

جناب چیئرمین: Order in the House سینیٹر دلاور خان صاحب اہم بات کر رہے ہیں۔ شہادت اعوان صاحب، سون سکیسر کی

ٹائی بھی اور آج تو آپ بالکل فلسطینی دکھر رہے ہیں۔

سینیٹر دلاور خان: فلسطین کے حوالے سے سب بھائیوں نے، رفقائے کارنے بہت احسن طریقے سے اپنا اظہار خیال کیا لیکن چیئرمین صاحب، یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کر بلا کا واقعہ ہوا، بارہ ہزار قبائلی سرداروں نے ان کو کوفہ میں بلا یا اور انہوں نے اپنے اپنی مسلم بن عقیل کو جب کوفہ میں بھیجا تو اس پر ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے پھول پاشی کی لیکن جب عشاء کا وقت آیا اور اس نے جب سلام پھیرا تو اس طرف بھی چند لوگ بیٹھے تھے اور دوسری طرف بھی چند لوگ بیٹھے تھے اور باقی سارے بارہ ہزار قبائلی سرداروں نے ان کو دعوت دینے کے لئے جو خطوط لکھے تھے، وہ غائب تھے۔ وہی چیز کہ بلا میں جب امام حسین آئے اپنے 72 ساتھیوں کے ساتھ تو آس پاس کے سارے علاقوں میں تو مسلمان موجود تھے۔۔۔ جاری۔۔۔

T03-31st Oct2023 Taj/Ed. Mubashir 02:50 p.m.

سینیٹر دلاور خان:۔۔۔ کربلا میں جب امام حسین علیہ السلام آیا 72 ساتھیوں کے ساتھ تو آس پاس کے سارے علاقوں میں مسلمان موجود تھے، پانی دینے تک لوگ موجود نہیں تھے۔ جناب! یہ شعر جو میں نے پڑھا کہ ”دل منافق تھا“، اگر ہم منافق نہ ہوتے تو ایک ارب 70 کروڑ مسلمان موجود ہیں، ان میں سات ایسے اسلامی ممالک ہیں جن کے ساتھ تیل کا ایتم بم موجود ہے، پیسوں سے مالامال ہیں۔ رات کو سو جائیں اور صحیح میٹنگ کر کے جو اسرائیل کی پشت پناہی کر رہی ہیں، ان ممالک کے سفراء کو اپنے ملک بھیج دیں تو دوسرے دن یہ مسئلہ حل ہو گا۔

جناب چیئرمین! ہمیں تاریخ سے سبق یکھنا چاہیے۔ بیت المقدس، ہمارا قبلہ اول، 17 مہینے ہم اس طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ جب Jerusalem میں آیا، انہوں نے میراج کی نسبت سے ادھر اقصیٰ کا مسجد بنایا۔ انہوں نے اپنے تدریس کام لیتے ہوئے ہیکل سلیمانی میں ایک دیوار ہے جہاں یہودی گریہ و فریاد کرتے ہیں، ان کو اس گریہ و فریاد کے لیے وہاں اجازت دی۔ اس زمانے کے جس طرح حضرت عمر فاروقؓ نے یہودیوں کو گریہ و فریاد کے لیے دیوار گریہ پر اجازت دی تھی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی جگہ ہے، اگر یہ سپر پاور حکمت سے کام لیتے تو جس طرح نبی کریم ﷺ نے حجر اسود کو چادر میں رکھ کر چار، پانچ قبائل کے سرداروں کو کہا کہ یہ یہاں سے اٹھا لو اور اس

کی جگہ پر رکلو۔ اسی طرح اگر آج کے سپر پاور یا ہمارے مسلمان مالک مل جل کر فلسطینیوں کے لیے کوئی حل ڈھونڈتے تو میر انہیں خیال کہ آج جو شہادتیں ہو رہی ہیں، یہ ہو تیں۔

پاکستان کے حوالے سے اس دن مشتاق صاحب نے کہا کہ ان کو اسلحہ دینا چاہیے، یہ کرنا چاہیے، وہ کرنا چاہیے۔ جناب چیئرمین! اس حوالے سے ریاست پاکستان پوری امت مسلمہ میں سب سے زیادہ احسن کردار ادا کر رہا ہے خواہ وہ کشمیر کا مسئلہ ہو، اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے پوری کر رہا ہے اور چاہے فلسطین کا مسئلہ ہو، ریاست پاکستان اپنی ذمہ داری صحیح ہے۔ کل مشتاق صاحب نے ابو عبیدہ کو خراج تحسین پیش کیا جو کہ حماس کا سربراہ ہے۔ اس کی ماں نے صحیح نام رکھا ہے ”ابو عبیدہ“۔ ابو عبیدہ وہ جلیل القدر صحابی تھے جنہوں نے جنگ احمد میں نبی کریم ﷺ پر ڈھال بن کر اپنے آپ کو زخمی کر دیا تھا کہ کوچایا، وہی ابو عبیدہ حماس کا سربراہ ہے۔ اس نے اتنی بڑی طاقت کو tough time دیا ہے، سینیٹ آف پاکستان کی طرف سے ہم اسے خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ والسلام۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Quratul-Ain Marri.

Senator Quratul-Ain Marri

Quratul-Ain Marri: Thank you Mr. Chairman. Four days ago the United Nations voted on a resolution demanding immediate ceasefire in Gaza. 120 countries voted in favour of the resolution, 14 countries voted against and 45 countries abstained. To those who abstained, I remind them of the words of Desmond Tutu, who said: “If you are neutral in situations of injustice, you have chosen the side of the oppressor”. I suggest,

وہ neutrality کا لبادہ انتاریں اور کھل کر اپوزیشن کریں۔ مگر حقیقت تو یہ ہے کہ یہ سب مالک، the opposers and in favour of the آج سب کے سب اپنے اپنے ملک میں mass campaigns دیکھ رہے ہیں اور کیوں نہ دیکھیں، Palestinians fails to move you then you have no humanity left in you. Mr. Chairman, since 7th of October Zionist Israeli forces have killed over 8,000 Palestinians, not 8,000 militants, not 8,000 Hamas operatives, 8,000 civilians. Over 3,000 of these were

children. The average age of those murdered by Israel in past two weeks, is 14. Children are now writing their names on their arms so that when they are killed, their parents will be able to recognize them. Parents are collecting the limbs of their children and carrying them in plastic bags, the children whom they birthed, whom they raised with love. Now in plastic bags, Mr. Chairman.

Gaza's Ministry of Education has officially ended the school year because all the students have been killed by Israeli air strikes. Let that sink in. Israel has left nothing unscathed. The airing Gaza is spilled with the stench of deaths, of burning flash from the white phosphorus which Israel has used to wipe out entire families. Four generations gone. They have bombed hospitals, schools, shelters, churches, mosques, home. They have Gazans to evacuate and then bombed the fleeing convoys. They have cut off Gaza's communication, electricity and water, this is a well thought out, well planned ethnic cleansing. Mr. Chairman, this is genocide.

If today we don't speak against this genocide, tomorrow we will not have any right to act, anyone to speak for us. Israel would have believed that they knew nothing of the Hamas attacks which supposedly figured this fresh Israeli mass murder spree. They would have believed that MOSSAD, the most well-funded and advanced intelligence agency, that they take great pride in, was absolutely clueless. The same agency became so astute that they identify just how many Hamas operatives were hiding in which hospital, carrying how many weapons, with the lack of any supposed on ground military operation and then they bombed.

Mr. Chairman, conveniently after each bombing which kills scores of innocent Palestinians, the Israelis went on the very sympathetic mainstream media and waved on purportedly preserved, purportedly marked evil bombing plant that the Hamas operatives just happened to have in their pockets.

مطلوب حد ہو گئی، پہلے آپ کو یہ نہیں پتا چلا کہ حماس آپ پر پانچ سوراکٹ چلا رہا ہے، پھر دونوں میں آپ کو یہ نہیں پتا چل گیا کہ وہ کتنے ہیں اور کہاں چھپے ہیں اور اتنے کوئی attack کرتے کہ انہوں نے اپنے سارے planning پر پچھے پر لکھے اور اس پر پچھے کو mainstream media کرایا اور اپنی جیب میں رکھا کہ وہ آپ کو ملے اور پھر آپ وہ plastic coat کیا کرے گیا۔

This is what Israel wants us to believe. While the reality Mr. Chairman, ~~عہ~~ planned is that this was all to state it to perpetuate genocide. Netanyahu is a genocidal maniac, a warmonger, who has complete support of all major news outlets. CNN

سارہ سندر و ٹوق سے بولتی ہے کہ حماس نے اسرائیلی بچے مارے اور photos ہیں، بعد میں بولتی ہے کہ sorry! I was misinformed. Israeli Hostess says on her release that we were taken care of but Israel abandoned us. What is aired on headline, I was scared for my life. The media has left no stone unturned in its support for this genocide. It is actively engaged in perception management against the Palestinians and in favour of Israel's genocidal assault. And all this, Mr. Chairman, while Netanyahu targets and kills on ground journalists who try to report the atrocities they were witnessing. Media, in its fervor to support genocide, has abandoned its own... Fld by T04

T04-31OCT2023 3:00 P.M. FAHEEM/ ED Waqas

Senator Quratulain Marri: (Contd....) forward to support genocide has abandoned its own fraternity.

جناب چیرین! منہب کے جو یوپاری ہیں، وہ سب سے بڑی بیاری ہیں۔

Natanyahu and his Zionist state are trying to paint this as a religious war. It is not. We cannot allow this divisive rhetoric to prevail. We must not allow this unilateral ongoing terrorist attack to be misrepresented as a war between religions. This is not Muslims versus Jews. This is very clearly sanctioned and funded Zionist terrorism. Millions across the world belonging to all faiths are

standing and marching in solidarity with Palestine today. 'Not in our names' is what Jews across the world are chanting as they demand an end to this genocide. Decedents of holocaust survivors are taking out advertisements in leading newspapers detailing the atrocities and demanding a ceasefire so that the Governments or states still supporting Natanyahu's purge, I say it read the room. Your people are marching against your support to terrorism.

Mr. Chairman, as a nation, that has lived with the atrocities of terrorist groups, which have threatened not only our own country but the world. We must raise our voice louder than ever. Tomorrow the pseudo terrorist military tactic of decimating entire cities and entire people over the actions of a few may very well be used against us, may be used against those states currently abstaining or voting against the UN Resolution.

Mr. Chairman, we must recognize what is happening in Palestine as a blueprint for how any and all dissent can be annulated in future without repercussions, without condemnations. But let us not forget that those who make peaceful revolution impossible will make violent revolution inevitable. If nations, today are not going to take a stand against the on-going atrocities for the beleaguered Palestinians, I urge them to take a stand for themselves. Lest this, Mr. Chairman, sets a precedent for which all of us will eventually pay. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Honourable Senator Mushahid Hussain Sayed.

Senator Mushahid Hussain Sayed

Senator Mushahid Hussain Sayed: Than you sir. *Bismillah-ir-Rehman-ir-Raheem*. First of all I would like to compliment my distinguished colleague Qurratulain Marri Sahiba for her strategic clarity on the Palestine issue and I think she has not pulled any punches.

Sir, it is a great moment that the Parliament of Pakistan, the Senate of Pakistan is focussing on Palestine because for us Palestine is part of our DNA from the day one, the creation of Pakistan because the Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah talked of Palestine even before the creation of Pakistan and when the 23rd March, 1940 Resolution was passed. There were two resolutions – one for the self-determination of the Muslims of the sub-Continent and one for the self-determination of the people of Palestine. So, we have been very, very consistent and clear in our position and we are the only non-Arab country, Mr. Chairman, which has taken part in two Arab – Israeli Wars; in 1967 and 1973 and our pilots have shot down Israeli's planes and we should not forget that when Zulfiqar Ali Bhutto was Prime Minister of Pakistan, the Islamic Conference was held in Lahore and for the first time the Palestine Liberation Organization (PLO) under the leadership of Yasir Arafat was accorded the official recognition as the sole, legitimate representative of the people of Palestine in Pakistan. So, Pakistan's own future, our role in the Middle East and our focus on Palestine is inextricably intertwined.

Sir, on this issue, I would say that there are three clear areas on which we should focus. Number one, what is the cause of what happened on 7th of October? The resistance by the Palestinian people to the repression of Israel? 50 years of occupation, 15 years of blockade, 05 Arab – Israeli wars in Gaza. Let me also make it very clear because in the Western media, it has been talking that Hamas which is also a duly elected representative of the people of Gaza. In January, 2006, Mr. Chairman, there were elections in Gaza, monitored by the former American President, Jimmy Carter, who said that the freest elections that took place in the Middle East. In that Hamas emerged as an elected representative of the people of

Gaza and so they have their Ministries, they have their Government and we are proud of the fact that the Senate of Pakistan, I was then the Chairman of the Foreign Relations Committee in June 2006, we hosted the Hamas Foreign Minister, Mahmood Zahar, when he came to Pakistan and we also provided him financial and other support and he addressed our Parliament here. I think we have this kind of history. So, we should be very clear. Hamas is a political organization, representing the people of Palestine, opposing the state terrorism of Israel.

The second aspect which is very important, which is also referred to by my distinguished colleague, who just spoke before me, the Israeli war crimes. These are not just ordinary war crimes, these are crimes against humanity. They are war crimes and they are tantamount to genocide, carnage and ethnic cleansing of a kind that has not been seen in human history since the holocaust of the Second World War. Out of 35 hospitals, 19 have been smashed. Last night the top cancer hospital of Gaza has been bombed. Then out of 2.3 million people, 800000 are homeless. 30% of homes are already destroyed in Gaza. So, the destruction is on a scale that is unprecedented and here I would also like to mention that those who are complicit in these war crimes, especially the Western regimes. United States of America led by President Biden, the UK and the European Union also, they talk of human rights and they have been exposed as hypocritical regimes with double standards because they have even opposed any ceasefire, Mr. Chairman. Yesterday, the US Congress met for passing a new Bill of 105 billion dollars on aid to Israel and to Ukraine. So, you can see that in this situation they are partners in crime but I would also like to commend the people of the West, Western public opinion. Whether it is London, Paris, Berlin, New York, Jewish, Christians, Muslims, Hindus, Sikhs, they have all risen and they have come out in the biggest and the

most massive demonstration in the West since the Iraq War. Who is the partner in crime apart from the West? It is India. India was the first country to speak about supporting Israel and I think that has also been exposed.

So, Pakistan's stand should be very clear. We should call for an immediate end to the genocide in Gaza. We should call for the end of the Israeli occupation. We should call for the Palestinian State with Jerusalem as its capital. We should also call immediately for humanitarian supplies through the Rafa Crossing and, Mr. Chairman, we should make it very clear that there is absolutely no question of any recognition of the Zionist entity called Israel. That is not acceptable for us because every few months, at times we hear some muted voices, sometimes from Islamabad, sometimes from Pindi, they talk of recognition of Israel. That is not part of our agenda because whether it is the people of Kashmir or the people of Palestine. The two causes are inextricably intertwined, that causes which are legitimate for resistance to occupation and there are causes that are linked with UN Resolutions that have been defined and Pakistan should play a forefront role in that.

Mr. Chairman, finally, I would like to say that you should also send a strong letter exposing these crimes to the Western Parliament because they always tell us to do more, they give us long lectures on foreign policy, on human rights, on civil liberties. Even yesterday I saw that people have been sacked in the West. Officials, British Parliament's Under Secretary, who was the Minister of State, he was sacked because he called for a ceasefire. So much so freedom of expression on the issue of Gaza and I salute President Erdogan of Turkiye for taking a very strong stand. He led the million man march in Istanbul three days ago and he has taken a very clear position and the people of Pakistan would like to assure the people of Palestine

that in these difficult times we stand with them firmly and strongly and I think we should also think of, Mr. Chairman, a Parliamentary delegation going through the Rafa Crossing in Gaza with relief supplies, to show our solidarity with the people of Palestine. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. Honourable Senator Mohsin Aziz....Fld by T05
T05-31 Oct, 2023 Rizwan/Ed: Mubashir 03:10 p.m.

Senator Mohsin Aziz

سینیٹر محسن عزیز: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ چیئرمین صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔ میں فلسطین پر بات کرنے کے لیے سب سے پہلے کچھ اشعار جو میری بیوی ہمام محسن نے لکھے ہیں۔ میں اپنی تقریر کا آغاز ان اشعار سے کرنا چاہوں گا۔

کیسا ہے یہ شور و فغاں
انگشت بدندال ہے یہ سماں
ہر طرف بکھرے ہیں بے کفن لاشے
بے رحم ہے جہاں او بے ضمیر حکمران
کوئی تودیکھے کہاں سے آئے لاشے
دھنگ ہے آسمان کیسی ہے یہ دیت
حشر ہے جو سالوں پہ ہے محیط
تحک گئی یہ زمین اٹھاتے اٹھاتے لاشے
دو قدم چلا تھا کہ رک گیا
اک طفل میرے قدم کو چھو گیا
نار ہی ماں نار ہی بہن ناہی بھائی
میں آکیلا ہی اٹھاؤں کتنے لاشے
میں آکیلا ہی اٹھاؤں کتنے لاشے
ہاتھ اٹھتے ہی جھوٹی میں گرجاتے ہیں
توں ہے سمعی اور بصیر کچھ تو رحم فرما
تیرے سجدے میں گرے ہیں کتنے لاشے

اس بات کے بعد میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں ۔۔۔

جناب چیئرمین: بھا بھی نے شاعری تو بہت اچھی لکھی ہے لیکن آپ کی تیاری ٹھیک نہیں کروائی۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب، بس وہ ذرا کچھ زیادہ پڑھی لکھی ہیں اور میں کچھ کم۔

جناب چیئرمین: پتا چل رہا ہے، آج۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب، اگر فلسطین پر کوئی آدمی بات کرے تو ایک برابریت کی، ایک ظلم کی، ایک ڈر اور ایک بے رحمی کی، زیادتی کی اور اس کے ساتھ ساتھ ایک افسوس کا مقام ہے، ندامت کا، ایک شرمندگی کا احساس ہوتا ہے اور لاچارگی اور بے حسی کی ایک داستان ہے۔ اگر ہم ظلم اور زیادتی کی بات کریں تو پچھلے 70 سالوں سے، بلکہ 75 سالوں سے یہ جارحیت، بر بادی اور خون کی ایک ہولی کھلی جا رہی ہے جیسا کہ پچھلے ہیں، باکیں دونوں سے اس کی انتہاء ہو گئی۔ آٹھ ہزار سے زیادہ فلسطینی شہید ہو چکے ہیں اور تقریباً 18000 سے زیادہ زخمی اور کئی لوگ misplaced ہے اور اس کے علاوہ اب ہسپتا لوں میں اب ان لوگوں کے لیے علاج کے گنجائش بھی نہیں رہی۔ آج فلسطین میں جگہ جگہ پر لاشیں پڑی ہیں، محلی نہیں ہے، پانی ختم ہو چکا ہے اور ادویات کی کمی ہے۔

دوسری طرف، اخلاق کی کوششیں بھی ناکام ہو رہی ہیں اور جو اسرائیل کا غصہ ہے وہ کسی بھی طرح تھمنے اور رکھنے کا نام ہی نہیں لے رہا کہ حماس کی کیسے جرات ہوئی کہ اُس نے ایک ایسے ملک جو کہ طاقت کے نشے میں دھت، پیسے کے نشے میں دھت اور جس کے پاس ہر چیز میر ہوا اس کو کس طرح سے لے کارا اور کس طریقے سے United Nations General Assembly، Secretary General اے ایسا کہہ دیا اور ان کی کیسے جرات ہوئی کہ اگر کسی نے دُنیا میں قیامت دیکھنی ہے تو وہ فلسطین میں جا کر قیامت کے مناظر دیکھ لے۔ جہاں پر والدین نے اپنے بچوں کے سروں پر ان کے نام اس لیے لکھ دیے ہیں کہ اگر انہیں شہید کر دیا جائے تو کم از کم ان کی پیچان ممکن ہو سکے۔ دوسری طرف بچوں کی قبروں پر لکھ دیا گیا ہے ہم تو مرے نہیں بلکہ ہم تو آج بھی زندہ ہیں مرے تو وہ لوگ ہیں جن کی آواز آج تک بند ہے۔ ایک طرف پیسے کی گھنڈ میں ظالم سماج اور ظالم لوگ جن کے پاس میڈیا بھی ہے اور جن کے پاس ہر طرح کی ammunition بھی موجود ہے اور دوسری طرف یہ عالم ہے کہ بچوں کو اور باقی لوگوں کو ہسپتا لوں میں انہیں ٹانکے لگانے کے لیے بھی سامان اور ان کے علاج کے لیے anaesthesia تک موجود نہیں ہے۔ ہمارے دیکھنے میں جب جب ایسے ویڈیو اور مناظر دیکھنے میں آتے ہیں تو انسان کا دل دل جاتا ہے اور رو گھٹے کھٹے ہو جاتے ہیں کہ ہم کہاں پر بیٹھے ہیں اور ہمارے سامنے یہ کیا ہو رہا ہے۔ ہم اپنے بچوں کو دیکھتے ہیں ذرا سا اگر وہ روپڑیں تو ان کی اذیت ہم سے برداشت نہیں ہوتی اور رونا برداشت نہیں ہوتا اور فلسطین کے بچے بھی ہمارے بچے ہیں جو کہ کٹ مر رہے ہیں۔

جناب! ہر پندرہ منٹ میں ایک بچہ وہاں شہید ہو رہا ہے۔ ہپتال میں مر رہا اور یا پھر بسواری کی وجہ سے فلسطین میں بچوں کی شہادتیں ہو رہی ہیں۔ ہم جب سے اس ایوان میں موجود ہیں تو میرا خیال ہے کہ اب تک فلسطین میں تقریباً 5-6 بچے شہید ہو چکے ہوں گے۔ افسوس یہ ہے کہ جو ہمارے عرب ممالک میں وہ آج بھی اس پر لگے ہوئے ہیں کہ وہ اسرائیل سے اپنے تجارتی اور سفارتی تعلقات کیسے جاری رکھیں۔ میں تو کہوں گا کہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف تو انسان ہیں اور ایک طرف تجارت ہے۔ ایک طرف خون کی ہولی ہے اور ایک طرف غمیر بک رہا ہے۔ آج ہمیں سوچنا ہوا کہ آخر یہ جو قبضہ ہے اس کو تقریباً 75 سال کا دورانیہ ہو چکا اور یہ قبضہ بڑھتا ہی جا رہا ہے اس کی انتہاء آخر کہاں ہو گی؟ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر اسی طریقے سے چلتا رہا تو ہم اللہ کے سامنے کیامنہ لے کر جائیں گے۔ ہم اپنے نبی ﷺ کے سامنے کس طریقے سے حاضر ہوں گے۔ ہم کیا انہیں جواب دیں گے؟ کیا کبھی کسی نے ہم سے پوچھا کہ کبھی کسی وقت ہم سے کوئی پوچھھے گا؟

جناب! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے اگر اس کو فی الفور بند نہ کیا گیا تو پھر یہ ایک بہت بڑی بر بادی کو دعوت دے رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں، آج جو جو عرب ممالک اس پر خاموش بیٹھے ہیں انہیں شاید معلوم نہیں ہے اور وہ جانتے نہیں ہیں کہ آج جن کا وہ تماشا دیکھ رہے ہیں کل اُن کا بھی تماشا بنے گا کیونکہ ہم اسرائیل کے ارادے بخوبی جانتے ہیں۔ اسرائیل اپنے آپ کو صرف یہاں تک contain نہیں کرنا چاہتا بلکہ وہ آگے بڑھے گا اور جتنی طاقت اس کے پاس موجود ہے وہ آگے بڑھنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ہوش کے ناخن لینا ہوں گے اور اس پر بات کرنی چاہیے کہ کم از کم انہیں جو نیز کی فراہمی کی جا رہی، کیا فلسطین کو بھی کوئی نیز کی فراہمی کر رہا ہے۔ اسرائیل کو جو فنڈنگ مل رہی ہے، ہر طریقے سے، اُن کے سیاست دان، اُن کے کار و باری لوگ، امریکہ میں بیٹھے لوگ انہیں فنڈنگ کی فراہمی کر رہے اور ہماری طرف سے وہ غریب اس وقت کھانے کو ترس رہے ہیں۔

میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری بیٹی ملالہ یوسف زئی کہاں ہیں؟ آج ملالہ یوسف زئی اُن کے لیے آواز تک نہیں اٹھا رہی۔ ملالہ یوسف زئی نے آج اپنی آواز بند کیوں بند کر کھی ہے۔ ملالہ یوسف زئی Nobel Prize یافتہ ایک لڑکی ہے، آج کیوں بات نہیں کر رہی۔ یہی وجہات ہیں جن کی وجہ سے اتنا aggression شروع ہو گیا ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ لکھا ہوتا ہے کہ kids be silent when they sleep not when they die.

تھا تو وہاں پر Danube River اُس کے کنارے۔۔۔

جناب چیئر مین: منشہ صاحب تشریف فرمائیں۔ اگر منشہ صاحب آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ ایسا نہ کہیں کہ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ جی سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: تو میں کہہ رہا تھا کہ Budapest, Danube River کے کنارے ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ Hitler نے جو Holocaust کیا شاید وہ صحیح ہی کیا تھا کیونکہ جو Danube River میں وہاں بچوں کو گردادیا گیا اور ان میں بعض کے پاس جو اچھے جو تھے تو بھائی ان سے اتار لیے گئے۔ بات کچھ اس طرح ہے کہ آج اس طرح کی چیزوں کو portray کرتا ہے اور اس misery کو یاد کرتا ہے وہ فلسطین کے بچوں کو، فلسطین کی ماوس کو کیوں بھول گیا؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اس ایوان بالا کی طرف سے بھی، آج ہم یہاں تمام تشریف فرمائیں ہمیں بھی اپنی طرف سے contribution کرنی چاہئے towards the cause, towards the cause کرنی چاہئے میں کم از کم ایک فنڈ کھولنا چاہیے اور اپنی کم از کم ایک ماہ کی تاخواں اُس فنڈ میں donate کرنا چاہیے۔ میں اپنی طرف سے زیادہ بھی کرنے کو تیار ہوں اگر سب لوگ اس فنڈ میں اپنے اپنے تحت contribution کریں جتنا میں کر سکوں، آج فلسطین میں ضرورت ہے۔ آج ہمیں یہاں پر show solidarity کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو جن اشیاء کی ضرورت ہے اس کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ جیسا کہ دیگر دوستوں نے ہما کہ آپ کی طرف سے ایک strong condemnation letter بچوں کا چاہیے تاکہ ہماری طرف سے ایک solidarity message کا پیغام چلا جائے۔

جناب چیئر مین: جی بالکل، آپ کی resolution کے ساتھ ان شاء اللہ میں خط مکبووالوں گا۔
سینیٹر محسن عزیز: ہماری طرف سے ایک Resolution جانی چاہیے کہ سب سے پہلے ceasefire کی جائے اور اس کے بعد اس کا کوئی حل نکالا جائے۔ آپ کا بہت شکر یہ۔

جناب چیئر مین: بہت شکر یہ۔ سینیٹر مشاہد حسین سید صاحب، شیری رحمان اور سینیٹر مشتاق صاحب۔ ٹھیک ہے دیے دیں۔ منشہ اف فارن افیسرز کو بھی ایک مرتبہ دکھادیں وہ بھی دیکھ لیں تاکہ کل اس کو پاس کر لیں گے۔۔۔ (آگے جاری۔T06)

T06-31 OCT 2023

IMRAN/ED: WAQAS

03:20 P.M.

جناب چیئر مین: Thank You جی۔ مشاہد حسین سید صاحب، شیری رحمان، مشتاق صاحب۔۔۔

(مدخلت)

جناب چیئرمین: جی جی دے دیں جی۔ اور Ministry of Foreign Affairs کو بھی دکھادیں کہ وہ بھی ایک دفعہ دیکھ لیں۔

کل اس کو pass کریں گے۔ Honourable Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani

Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani

سینیٹر پر فیسر ڈاکٹر مہر تاج روغنی: Thank you very much Mr. Chairman. چیسے promise

مجھے نہ تو شرعاً تے ہیں، شاعری بھی نہیں not take more than maybe two or three minutes. You know

آتی Neither I am a good orator. History کا بھی زیادہ نہیں پتا۔ ماشاء اللہ، قرآن العین نے بہت اچھی تقریر کی اور میرے

باقی colleagues نے بھی کیں۔ میں ایک practical doctor ہوں اور میں اپنے practice کے حوالے سے بتاؤں گی۔

suffering from chest infection or I am a paediatrician اتوjob مائیں اپنے بیمار بچوں کو لاتی تھیں

تو میں ان کو کہتی تھی کہ یہ ٹھیک ہو جائے گا، دودن لے گا یا تین دن، mothers رات کو مجھے

دود دفعہ فون یا تین دفعہ فون کرتی تھیں، میں بھی انسان ہوں، تو میں کہتی تھی کہ بھائی for goodness sake ٹھیک ہو جائے گا،

ابھی دو یا تین تو دن ہوئے ہیں۔ تو وہ مجھے کہتی تھیں کہ ڈاکٹر صاحبہ! بس آپ کے اپنے بچے نہیں ہیں ناں تو آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ بچے کتنے عزیز

ہوتے ہیں۔ تو مجھے وہ بات یاد آتی ہے کہ غزہ میں ماؤں کی تصویریں، میں تو وہ دیکھ بھی نہیں سکتی to be quite honest میں pass کر

I don't know really what will be دیتی ہوں لیکن بعض دفعہ نظر پڑ جاتی ہے۔ دود بچوں کو ایک جگہ پر دفن کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جیسے ایک بیماری کے لئے feeling their feelings

هم کہتے ہیں کہ physically ٹرو، اگر physically نہیں ٹرو سکتے تو پھر زبان سے ٹرو۔ زبان سے نہیں ٹرو سکتے تو دل میں ٹرو۔

ہمارے پاکستان کی Paediatric Association بھی اسی طرح غم زدہ ہے جیسے ہم سب ہیں۔ انہوں نے ایک letter الکھا ہے

and I'll just read out that letter.

جناب چیئرمین: جی please

سینیٹر پر فیسر ڈاکٹر مہر تاج روغنی: انہوں نے letter الکھا ہے

Pakistan Permanent mission to the United Nations. This was on 16th October 2023. The permanent mission of Pakistan to the United Nations presents it's complements to the executive...

یہ ان کا جواب آیا ہمارے پاس

Secretary General of the United Nations hence has the honour to forward a letter jointly signed by the President and Secretary General, Pakistan Paediatric Association and Chairperson and convener of the Child Rights group Pakistan requesting United Nations Security Council and world leaders to use their influence to bring an immediate ceasefire, stop genocide of Palestinians and protect innocent lives in Gaza. The Permanent Mission of Pakistan to the United Nations avails itself of this opportunity to renew to the Executive Office of the Secretary General of the United Nations the assurances of its highest consideration. This is written by the United Nations Secretariat, Executive Office of the Secretary General of the United Nations, United Nations Headquarters, New York.

جواب آیا ہے۔

تو مطلب یہ ہے کہ میں نے تو یہ سننا تھا کہ زبان سے physically یادل سے جواب دو لیکن کبھی قلم کا نہیں سننا تھا۔ ہماری Paediatric Association نے قلم استعمال کیا ہے اور یہ لکھا ہے۔ In the end میں یہی کہوں گی کہ چیرین میں صاحب! کل result کیا ہوگا۔ اس کا result at the end of the day، آج بھی یا کل بھی شاید ہوں، speeches ہوئی ہیں، اس کا result زیر و بیان رہے۔ I don't know how to say that but I am sorry for that but result نہیں ہوگا۔ صرف ہمارے دلوں کی بھڑاس،

لیکن پشتون میں کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں کی بھڑاس تو نکل جائے گی لیکن honestly اس سے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ جیسے کہ گاؤں میں ایک بد معاش پیدا ہو جاتا ہے تو ہم سب اس بد معاش سے ڈرتے ہیں۔ تو اسی طرح اس universe میں بھی ایک بد معاش پیدا ہو جاتے ہیں اور ہمارے universe میں اب امریکہ بد معاش ہے اور اس کا بچہ اسرائیل بد معاش ہے۔

With a very heavy heart خدا کی قسم ایک بہت heavy heart کے ساتھ میں کہتی ہوں کہ بنے گا تو کچھ بھی نہیں پر
 اکہ بس اپنی آواز پہنچا رہے ہیں جہاں shouldn't be saying that we are wasting time. Like you know
 جہاں تک پہنچے۔ Media خدا کرے کہ یہ ہماری آوازیں پہنچائے۔ چیئرمین صاحب آپ ہماری آوازیں پہنچائیں۔ Thank you very
 much. God bless you.

جناب چیئرمین: Honourable Senator Imamuddin Shouqueen, سینیٹر سید محمد علی شاہ جاموٹ،
 سینیٹر محمد طلحہ، سینیٹر سردار شفیق ترین، سینیٹر دوست محمد خان، سینیٹر پرش احمد عمر احمد زئی، سینیٹر سعید احمد ہاشمی، سینیٹر ڈاکٹر افغان اللہ خان، سینیٹر آصف
 کرمانی، سینیٹر کامران مانگل، سینیٹر رانا محمود الحسن، سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان، سینیٹر ہلال الرحمن بھی نہیں ہیں۔ سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ موجود ہیں۔
 جی شیری صاحبہ۔

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمٰن: شکریہ چیئرمین صاحب! میں سمجھی کہ کسی اور کا mic on session کو
 دیا اور ہم سب کو one by one time دے رہے ہیں۔ اکہ باقی ممبرز جن کے آپ نے نام لیے ہیں، ایک بھی
 فہرست ہے، وہ بھی ضرور آئیں گے اور انہا فرض جو فلسطین اور دنیا کے اس وقت پر پیشان حال لوگ ہیں، ان کے لیے آواز اٹھائیں گے۔
 ایک بات تو ہمارے سارے دوستوں نے کہی، بڑی قابل آوازیں انٹھی ہیں اور آج تو خاص طور پر تقاریر کا level ایک الگ ہی معیار کارہا
 ہے، میں وہ بتیں repeat نہیں کروں گی۔ سب کو پتہ ہے کہ دل دہلانے والے مناظر وہاں سے روز نکل رہے ہیں۔ اعداد و شمار بھی ایسے ہیں کہ
 دنیا نے کبھی دیکھے نہیں ہیں۔ میں اس لیے کہہ رہی ہوں کہ بچوں کے حوالے سے جو ہزاروں میں شہید ہو چکے ہیں۔ Save the Children
 جیسے عالمی ادارے نے بھی کہا ہے کہ ہم نے ایسی بچوں کی بے دردی سے ہلاکتیں نہیں دیکھیں۔ یہ Save the Children جو کہ ایک عالمی
 ادارہ ہے، انہوں نے بھی کہا ہے کہ ہزاروں میں آگے ہیں اور ہمیں اصل numbers کا پتہ بھی نہیں ہے۔

Mr. Chairman! These are the statistics of our collective shame. The collective
 shame is such کہ وہاں اندر نہیں جا رہے اور نہ ہی ان کو لے جانے دیا جا رہا ہے۔ اسرائیل دوسرا
 open prison ground attack strip وہ کچھ کا ہے۔ غزہ کی اتنی سی شروع کر پکا ہے۔

ہے لیکن وہ open prison نہیں ہے۔ چیزیں میں صاحب open prison میں بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں۔ آنے جانے کی کچھ کیفیت ہوتی ہے، باڑگی ہوتی ہے۔ یہ ایک open prison نہیں بلکہ concentration camp بن گیا ہے۔ جہاں ان کو جمع کر کے اور جان بوجھ کر جن کو کہتے ہیں کہ نہیں مارنا چاہتے ہیں لیکن یہ صرف کاغذی جمع خرچ ہے۔ یہ کہنے کہ باتیں ہیں۔ innocent civilians ان کو جان بوجھ کر، دانتہ طور پر، target کر کے وہاں مارا جا رہا ہے۔ بار بار کہا جا رہا ہے کہ ہسپتال evacuate کریں۔ ہسپتال کو evacuate کریں! دنیا کی بدترین جگنوں میں بھی ہسپتال اور aid convoys چلتے رہتے ہیں۔ They are allowed جتنے بھی conventions، Geneva war کے ہیں، یہ اس سرزی میں violate ہو رہے ہیں اور میں صححتی ہوں ایسا جیتی دنیا نہیں دیکھا ہو گا۔ یا پھر ایسا گیارویں یا بارویں صدی میں ہوتا ہو گا جہاں لوگوں کو جنگ میں نظر آتش کرتے تھے۔ اس کو ages dark کہا جاتا تھا۔ انبی وجوہات کی بنا پر ان کو یورپ کے dark ages and medieval times کا کھلوڑ ہوا ہے جس کارروز، جیسے مشاہد بھائی نے بھی کہا، ہمیں بھی، ہمارے ذہن پر بھی، ہماری دنیا پر کہ ایسا قانون اور law international کا ہوا ہے جس کارروز، جیسے مشاہد بھائی نے بھی کہا، ہمیں درس دیا جاتا ہے اور تم ظریفی تو یہ ہے کہ کل بھی دیا جائے گا۔ میں تو اپنے overlap points کو نہیں کرنا چاہ رہی لیکن ہمیں کل بھی یہ درس دھڑلے سے دیا جائے گا۔

میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جو occupation اس وقت وہاں ہے اور بھرپور یہیں وہاں لا کر یہ اپنے جنگی مقاصد شاید پورے کر بھی لیں لیکن یہ جنگ اب مسلسل رہے گی۔---(T07 پر جاری ہے)

T07-31OCT2023---ASHFAQ/ED.D.G(Reporting)---3.30PM

جاری۔۔۔ سینئر شیری رحلن۔۔۔ لیکن اب یہ جنگ مسلسل رہے گی، اب یہ جنگ ختم ہونے والی نہیں ہے۔ آپ جب اتنی بربریت کو ریاست کے ساتھ نسلک کر لیتے ہیں، this is state sponsored terrorism. Let us call it what it is. It is state sponsored terrorism not terrorism by non-state actor. آپ نے اگر حماس کو condemn کیا جو بھی یہ ریاستیں کرتی ہیں کہ ہم دہشت گردی کو condemn کرتے ہیں، دہشت گردی کو condemn کرتے ہیں لیکن وہ ریاست نہیں ہے اور ان پر the same rules do not apply, as they do to our state, that is وہ لا گو نہیں ہوتے، rules

supported by many of the Western powers and to say, who say now that a ceasefire is not possible, and the United Nations Security Council sessions are running day after day while children limbs are being amputated. They are amputating them "slight serration". What is slight serration? Is it a little bit of anaesthetic in your nose while you are sitting up and they amputate your limbs? Is that what these ages have come to? Is that what the 21st century? The whole architecture of human rights as envision by the United Nations, the dream after the 2nd world war promised us? This not humanity, this is hell, this is hell on earth and this is bestiality at its worse when children are being amputated, the limbs are being amputated, sitting up under mile anaesthetic and nobody has refuted this. Al-Quds hospital is being repeatedly asked to evacuate. The Jews who are standing

میں کہتی ہوں کہ آفرین ہے، وہ کھڑے ہیں، not in my name, جیسے سینیٹر قرۃ العین صاحبہ نے کہا
there some of them, کہ بہت لوگ کر رہے ہیں۔ not in my name,

جناب! دنیا کی ریاستیں کیا کر رہی ہیں اور دنیا کے عوام کیا کہہ رہے ہیں؟ ان میں کھلا تضاد ہے۔ آپ کسی بھی ملک کا نام لے لیں، صرف مسلم ممالک میں نہیں ہے، اس سے بہت زیادہ مغربی ممالک میں اس وقت مظاہرے ہو رہے ہیں، ان کی سڑکیں بھر گئی ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ جنگ یہاں پر ختم ہو گی؟ جب عراق کے لیے مظاہرے ہوتے تھے، یہ مظاہرے اس سے بڑے ہیں جب عراق کا زبردستی invasion

to detect weapons of mass destruction, they were not there, they were never found, there is whole report on that, they were never found but Iraq is destroyed, it is volcanized. Palestine was also volcanized but I do want to say, this did not this is when it begin, when Hamas ایک 7 تاریخ کی date جاتی ہے کہ begin this October. attack, not at all, the mass terrorisation of Palestine, its citizens that denial of a state when they open their arms to the prosecuted Jews of Europe, they rightly did so, they did so. They open their arms, they are now being told get out or this will

چلیں، وہاں پر بہت سارے وہاں پر رہ رہے ہیں، ان کو موت اور شہادت منظور ہے۔ اب ان پر ستم یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں be your deaths.
کہ ہمیں منظور ہے لیکن منظوری کے بعد اگر دنیا سمجھتی ہے، یہ جو نسل کشی ہے، یہ جو genocide چل رہا ہے۔ اس کے بعد یہ سب ایک شمع کی طرح گل ہو جائے گا۔ ایسا نہیں ہوا کیونکہ آپ تاریخ کا کوئی بھی مطالعہ کر لیں جب کسی قوم کو اس طرح، جس طرح فلسطینیوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ان کو پہلے آہستہ آہستہ سمندر میں دھکیلا پھر ان کے ارد گرد stockade بنادیا ہے، ان کا محاصرہ ہو چکا ہے، وہ اندر trapped ہیں۔ So, innocents are trapped and they are being killed every day deliberately while messaging continues that we are now hitting back for Hamas, attacks. This is also happening in the West bank ہر گز footprints کے کوئی لوگ نہیں ہیں، سب کو پتا ہے اور آہستہ آہستہ اس کے جہاں حماس کے کوئی friends ہیں۔

بجہے جائیں گے۔

So, all I just say, I want to say, what went on in Palestine, in Gaza will not stay in Palestine, I am not advocating for one minute the spread of violent terrorism or any kind of terrorism but when the people are denied their right to lives not even a state. Now forgot the state, they are not being given a right to live, that is what genocide is friends. That is exactly what genocide. When you no longer have a right to live because of your ethnicity and it is quite right, this is no religious war, this is worse, this is the politics of clear, open oppression and it is state sponsored violence because who dared to challenge the geostrategic brat of the Middle East who dared? This is what is going on and the anger must be taken out. Mr. Chairman, there is a video running and I am speaking in English, I wish the Palestinian Ambassador was here because we have all declared solidarity with him. We all have made the right noises, we were said that there should be two states solution, there should be an immediate ceasefire, there should be humanitarian entry corridors, we all are saying that while we say that all the right things, we feel helpless and distort and what is being done in front of our noses and eyes. And in

that case the one thing to do and say is do whatever you can because the Palestinians Ambassador said to me yesterday, I was wearing what he had given, the Palestinian scarf. What he said was, this matters to us even your speeches matter to us and your solidarity because we then feel, we are not alone. The Peoples Party has always stood by Palestine from day one, from Zulfiqar Ali Bhutto to Shaheed Mohtarma Benazir Bhutto both our Shaheed leaders had, I do not need to repeat it but Chairman Bilawal also then said you need to know that you are not alone and he said, that is very important to us. So, please if you are concluding tomorrow, if you have not finished it, it is generous to invite him or correct then please do so because I think, it matters to them. We feel sometimes their empty words. May I also suggest, there is a lot to say it is being said, it, has been said, more will be said. May I also suggest, I am not sure that more aid will help but I think, there is a they are in desperate need, there is no water, there is no fuel, they are drinking salty water, there is no food, there is no electricity and an there is always an internet blackout created so to pave the way for invasion. These invasions will continue, we must do our bit, we are standing in the Senate of Pakistan across the aisle there is nothing but solidarity and anguish. So, in that solidarity may I suggest that we all donate at least one month of our salary for the humanitarian package cause to be sent to them. Whatever we can do, this is our job whatever we can if everyone agrees to the Ambassador to convey to his people who are in danger of being wiped out of the face of this earth by state sponsored terrorist regime. Thank you Mr. Chairman.

جناب چیرین: آپ کا شکریہ۔ قابل احترام سینیٹر تاج حیدر صاحب، موجود نہیں ہیں۔ قابل احترام سینیٹر فیصل سلیم صاحب، موجود نہیں ہیں۔ سینیٹر ثمینہ ممتاز صاحبہ، موجود نہیں ہیں۔ سینیٹر احمد خان صاحب، موجود نہیں ہیں۔ سینیٹر کمہدہ بابر صاحب، موجود نہیں ہیں۔ سینیٹر عطاء الرحمن

صاحب، موجود نہیں ہیں۔ سینیٹر کامران مر تقی صاحب، موجود نہیں ہیں۔ جی، آج آپ تقریر کر کے جائیں گے۔ ان شاء اللہ بیٹھے رہیں، چاہے رات کے بارفخ جائیں، میں اور ڈپٹی چیئرمین ادھر ہی ہیں۔ کون نہیں بیٹھتا آپ؟ میں بیٹھ جاؤں گا، آپ لوگ تقریر کرنے والے بنیں، میں بارہ بجے تک ادھر ہوں۔ سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی ٹیور صاحبہ۔

Senator Zarqa Soharwardi Taimor

Senator Zarqa Soharwardi Taimor: Thank you Mr. Chaiman Sahib, it is very kind to you give me time today. I would like to begin speech in English because I feel, there are messages, we need to give to our brethren who understand English and then later to our own people,...Contd...T08

T08-31October2023 Tariq/Ed: Waqas. 03:40 pm

Senator Zarqa Soharwardy Taimur...continued...to our brethren who understand English and then later to our own people I will give my message in Urdu.

So, I would like to say that I have heard everyone speak of wanting to have human rights and wanting to have the West play its humanitarian role, wanting the United Nations to do its bit, but may I remind my friends that if we look at history and we look at how this entire story began in the last 150 years. We don't need to ask anyone, the story is open, it's written on the wall. Why can't we see? We are aware that the lovers of Zion got together in 1884. In Basel Switzerland in 1897 the first Zionist Conference was held under Mr. Theodor Herzl. We know that once the First World War started, the powers that be at that time sat down and an agreement was signed in 1916 by Mr. Sykes, who was from Britain and Mr. Picot, who was from France. They made the plan for the breakdown of the Ottoman Empire, this is history. And finally the Balfour Declaration, that so many people have mentioned was put forward in 1917. So this is all under a design. The fact that

Israel was brought and given the land of Palestine in 1948 was by design. The fact that the land of Palestine is shrinking in the last 70 years, particularly after the war of 1967, it is all by design and we need to stop fooling ourselves, that if the United States of America has passed a bill to give a hundred billion US dollars in aid to Israel or to Ukraine, this is all by design. If the Secretary of State Mr. Antony Blinken goes to Israel and says I am, before being a Secretary of State, I am a Jew first. Mr. Joe Biden, who visited the Middle East a few weeks ago, his main intention of going there was to make the Palestinians who are stuck in that open jail where they have been killed, genocide is happening. He went to negotiate with the Government of Egypt and Jordan to accept the Palestinians, give them the right of way out of Gaza.

We know, this is happening, then who are we asking for help? We need to look at ourselves now. It is time, we understand the duplicity of the people we are asking for humanitarian aid. Mr. Antonio Guterres, the Secretary General of the United Nations gave a very balanced speech. The only phrase he said which brought him the ire of the Israelis, the Americans and everyone was that what happened on October 07th did not happen in a vacuum. And that phrase brought a demand of resignation from the Secretary General and I was looking at the United Nations website yesterday and there was no mention of this phrase in the speech of the Secretary General, that is how strong the designs of these powers are.

So we need sir to also remember that in 2014, when one Israeli soldier was kidnapped by Hamas, taken hostage, the Palestinians were bombed for four days for one Israeli soldier. So what you expect from them, they want to wipe out the Palestine. They want to take the land of Palestine and they have the designs to

make a greater Israel. So with all due respect to all of the powers who are supporting them, we say we know, we know what you are doing, our eyes are open, our hearts are bleeding, but please remember, Mr. Chairman! with your honourable presence, we would like to remind them that what you sow today you have to reap tomorrow and their own people in all of these countries are speaking up. They are speaking up, they are standing up, Jews are standing up. We see them in the Parliaments of the U.K, we see them in the European Union, we see them in Canada, we see them on the streets of the world, so please hark to this. This kind of operation cannot go on.

جناب چیئرمین! اب میں اردو میں ایک دو باتیں کرنا چاہوں گی، یہ تو ان لوگوں کے لیے تھیں جو انگلیزی سمجھتے ہیں۔ اپنے لوگوں کے حوالے سے میں دو باتیں کرنا چاہوں گی۔ سب سے پہلے تو میں منیر اکرم صاحب کو خراج ٹھیسین پیش کرنا چاہوں گی، انہوں نے بہت زبردست تقریر کی۔ جس طرح سے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ Canada نے جو amendment پیش کی تھی اس میں اسرائیل کا نام نہیں تھا

We are very very happy, honoured by the words he said. On the other hand, I was looking at our very honourable ambassador to the United States میں ان کی ایک ٹویٹ دیکھ رہی تھی، Ambassador جو امریکہ میں ہیں، جو اس سے پہلے آزاد کشمیر کے President بھی تھے اور ان کی background بھی وہیں سے ہے۔ انہوں نے 28 October کو ہمارے بہت محترم timing is imperative in Vice President and Global Chief strong partnership between the Federation of Chambers of Commerce and Industry Pakistan and the McDonalds Corporation اس وقت دنیا میں شور مچا ہوا ہے کہ وہ تمام مصنوعات جو ہم لیتے ہیں اور اس وقت جو قتل عام ہو رہا ہے وہ اسے support کرتی ہیں، تو ہمارے محترم Ambassador صاحب چند روز انتظار ہی کر لیتے۔ یہ ایک بہت بڑا پیغام ہے، یہ message ان لوگوں کے دلوں کو

چیز گیا ہے۔ بہت افسوس ہوا ہے یہ دیکھ کر کے یہ کس طرح کی State Policy چل رہی ہے کہ منیر اکرم صاحب ان کے پاس نیو یارک میں بیٹھے ہیں، وہ کچھ تقریر کر رہے ہیں اور ہمارے سفیر صاحب کی طرف سے ایسی بات۔ ایک تو مجھے یہ بات آپ تک پہنچانی تھی۔

جناب چیئرمین! دوسرا ہماری interim Government کی طرف سے ایک سقوط ہے، ہمارے وزیر خارجہ صاحب کل تشریف لائے تھے، وہ ہمارے لیے بہت honourable ہیں لیکن میں ان کو علامہ اقبال کے الفاظ میں یاد دلانا چاہوں گی:

فرد قائم ربط ملت سے ہے، تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور یہ ون دریا کچھ نہیں

اگر آپ اپنی عوام کی امنگوں کو نہیں سمجھتے، ان کی عکاسی نہیں کرتے تو پھر آپ کا failure ہی ہو گا۔ علامہ اقبال کا ایک اور شعر جو میں point کرنا چاہوں گی کیونکہ اسرائیل کے بننے سے پہلے علامہ اقبال دنیا سے رحلت فرمائے تھے، اس لیے ان کے جتنے بھی اشعار ہیں وہ اس سے پہلے کے ہیں لیکن انہوں نے سورۃ النبیا کی 95 ویں اور 96 ویں آیات کے حوالے سے بہت اچھا شعر کہا تھا اور آج کل اس کا بہت پرچار بھی ہو رہا ہے۔
انہوں نے کہا تھا:

کھل گئے یاجونج اور ماجونج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف ینسلوں

کہنے کا سارا مقصد یہ ہے کہ ہم دیکھ رہے ہیں، ہم خوش نہیں ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہماری قوم اور ہمارے لوگ تھوڑا جاندار جواب دیں کیونکہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ صرف غرہ تک نہیں ہے، اس کا پوری دنیا میں پھیلنے کا ڈر ہے، it is time that the Muslims and specially we are the only Islamic State that is leadership role ہے، پاکستان کا ایک Pakistan because nuclear اور نیتن یا ہو صاحب نے بھی فرمایا کہ مجھے دو مالک سے ڈر ہے ایک ایران اور ایک پاکستان سے۔ پاکستان نے کرنا تو کچھ نہیں ہے لیکن کم از کم سب نے کچھ کرنے کی امید تو دکھائی ہے۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین، I am very grateful اکر آپ نے مجھے وقت دیا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ معزز سینیٹر سلیم مانڈوی والا صاحب۔ معزز سینیٹر فیصل سلیم، معزز سینیٹر ذیشان خائزادہ، معزز سینیٹر عابدہ عظیم صاحب۔

Senator Abida Muhammad Azeem

سینیٹر عابدہ محمد عظیم: شکریہ، جناب چیئرمین کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ بہت دکھ اور افسوس کا مقام ہے کہ فلسطین پر ہر قسم کا ظلم جاری ہے اور ساتھ ہی عالم اسلام خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ اس وقت اسرائیل کی بمباری سے تقریباً آٹھ ہزار سے زائد لوگ شہید ہو چکے ہیں اور چار ہزار سے زائد بچے شہید ہو چکے ہیں۔ دس لاکھ سے زائد لوگ بے گھر ہو چکے ہیں۔ اس وقت غزہ میں خوراک، پانی اور ادویات جاری---(T09)

T09-31OCTOBER2023 Mariam/Mubashir 03:50 p.m.

(جاری)--- سینیٹر عابدہ محمد عظیم: اور اس وقت Gaza میں خوراک، پانی اور ادویات کی شدید قلت ہے، پاکستان کو اس میں اپنا اہم کردار ادا کرنا چاہیے، وہاں جانا چاہیے تا کہ Gaza کو خوراک، پانی اور ادویات کی فراہم کر سکیں۔ ہمیں OIC and United Nations کے ذریعے اپنی آواز اٹھانی چاہیے اور اس پر اقوام متحدة کو بھی action لینا چاہیے۔ اگر ہم آج چپ رہیں گے تو اللہ نہ کرے اس کی پیٹ میں تمام مسلم امہ اسکتی ہے جو اللہ کرے نہ ہو۔ مسلم مالک کی خاموشی دیکھ کر محمد بن قاسم کا ایک قول بار بار ذہن میں آتا ہے:

جب غیرت زنگ آکوڈ ہو جائے تو تلواریں صرف رقص میں کام آتی ہیں

جناب چیئرمین! میں ایک اور بات بھی کرنا چاہتی ہوں اگر آپ ایک منٹ دے دیں۔ جناب چیئرمین! چن میں آج 13th day ہے کہ لوگ دھرنا دے کر بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ ان حکومت نے ان کے اوپر ایک بہت بڑا فیصلہ مسلط کر دیا ہے، وہ فیصلہ ہے passports کے بارے میں۔ ہمارے جو پشتوں لوگوں کی کچھ جائیدادیں اس طرف ہیں اور کچھ اس طرف، کچھ زمینیں اس پار ہیں اور کچھ اس پار اور جو لوگ ایک دوسرے سے رشتے میں مسلک ہیں خدا نخواستہ اگر کوئی مر جاتا ہے تو ان کی میت کے لیے بھی passport بنانا پڑے گا۔ ہمارے پشتوں بھائیوں کو یہ فیصلہ کسی قیمت پر بھی قبول نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! آپ سے اور ہماری ان حکومت کے منشیر صاحب سے گزارش ہے کہ اس پر آپ لوگ action میں اور ان کے جو مطالبات ہیں ان کو تسلیم کر لیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر کامران ماٹکل نہیں ہیں۔ سینیٹر سلیم مانڈوی والا صاحب نہیں آئے؟ رضا ربانی صاحب۔ نہیں ہیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ جن جن کے میں House میں نام لے رہا ہوں یہ requisitioned Session ہے بعد میں ان کو بولنے نہیں دوں گا۔ آپ بعد میں آئیں ہیں۔

(مداخلت)

Senator Raza Rabbani

سینیٹر رضا ربانی: جناب چیئرمین! ویسے تو شاید میں اتنی مفصل تقاریر کے بعد بات نہ کرتا۔ میں نے کچھ points بنائے ہوئے ہیں لیکن سینیٹر شیری رحمان کی تقریر کے بعد جس طریقے سے انہوں نے منظر کشی کی خاص طور پر بچوں کے بارے میں تو بیٹھے بیٹھے مجھے یہ بات یاد آئی کہ کچھ عرصہ پہلے میں نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام "The Smile Snatchers" تھا۔ یہ کتاب fiction based تھی اور اس میں میں نے کوشش کی تھی کہ منظر کشی کروں ان بچوں کی جو conflict areas کے اندر موجود ہیں اور ان کے اوپر کیا گزرتی ہے اور لازمی بات ہے کہ اس میں فلسطین کے بچوں کا ذکر ہے

but that was fiction and what we are seeing today is much more than that fiction.

جناب چیئرمین! آج جو ہم دیکھ رہے ہیں وہ یہ کہ فلسطین میں ایک اپنی ماں کی کوک سے سیدھا کفن میں جا رہا ہے۔

Mr. Chairman! The small coffins are the heaviest to pick up. When will we the shameless Muslim World stand up against this oppression and suppression.

وہ وقت کب آئے گا جب فلسطین میں بچوں کی لاشیں اٹھانا بند ہو گا۔ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ فلسطین کے اندر بچے اور ایک پوری لیکن مسلم امہ اور مسلم حکومتیں اس بات کو باور میں نہیں لا رہیں۔ میں نے حال ہی میں دو یا تین دن پہلے ایک جگہ پڑھا کہ ایک فلسطینی نے Turkish television پر ایک message بھیجا اور اس میں اس کے کہا: and I quote

"Tell Muslim Countries not to offer funeral prayers for us, we are alive and you are dead".

آج ہم یہ سنتے ہیں کہ امریکی سامراج یہ بات کہتا ہے کہ یہ اسرائیل کا right of self defense کے اندر mass murders جس میں بچے، بوڑھے اور خواتین شامل ہوں، کیا یہ right of self defense ہے؟ امریکی سامراج اور اس کے ساتھ Western Capitals genocides and war crimes کے مرتكب ہو رہے ہیں۔ آج and they are موجود ہیں extreme right wing governments کے اندر Western Capitals

کو اس کے نتیجے میں جو لوگ فلسطین کے لیے demonstrations becoming the citadels of fascism کر رہے ہیں ان کو اس میں arrest کیا جا رہا ہے۔ جو ملازمین foreign companies میں وہاں کام کر رہے ہیں اگر ان کو اس بات کا شعبہ ہوتا ہے کہ ان کا تعلق یا ان کی ہمدردی فلسطین کے ساتھ ہے تو ان کو نوکریوں سے نکالا جا رہا ہے۔

برطانیہ میں دو اتنی بڑی Police Schools and Universities کے بعد یہ جیرت کی بات ہے کہ کیا اب surveillance کر رہی ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ وہ کون سے لوگ ہیں جو فلسطین کی حمایت میں نکل رہے ہیں اور امریکہ میں ایک Presidential Candidate ایسا ہے جو کہہ رہا ہے کہ جو لوگ فلسطین کے لیے مظاہرہ کر رہے ہیں ان کو ملک سے نکال دیا جائے اور اس Phosphorus bombs and entry ban کا دیا جائے۔ میں گرایا جا رہا ہے، کیا یہ war crimes Gaza، Uranium میں گرایا جا رہا ہے، نہیں ہیں؟

Israel and its collaborators should be charged for war crimes. The affects of radio activity on Gaza will be such that it will render the land unlivable for Arabs or even Jews. Today the Israelis have out done the American imperialist...(contd)...

T10-310CT2023 FAZAL/ED: Waqas 04:00 PM

Senator Mian Raza Rabbani: (Conted)..... Today the Israelis have outdone the American Imperialists in ruthlessness, as was done in the My Lai massacre in Vietnam. Hitler's gas chambers are a part of human excess, but what is witnessed in Gaza has put these gas chambers to shame.

Mr. Chairman, Gaza a small strip of land admeasures 141 square miles is subjected to rocket attacks, aerial carpet bombings resulting in over 25 days of bombings. Where infants and children are being slaughtered. Sisters and mothers are being killed. Brothers and fathers are being murdered, and along with this Mr. Chairman,

پانی بند کر دیا گیا ہے۔ دو ایساں بند کر دی گئی ہیں۔ بھلی اور گیس بند کر دی گئی ہے۔ Medical relief کو روک دیا گیا ہے۔ Fuel کو بند کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے ہسپتا لوں کی ختم کر دی گئی ہیں۔ جناب چیئرمین! وہ نپچے جو Incubators اپر ہیں ان کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے کیونکہ بھلی کی سپلائی نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! میں یہ سوال کرتا ہوں کہ اگر یہ genocide نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟

Mr. Chairman, in law genocide has been described to mean and I quote: “the deliberate killing of a large number of people from particular nation or ethnic group with the aim of destroying that nation or group is called a campaign of genocide.”

The definition contained in Article II of the Genocide Convention, describes it as, “a crime constitute with the intent to destroy a national, ethnic, racial or religious group, in whole or in part.”

Mr. Chairman, Genocide constitutes a war crime. Some examples in international law of prohibited acts are murder which is taking place in Gaza. Mutilation which is taking place in Gaza. Cruel treatment and torture which is taking place in Gaza. Taking of hostages, intentionally directing attacks against the civilian population which is taking place in Gaza. Intentionally directing attacks against buildings, dedicated to religion, education, art, science or charitable purposes and historical monuments which is taking place in Gaza.

Mr. Chairman, there are 12 war crimes against humanity, and those war crimes are;

- i) War of aggression. ii) War crimes. iii) Murder. iv) Massacre.
- v) Genocide. vi) Ethnic cleansing. vii) Unethical Deputation.
- viii) Unethical human experimentation. ix) Extra judicial punishments.
- x) The use of weapons of mass destruction. xi) State terrorism or state sponsorship of terrorism. xii) Death squads and kidnapping.

The United States while supporting the war crimes committed by Israel should remember the “The Instructions Given to Armies of the United States in the Field.” These were issued by President Abraham Lincoln during the American civil war.

Mr. Chairman, the Nurnberg Tribunals listed three categories of crimes;

- i) Crimes against peace. ii) War crimes which include murder, ill-treatment and deputation and;
- ii) Crimes against humanity which is known as genocide.

Today conveniently the Western world has forgotten their own history.

جناب چیئرمین! یہ افسوس کی بات ہے کہ

the OIC, the Arab League and Muslim Capitals have played no role whatsoever. The Muslim nations have soft peddled.

جناب چیئرمین! یہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ مسلم دنیا کی جو حکومتیں ہیں وہ اپنے مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے اسرائیل کے لیے ایک soft corner ہی کہہ سکتے ہیں وہ رکھ رہے ہیں۔ نہایت ہی افسوس ناک بات ہے کہ پاکستان کی جو موجودہ حکومت ہے اس کی جو فلسطین پر ambiguous position ہے وہ بھی جناب چیئرمین! important business کے پاس کیا ہوگا directions کہ وہ فلسطین کی debate Parliament میں بیٹھ کر سنیں اور وہ اس بات کو دیکھیں کہ پاکستان کے عوام کے احساسات کیا ہیں but he is not present. This shows the callous attitude of this Government toward Palestine.

لیکن جناب چیئرمین! میں آخر میں فلسطین کے بارے میں کیا بات کروں جب یہ حکومت کشمیر کے مسئلے کے اوپر سریناہوٹل کے سامنے جو curfew clock گلی ہوئی تھی اس کو امریکی اور بھارتی خوشنودی کے لیے ہٹا سکتی ہے تو فلسطین تو دور کی بات ہے۔ جناب چیئرمین! میں آخر میں آپ کے توسط سے اور اس فلور کے توسط سے فلسطین کے عوام کو پاکستان کے عوام کا یہ پیغام دینا چاہتا ہوں that we stand by the people of Palestine. Thank you, sir.

جناب چیئرمین: سینیٹر ثانیہ نشتر صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔ سینیٹر خالدہ اطیب صاحبہ۔

Senator Khalida Ateeb

سینیٹر خالدہ اطیب: شکریہ، جناب چیئرمین! آج ہاؤس میں یہ خصوصی اجلاس منعقد کیا جا رہا ہے جس میں فلسطین کے حوالے سے گفتگو کی جا رہی ہے۔ یہ تنازعہ بہت پرانا ہے۔ اس تنازعہ کے حوالے سے جو بھی مسائل آتے ہیں ان پر ہمیشہ ریلیاں، کافر نسز ہوتی ہیں اور اس پر مندمتی قراردادیں منظور ہوتی ہیں۔ بے شمار قراردادیں اقوام متحده اور جزل اسلامی میں منظور ہوئیں لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ مجھے ایک شعر یاد

آتا ہے:

کہ تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

اسرائیل کی جانب سے پورے غزہ میں شہادت کا سلسلہ جاری ہے اور لوگوں کا وہاں کی بمباری سے جینا حال ہو گیا ہے۔ پانی اور بجلی بند ہے۔ خوراک کی ترسیل پر پابندی ہے۔ اس کے ساتھ صورت حال یہ ہے کہ عالمی برادری کی خاموشی ایک سوالیہ نشان ہے۔ عالمی طور پر مسلم امہ کو جو قدم اٹھانا چاہیے تھا۔ جو تمام مسلم امہ کو مل کر ایک ایسا لائحہ عمل تیار کرنا چاہیے تھا کہ جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ ہم فلسطینی مسلمانوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ غزہ کا علاقہ پہلے ہی بہت پسمندگی کا شکار تھا لیکن اس حملے کے بعد وہاں پر یہ حال ہے کہ نہ پانی ہے، نہ بجلی ہے اور نہ خوراک ہے۔ زندگی کی تمام بنیادی سہولیات سے محروم وہ تمام لوگ جو زندہ نجح گئے ہیں وہ وہاں پر کسی پر سی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ جس قسم کی ویڈیو ہم دیکھتے ہیں۔ جہاں پر بچے بہت بلبلہ کر اخباری نمائندوں اور۔۔۔ (آگے 11A پر جاری ہے)

T11-31Oct2023 Rafaqat Waheed/Ed: Mubashir 4:10 pm

سینیٹر خالدہ اطیب: (جاری) جس قسم کی ویڈیو ہم دیکھتے ہیں، جہاں بچے بہت بلبلہ کر اخباری نمائندوں کو، ٹی وی چینلز کو بتا رہے ہوتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ مر گئے ہیں اور ہم یہاں سردی میں اپنا وقت گزارنے پر مجبور ہیں۔ وہ ویڈیو زیکھی نہیں جاتیں۔

ہسپتا لوں پر حملہ ہو رہے ہیں جہاں بڑی تعداد میں ہسپتاں کا عملہ بھی شہید ہوا اور ان شہید ہونے والے بچوں کی لاشوں کو رکھ کر ہسپتاں کے عملے نے جو پر لیں کافر نس کی یقیناً وہ یہاں بیٹھے ہوئے بہت سارے میرے ساتھی colleagues نے دیکھی ہوگی۔ اسی طرح غزہ کی ایک یونیورسٹی پر حملہ کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہاں پر اس مسجد میں ٹریننگ کیمپ قائم ہے اور یہاں پر اسلحہ تیار کیا جاتا ہے۔ غزہ کی اس صورت حال کی وجہ

سے کہ وہاں کے باشندوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا جا رہا ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ نقل مکانی کر کے کہاں جائیں۔ اس سلسلے میں عالمی برادری کو کوئی قدم اٹھانا چاہیے کیونکہ کوئی بھی اپنی جگہ چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا اور یہ تمام چیزیں اسرائیل کر ہی اس لئے رہا ہے کہ غزہ کو خالی کرایا جائے اور اس پر قابض ہو جائے۔

غزہ کی پٹی پر 23 لاکھ لوگ آباد ہیں۔ یہ ایک گنجان آباد خطوط میں شمار ہوتا ہے۔ 25 میل لمبی اور 10 میل چوڑی یہ پٹی جس پر بہت ہی غربت زدہ لوگ آباد ہیں، چھوٹے سے علاقے میں جنگ سے محفوظ رہنے کے لیے ان لوگوں کو نقل مکانی کرنی پڑ رہی ہے۔ میں ایک بار پھر یہ بات دھراوں گی کہ انسانی حقوق کے گروپوں کو جو انسانی حقوق کے علمبردار اور انسانیت کے دعویدار ہیں، ان کی نظر میں یہ سب چیزیں کیوں نہیں آرہیں۔ خاص طور پر ایسے موقع پر جبکہ دنیا بھر کے لوگ ان تمام حالات سے واقف ہیں، ان تمام چیزوں کے بارے میں جانتے ہیں کہ فلسطین کے مسلمانوں پر کس طرح ظلم و ستم ڈھایا جا رہا ہے۔ اس خاموشی سے اسرائیل کی ہمت مزید بڑھتی چلی جا رہی ہے اور اس جنگ کا دائرة کار، خاکم بد ہن پوری دنیا پر محیط نہ ہو جائے کیونکہ حالات کچھ ایسے ہی ہیں کہ ہماری خاموشی، یعنی مسلم امہ کی خاموشی، اسرائیل کے حوصلے بڑھا رہی ہے۔

خاص طور پر حکومت پاکستان کو بھی اس سلسلے میں کوئی نہ کوئی قدم ایسا اٹھانا چاہیے جس طرح ترکی میں اٹھایا گیا جہاں ملین مارچ ہوا۔ پاکستان کو بھی ایسا ہی کوئی قدم اٹھانا چاہیے تاکہ ہماری طرف سے ایک collective message جائے کہ ہم فلسطین کے ساتھ ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں ایم۔ کیو۔ ایم پاکستان نے کراچی میں ایک ایسا قدم اٹھایا جو ہم سب کے لیے ایک مثال ہے۔ انہوں نے بغیر کسی مذہب، مسلک، فرقے اور تمام تر سماں گروپوں سے ہٹ کر، تمام سیاسی نظریات سے ہٹ کر ایک ریلی کا انعقاد کیا اور تمام سیاسی جماعتوں کو ہی نہیں بلکہ تمام الہیان کراچی کو اس میں شرکت کی دعوت دی۔ تمام الہیان کراچی نے اس میں بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اسی نوعیت کا کوئی protest حکومتی سطح پر یہاں پر بھی ہونا چاہیے کیونکہ جب تک ہم کوئی عملی قدم نہیں اٹھائیں گے، صرف بتیں کرنے سے، ایوانوں میں قراردادیں پاس کرنے سے اور کہیں پر کسی embassy کے سامنے احتجاج کرنے کے یا انسانی حقوق کی تنظیموں کو پکارنے سے بہتر یہ ہے کہ ہم خود کوئی قدم آگے بڑھائیں کیونکہ یاد رکھیے کہ:

خود بخود ٹوٹ کے گرتی نہیں زنجیر بھی
بدلی جاتی ہے اور بدلتی نہیں تقدیر بھی

تقدیر بدلنے کے لئے ہمیں پہلا قدم خود بڑھانا ہو گا اور ہمیں خود کو شش کرنی ہو گی۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔ محترمہ سینیٹر سعدیہ عباسی۔ سینیٹر سلیم مانندوی والا صاحب۔ سینیٹر شیم آفریدی۔ سینیٹر فوزیہ ارشد۔ سینیٹر ڈاکٹر محمد ہماں مولیٰ مہمند۔

Senator Muhammad Hamayun Mohmand

سینیٹر محمد ہماں مہمند: شکریہ جناب چیئر مین صاحب۔ اپنی بات شروع کرنے سے پہلے ایک چھوٹا سا گھر۔ آپ نے اس دفعہ بعض سینیٹر زکے جو اس وقت حرast میں ہیں، جاری نہیں کیے۔ یہ گھر رہے گا جب تک آپ چیئر مین رہیں گے، یہ گھر رہے گا کیونکہ میرے لحاظ سے یہ آپ کا فرض بتتا تھا۔

اب بات آجاتی ہے جس پر ہم سب لوگ یہاں آکٹھے ہیں۔ جناب! ہم گفتار کے غازی تو بن گئے، کردار کے غازی بن نہ سکے۔ جب میں سو شل میڈیا پر اور ٹی وی پر جو دہلادینے والی کورنچ دیکھتا ہوں تو میں سوچتا ہوں، اب میرے بچے تو نہیں لیکن میرے پوتے، نواسیاں اس عمر میں ہیں جس عمر کے ان بچوں کے ساتھ زیادتیاں ہو رہی ہیں، ان کو مارا جا رہا ہے، نشانہ بنایا جا رہا ہے تو میرا دل دکھتا ہے۔

ہم آج فلسطین بالخصوص اور کشمیر کے ساتھ جو ظلم اور بربریت ہو رہی ہے، اس کی مذمت کرنے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ آج ہم United Nations کے ان سو سے زائد resolutions کی بھی بات کر رہے ہیں جو فلسطین اور کشمیر کے لیے منظور ہوئیں مگر آج تک پچھلے ستر پچھت سالوں میں ان پر کوئی عمل نہیں ہو سکا۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ ہمارے آئین کی طرح ہے جس پر ہم لوگ بالکل عمل درآمد نہیں کرتے، جیسے رضار بانی صاحب بھی ہم رہے تھے۔

جناب! یہ جو ہم ساری باتیں کر رہے ہیں اور ہم لوگوں نے history پر بھی بات کر لی ہے، ہم نے 1918ء میں بھی وہ زمین خریدی جا رہی تھی، ہم نے بہت ساری چیزیں کر کے دیکھ لی ہیں لیکن کیا ہم نے کبھی کی، یہ بھی بتا دیا کہ اس سے پہلے بھی کوئی عمل نہیں ہو سکا۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ آخر کاری سب کیوں ہو رہا ہے۔ اس میں ہماری اپنی کمی کوتا ہی ہے۔ ہم فلسطین اور کشمیر کے لیے کیوں بات کر رہے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ تیرا میر ارشتہ کیا، لا الہ الا اللہ۔

جناب چیئر مین! ہم آج اس شیر کی دھڑک miss کر رہے ہیں کہ جو جب United Nations میں دھڑکتا تھا تو ساری دنیا سنتی تھی کیونکہ وہ اپنے دل کی بات کرتا تھا اور:

دل سے جوبات نکتی ہے، اثر کھتی ہے
پر نہیں، طاقت پر واز مگر رکھتی ہے

آج فلسطین والے بھی اس کو miss کر رہے ہیں۔ کاش وہ آج جکڑا ہوانہ ہوتا۔ کیا کبھی OIC کے مالک نے ایک ہو کر امریکہ، اسرائیل اور اندیسا کو یہ ultimatum دیا ہے کہ اگر انہوں نے ان دونوں مالک کے حقوق انہیں نہ دیے تو وہ سارے مل کر ان کے خلاف معاشی بایکاٹ کریں گے۔ بزور بازو تو ہم میں دم ہی نہیں ہے۔ یاد رہے:

غلامی میں نہ کام آتی ہیں ششیریں نہ تدیریں
جو ہو ذوقِ یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اگر کسی کو چوٹ پہنچانی ہے تو وہاں دار کرو جہاں اس کو سب سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ Capitalists کے ساتھ trade embargo کرو، آپ لوگ ٹیڑھارب سے زیادہ لوگ ہو، اگر آپ ان کی products کا بایکاٹ کرو گے تو ان کو تکلیف ہو گی۔ اس طرح وہ آپ کے آگے پیچھے پھریں گے اور آپ کے سارے کام کر دیں گے ورنہ آپ اسی طریقے سے جمع ہو گے، اسی طریقے سے pass resolutions ہوں گی لیکن ان کا کچھ اثر نہیں ہو گا۔ ہم رونالڈ کوتو 250 ملین ڈالرز دے سکتے ہیں مگر اپنے ہمسایہ ملک کے لوگوں کو بربریت سے بچانے کے لیے سوائے I see! ہنے کے ہم کچھ نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین! اسلام میں کہا جاتا ہے کہ اگر کسی ایک بے گناہ کا قتل کیا جائے تو گویا ساری انسانیت کا قتل ہے۔ میں ان لوگوں کی مذمت کرتا ہوں جنہوں نے فلسطین میں بچے، بوڑھے، جوان اور عورتیں شہید کر دیے۔ یاد رکھیں یہ 75% of the killings ہیں، آٹھ ہزار سے زیادہ لوگ جنہیں مارا گیا ہے، ان میں 75% عورتیں، بچے اور بوڑھے ہیں۔ میں ان کی بھی مذمت کروں گا کہ جو اسرائیلی بچوں اور عورتوں کو مارتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ امریکہ سے سوال کون کرے گا۔ امریکہ اور اسرائیل سے سوال کون کرے گا کیونکہ یاد رہے کہ اس وقت امریکہ بہادر تو اسرائیل کے ساتھ کھڑا ہے۔ اس کے خلاف کون جائے گا؟ وہ لوگ جو خود امریکہ کی مداخلت کی وجہ سے آج بر اجمان ہیں۔ (جاری---T12)

T12-31st Oct, 23 Naeem Bhatti/ED: Waqas 4:20 pm

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: (جاری---) اس کے خلاف کون جائے گا، وہ لوگ جو خود امریکہ کی مداخلت کی وجہ سے آج بر اجمان ہیں؟

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینیوں میں
مجھے ہے حکم اذال اللہ اللہ

کیا ہم اس لیڈر کی طرف دیکھیں گے جس نے انڈیا میں جا کر کشمیری لیڈروں کے ساتھ ملنا بھی گوارہ نہیں کیا۔ آج جب ہم یہاں بول رہے ہیں تو مجھے ایک مصرع یاد آ رہا ہے کہ رہ گئی رسم اذال روح بلائی نہ رہی۔ آج ہم کیسے ان لوگوں کی طرف دیکھ سکتے ہیں جو اسرائیل سے اپنی فیکٹریوں کا سامان indirectly ملگواتے ہیں، وہ ہمارے لیے کیا کر سکتے ہیں؟

جناب والا! ہمیں پہلے اپنی خودی کو جگانا ہو گا، پہلے اپنے بازوں میں اس شاہین کی پرواز کو لانا ہو گا کہ کوئی اس کے زورِ بازاو کا اندازہ کر سکتا ہے۔ پہلے اپنے یقین کو زندہ کرنا ہو گا، پہلے اپنے بچوں کو صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا سبق پڑھانا ہو گا۔ آئیے پہلے اپنے گرجیان میں جہانک کر دیکھیں change کو mindset and beggars cannot be choosers کریں۔ ہمیں وہ نظریہ لانا ہو گا کہ اگر اللہ نے تم کو پر دیے ہیں تو چونٹیوں کی طرح کیوں رینگ رہے ہو؟

Mr. Chairman, 'rise, and rise again till the lambs becomes the lions'. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر نزہت صادق صاحبہ۔

Senator Nuzhat Sadiq

سینیٹر نزہت صادق: شکریہ، جناب چیئرمین! فلسطین کے معاملے پر بات کرنے کے لیے اور فلسطینیوں کے ساتھ اظہارِ پیغام کے لیے یہ Israel is destroying Gaza by air, land and by sea. West Session requisition کیا گیا ہے۔ Bank, Gaza کو مکمل طور پر تباہ کرنے کے لیے اسرائیل کی طرف سے اب carpet bombing بھی شروع کر دی گئی ہے۔ یہاں بات ہوئی کہ ہبتالوں، سکولوں، مسجدوں اور ہر جگہ انہوں نے فضائی حملے جاری رکھے ہوئے ہیں اور انہیں تباہ کرنے کے لیے وہ پیش رفت کر رہے ہیں۔ یہاں یہ بات بھی ہوئی کہ phosphorus bombs بھی استعمال کیے جا رہے ہیں اور یہ بھی یقیناً ایک war crime ہے لیکن انہیں اس وقت war crimes etc کی پرواہ نہیں ہے، وہ اپنے مقصد کے حصول میں لگے ہوئے ہیں۔ چند دن پہلے اسرائیل نے Gaza میں internet, communications systems کو مکمل طور پر منقطع کر دیا، وہاں نہ بچلی ہے، نہ ادویات ہیں، نہ خوراک ہے اور نہ ہی پانی ہے۔ وہاں 2.2 million کی آبادی ہے اور یہ سب جو کچھ ہو رہا ہے یہ totally unacceptable ہے۔

جناب والا! doctors, journalists خواتین، بچے اور تمام شہریوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں، ان کے پاس کوئی محفوظ جگہ نہیں ہے۔ Gaza میں کوئی بھی محفوظ نہیں ہے، کوئی بھی باشور انسان ایسے اقدامات کو، خوفناک acts کو defend نہیں کر سکتا۔ Mr. Chairman, people of Gaza are facing genocide لیکن ساری دنیا اور powers دیکھ رہی ہیں، they expand کردیا، فلسطینی ground operations cannot stop Israel's regression. اعلاقوں پر بمباری میں شدت آگئی ہے اور زخمیوں کو نکالنے کا وقت اور موقع نہیں مل رہا ہے۔ جناب والا! آٹھ ہزار سے زیادہ شہادتیں ہو چکی ہیں۔ UN نے حال ہی میں ایک report کی ہے جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ 493 thousand خواتین اور بچے بے گھر ہو گئے ہیں۔ ایسے conflicts کا خواتین پر سب سے زیادہ impact ہوتا ہے اور اثر پڑتا ہے۔ ہزاروں زخمی ہو رہے ہیں، اگر ceasefire نہ ہوا تو خدشہ ہے کہ figures مزید بڑھ جائیں گے۔

جناب والا! ہم نے کتنی معلوم زندگیاں کھوئی ہیں؟ کتنے شہری murder ہونے ہیں اور دنیا کو، powers کو کسی چیز کا انتظار ہے، وہ کیوں کچھ نہیں کر رہے؟ Mr. Chairman, in this hour of darkness, we must not lose sight of the forum ہمیں ہر plight of innocent Palestinians. فلسطین کے معاملے کو کشمیریوں کی طرح کہ جس طرح کشمیری ہمارے بہن، بھائی ہیں، اس معاملے کو raise کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیشہ کی طرح پاکستان اپنی مکمل اخلاقی، سفارتی اور سیاسی حمایت اپنے فلسطینی اور کشمیری بھائیوں کے ساتھ جاری رکھے گا۔ ہم ساری international community کو کہتے ہیں کہ وہ اسرائیل پر pressure ڈالے اور وہ UN resolutions کی respect کرے، خاص طور پر UNSC Resolution No. 2334 جس کا اسرائیل باکل disregard کر رہا ہے، اسے پابند کیا جائے کہ وہ resolutions پر عملدرآمد کرے۔ اسرائیل نے جو ظلم فلسطین پر برپا کیا ہوا ہے، اسے فوراً بند کیا جائے۔ UNSC Israel کے aggression کے خلاف ایسے اقدامات اٹھائے کہ جس سے blockade کو ہٹایا جائے۔

[اس موقع پر جناب ڈپٹی چیریمن (سینیٹر مرزا آفریدی) کری صدارت پر متنکن ہوئے]

سینیٹر نزہت صادق: وہاں فوری طور پر ادویات اور پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ aid Unhindered humanitarian aid کی رسائی کو فلسطینیوں تک یقینی بنایا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیریمن: شکریہ، سینیٹر کامل علی آغا صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔ سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

Senator Danesh Kumar

سینیٹر دنیش کمار: شکریہ جناب چیئرمین! یہاں میرے دوستوں نے فلسطین پر تاریخی حوالے سے بات کی، ان پر جو ظلم و بربریت جاری ہے، اس پر وہ روشنی ڈال چکے ہیں۔ ہمارے مرشد مشاہد حسین سید صاحب اور دوسرے seniors نے تاریخی حوالے سے اس بارے میں بتایا ہے۔ جناب والا! میں جیران ہوں کہ دنیا کیوں خاموش ہے، میں جیران ہوں کہ OIC کیوں خاموش ہے، میں جیران ہوں کہ 15 اسلامی ممالک کیوں خاموش ہیں؟ 1947ء میں UN میں Resolution No. 181 pass کیوں کہ وہاں فلسطین اور اسرائیل دو ممالک ہوں گے۔ 1947 سے لے کر آج تک اس پر کچھ بھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ اسی طرح 1967ء میں جب عرب، اسرائیل کی جنگ بندی ہوتی ہے تو تب بھی معاملات ہوتے ہیں لیکن ان پر بھی عملدرآمد نہیں ہوتا۔ 1993ء میں اول سلو معاہدہ ہوتا ہے لیکن آج تک اس پر بھی کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ جناب والا! ہم ان چیزوں کو ایک طرف رکھیں، ہم یہاں آئے ہیں اور جس طرح میرے دوست نے کہا کہ ہم گفتار کے غازی ہیں، کردار میں کچھ نہیں، ہم نے یہاں بتائی تو بہت کی ہیں، ہم نے بہت زیادہ مذمتیں کی ہیں، مجھے بتائیں کہ کیا ہماری ان مذمتوں سے فلسطین کے بچوں کی جانب نیچ سکتی ہیں 'نہیں' ان کی جانب نیچ سکتی ہیں۔ جناب والا! جب میں بحیثیت غیر مسلم ان بچوں کو دیکھتا ہوں جن کے ہاتھ کئے ہوئے ہیں، جن کی گرد نیں کئی ہوئی ہیں، جو خون سے لہو لہاں ہیں تو as a non-Muslim، میری روح کا ناپ جاتی ہے تو مسلمانوں پر کیا گزرتی ہو گی لیکن میں نے دیکھا کہ عملی طور پر کوئی کچھ نہیں کر رہا۔ عرب ممالک جوان کے قربی ہیں، وہ آج Ronaldo کو پتا نہیں کتنے میں خرید رہے ہیں لیکن انہیں اپنے فلسطین، عربی اور مسلمان بھائیوں کا کوئی خیال نہیں آتا۔ میں ان Jewish لوگوں کو داد دیتا ہوں جو امریکہ میں رہ کر یہودی ہو کر بھی ان کے ظلم کے خلاف بہت بڑا محتاج کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہودی بھی فلسطینی عوام کے ساتھ ہیں۔ میں جیران ہوں کہ ہماری مسلم اماں 15 اسلامی ممالک پر مشتمل OIC ہے، وہ کہاں غائب ہے؟

جناب والا! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں جب بھی فلسطین کے بارے میں ظلم دکھاتے ہیں تو ہماری عورتوں کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں کہ وہاں کس طرح کا ظلم ہو رہا ہے لیکن ہم بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہم قراردادیں دیں گے، یہاں سے جائیں گے، کوئی عملی کام کریں، Gaza کے بچوں کے لیے خوراک پہنچائیں، ان کے لیے ادویات پہنچائیں، ان کے لیے ہمارے ڈاکٹر جائیں وہ جائیں اور ان لوگوں کا علاج معالجہ کریں، ان لوگوں کے زخمیوں پر مرہم رکھیں۔ ہم یہاں air conditioned ماحول میں بیٹھ کر ان کا کیسے غم غلط کر سکتے ہیں۔ میں سب سے پہلے آتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میری ایک سال کی تتخواہ میں لاکھ روپے بنتی ہے، میں یہ تتخواہ فلسطینیوں کے نام کرتا ہوں، تمام ایوان کے ممبران

آج ہی بیس بیس لاکھ روپے کا اعلان کریں، یہ بیس کروڑ بینیں گے اور جناب والا! آپ بہت بڑے businessman ہیں، آپ ایک کروڑ روپے اعلان کریں۔ ہم ان فلسطینیوں کو اور تو کچھ نہیں دے سکتے، ہم امدادی سامان لے کر مصر کے Rafah border پر جائیں، ہم لبنان کے border پر جائیں۔ (جاری---)

T13-31 Oct-2023 Tofique Ahmed[Mubashir] 03-20 PM.

سینیٹر دنیش مکار: (جاری---) بارڈر پر، ہم جائیں لبنان کے بارڈر پر، ہم امدادی سامان لیکر جائیں اور ان کی مدد کریں، ہم لڑ تو نہیں سکتے، ہم یہ اقدام تو اٹھا سکتے ہیں۔ آپ آج اعلان کریں، دنیش مکار آج اعلان کر رہا ہے، میں اپنے بیس لاکھ، ابھی آپ کہیں گے تو میں اپنے بیس لاکھ کے دوں گا، آپ اعلان کریں۔ جناب والا! باتیں نہ کریں، اس طرح کہتے ہیں کہ ہم مذمت کرتے ہیں، عملی کام کریں پھر میں مانوں گا کہ ہاں آپ کے دلوں میں فلسطینیوں کے لیے درد ہے ورنہ میں سمجھوں گا کہ یہ خالی باتیں ہیں، کچھ بھی نہیں، ہم یہاں بیٹھ کر صرف تماشہ دیکھیں گے، بہت بہت شکریہ جناب میرا دل جل رہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، سینیٹر ساجد میر صاحب۔

Senator Sajid Mir

سینیٹر ساجد میر: شکریہ جناب چیئرمین! لسم اللہ الرحمن الرحيم۔ بہت سی تقریریں ہوئیں، ہمارے ساتھیوں نے بڑی اچھی اور بڑے کام کی باتیں کیں، شیری رحمان صاحبہ نے اپنی تقریر میں ایک بات کی، ایک خواہش کا اظہار کیا تھا کہ فلسطینی سفیر یہاں پر ہوتے تو بہتر ہوتا، میں یہ کہوں گا اچھا ہوا کہ وہ یہاں پر تشریف نہیں لائے جو صورتحال وزارء کے benches کی ہے، جو صورتحال عام ممبرز کے کی ہے اور جس طرح جناب چیئرمین! انہوں نے ابھی کم از کم تین بار ان سینیٹر زکے پانچ، سات، آٹھ اور دس نام لیے جو تشریف فرمائیں ہیں اور جو شاید تقریر کرنا چاہتے تھے لیکن غیر حاضری کی وجہ سے تقریر نہیں کر سکتے، ان کے نام لیے گئے یہ کوئی اچھی صورتحال نہیں ہے جس کو دیکھ کر کوئی سفیر خوش ہوتا۔

جناب چیئرمین! ہم سب جانتے ہیں آج سے نہیں عرصہ دراز سے، اسرائیل کے قیام سے بھی پہلے، فلسطینی ظلم و ستم کی چکلی کا شکار ہیں، اس میں پس رہے ہیں، میں نے قیام سے پہلے اس لیے کہا کہ اسرائیل کو قائم کرنے کے لیے ہگانا جیسی دہشتگرد تنظیمیں یہودیوں نے مغربی support سے بنائی ہوئی تھیں اور وہ اس وقت بھی ان پر اسی طرح کا ظلم ڈھاتی تھی، اسی طرح ان کو بے گھر کرتی تھی اور طریقے سے

ان کی زمینیں خرید کر بے گھر کرتی تھی۔ اس وقت سے یہ ظلم کی پچکی چل رہی ہے جس کی حرکت کبھی آہستہ ہو جاتی ہے تو کبھی تیز ہو جاتی ہے، آج کل بھی کچھ صورتحال یہ ہے کہ انتہائی تیزرفتاری سے یہ پچکی ان پر ظلم و ستم ڈھارہ ہی ہے۔ یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے، اس سے اسرائیل کے بین الاقوامی supporters نے حماس کے ساتھ October کے حملے کا ایک reaction قرار دیا ہے۔ جناب چیئرمین! ایسا نہیں ہے، حماس کا حملہ رد عمل تھا وہ reaction مظالم کا جن کا وہ عرصہ دراز سے شکار ہیں اور یہ جو رد عمل کارد عمل نظر آتا ہے یہ ظلم اور زیادتی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے کیوں کہ اس کا نشانہ حماس کے مجاہدین نہیں بن رہے بلکہ بہت سارے ساٹھیوں نے کہا اس کا نشانہ civilian بن رہے ہیں، پچے بن رہے ہیں، عورتیں بن رہی ہیں اور بڑھے بن رہے ہیں۔ حماس نے 7th October کے حملے سے، بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں انہوں نے بہت غلطی کی، اس کے نتیجے میں وہ یہ سزا میں اور یہ ظلم بھگت رہے ہیں لیکن میں دو باقی کہوں گا کہ انہوں نے ایک تو اس حملے سے اسرائیل کے مقابل تحریر ہونے کی myth کو ختم کیا ہے اور دوسری بات یہ کہ انہوں نے دنیا کی طرف، اس کی طرف توجہ دیں یا نہ دیں لیکن بہر حال انہوں نے اس قربانی سے اور اس حملے سے مسئلہ فلسطین کو از سر نوزندہ کیا ہے، دنیا کی نظر میں ایک بار پھر یہ مسئلہ ہے اگر دنیا اپنی توجہ نہیں دے گی تو یہ اپنی غفلت ہے۔ محترم رضا ربانی صاحب نے Muslim world کے لیے، مسلم حکومت اور حکمرانوں کے لیے shameless کا لفظ استعمال کیا، بالکل درست استعمال کیا ہے لیکن میں یہ کہوں گا، مسلم دنیا shameless نہیں ساری دنیا کے حکمران کم از کم، بالخصوص مغربی اور اندیسا سمیت ہے جو اس shamelessness کی تلافی اگر تھوڑی بہت کر رہے ہیں تو وہاں کی عوام کر رہی ہے جو ان مظالم کے خلاف مظاہروں میں شاید ہم سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ پرسوں میری بات اپنے بیٹھے سے ہو رہی تھی جو Canada میں مقیم ہے جو بتارہا تھا کہ یہاں پر بہت سے یہودی ان مظاہروں میں شریک ہوتے ہیں، ایک ربی ہے، ان کا مند ہبی پیشوں بھی آگے آگے ہوتا ہے، تقریباً یہ کرتا ہے اور ان کے خلاف نعرے لگاتا ہے جو فلسطین میں مظالم ڈھارہ ہے ہیں، ان حالات میں ہم دیکھتے ہیں جی جمہوریت کے نام نہاد علیحدار نہ صرف خاموش ہیں بلکہ اسرائیل کی side کے لیے ہیں، اس کے ساتھ کھڑے ہیں، اپنے بیڑے، فوجیں اور اپنے ہتھیار وہاں پر بھیج رہے ہیں۔ حق خود ارادیت کی بات کرنے والے، فلسطینیوں اور کشمیریوں کے حق خود ارادیت کو کس طرح بھول سکتے ہیں؟ ان کا بھی حق ہے کہ وہ determination کے ذریعے اپنی مرضی کی زندگی بس رکیں اور اپنی مرضی کی حکومتیں قائم کریں۔ اسی طرح جو انسانی حقوق کے جو champion بننے ہوئے ہیں وہ بھی اس وقت نہ صرف خاموش ہیں بلکہ اس معاملے پر اسرائیلی جارحیت اور مظالم کی تائید کر رہے ہیں، صرف عوام ہیں جو اس صورتحال کی تلافی کر رہے ہیں۔ UN کی صورتحال اور OIC کی صورتحال بھی ہمارے سامنے ہے جس طرح سے وہ خاموش ہیں،

بالکل کمزور احتجاج اور کمزور آوازیں اٹھا رہے ہیں یہ بھی ایک shamelessness کا مظاہرہ ہے۔ وقت آگیا ہے کہ اسرائیل کے war crimes کے خلاف case اور مقدمہ عالمی عدالتیں اور فورم میں پیش کیا جائے، پیش تو کریں اس کا نتیجہ کیا لکھتا ہے یہ بعد کی بات ہے لیکن کم از کم انہیں کٹھرے میں لا ناچاپیے، جو war crimes ہو رہے ہیں وہ چھوٹے نہیں ہیں وہ بہت بڑے crimes ہیں جن کا تند کردہ ساتھیوں نے کیا ہے، اس کے لیے ان کو لانا چاپیے the they should be brought to book. ہم کیا کر سکتے ہیں؟ اصل بات تو یہ ہے، میں تھوڑا سا حوالہ دوں، یہاں پر مسلمان رہنمائی قرآن سے یا حدیث سے اور یا پھر سیرت طیبہ نبی اکرم ﷺ سے حاصل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت میں دو عجیب نقشے سامنے آتے ہیں ایک نقشہ ہے جب وہ مکہ سے بھرجنے کے لئے فتح کر رہا تھا اور پورا مکہ ان کا دشمن تھا و اپس آٹھ سال بعد آتے ہیں تو تقریباً دس ہزار جاں ثار، ایک کے بجائے دس ہزار جاں ثار ساتھ تھے اور اس طرح کے جاں ثار ہیں جو محاورت نہیںliterarily لفظی معنی میں وہ جوان کے پسینے کی جگہ پر خون گرانے کو تیار ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں فتح کر کا موقع بھی دیتا ہے اور وہ اپنے دشمنوں کو معاف بھی کرتے ہیں، میں اس تفصیل میں نہیں جاتا لیکن یہ انقلاب آٹھ سالوں میں کس طرح واقع ہوا، اس پر تھوڑا سا غور کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں دو چیزوں کے لیے، دو چیزیں انہوں نے اپنی قوم میں اپنے ساتھیوں میں پیدا کیں، جذبہ اتحاد اور شوق جہاد، انہیں دو چیزوں کی بنا پر فتح کہ والا انقلاب برپا ہوا، ہمیں آج بھی اس سے سبق لینا چاپیے یہ جذبہ اتحاد مسلمان حکمرانوں کا ایک فورم ہو، ایک platform ہو، ایک platform پر آکر نہ صرف اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائیں بلکہ موثر آواز اٹھائیں بلکہ اس کے ساتھ عملی اقدامات بھی کریں اور میدان میں آئیں، اس کے ساتھ جو عام لوگ ہیں، حکومت اور حکمرانوں کے علاوہ، وہاں پر خواراک، ادویات اور حکومت کو ہتھیار پہنچانے کا سلسلہ شروع کرنا چاپیے، کاش اس وقت شاہ فیصل جیسا حکمران ہوتا کم از کم تیل کا ہتھیار عربوں کو استعمال کرنا چاہیے تھا۔ اسی طرح جو بڑے پر شوق انداز میں مسلمان ملک اسرائیل سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کو آگے بڑھ رہے تھے، ان کو پیچھے آ جانا چاہیے بلکہ جن کے قائم ہو چکے ہیں ان کو بھی منقطع کرنے چاپیے، سفارتی اور تجارتی تعلقات مکمل طور پر منعقد کر دینا چاہیے۔ یہاں پر بات فلسطین کے فنڈ contribute کرنے کی بات ہوئی، میں اس کی پر زور تائید کرتا ہوں، ایک مہینے کی تاخواہ، یہ کم از کم ہے، ہمیں اس سے زیادہ کرنی چاہیے لیکن اس سے ابتدء ضروری ہے، میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تھوڑی سی بات کشمیر اور کشمیریوں کی بات کروں گا، کشمیر اور فلسطینیوں کا مسئلہ آپس میں جڑا ہوا ہے، ایک ہی طرح کا مسئلہ ہے، میں آج اس کی تفصیل میں نہیں جاتا، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہو یا سیمین ملک جو ایک حریت پسند رہنا ہیں، ان کے ساتھ جو ذیادتی ہو رہی ہے اور جس طرح ان کو عمر قید کی سزا دی گئی ہے اور اس عمر قید کی سزا کو موت کی سزا میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔۔۔ جاری۔۔۔

پروفیسر ساجد میر:- (جاری) — اور اس عمر قید کی سزا کو موت کی سزا میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس پر مضبوط آواز اٹھانی چاہیے۔ اس سے پہلے ہماری کچھ غیر سرکاری تنظیموں نے رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جزل سے رابطہ کیا تھا۔ انہوں نے پھر انڈیا جا کر یہ بات بھی کہی تھی لیکن یہ بہت پہلے کی بات ہے۔ اب دوبارہ ان کے متعلق اسلامی ممالک کے forums جن میں OIC اور رابطہ عالم اسلامی شامل ہیں، ان تنظیموں اور اسلامی حکومتوں کو انڈیا پر یہ pressure ڈالنا چاہیے کہ وہ اس سزا کو بجائے بڑھانے کے، ختم کریں تاکہ یا یہ ملک صاحب عزت کے ساتھ جیل سے واپس آسکیں۔

جناب! ابھی سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب نے اس clock کی بات کی جو سرینا ہو ٹھل کے باہر لگی تھی۔ یہ گھری کشمیر میں انڈیا کے 15 اگست کے بعد ہونے والے مظالم کو نوٹ کر رہی تھی۔ اگر یہ جرم ہے تو اس کا ذمہ دار میں اور میری سینیٹ کی کشمیر کمیٹی ہے۔ میں جب بھی وہاں سے گزرتا تھا، میں دیکھتا تھا کہ یہ گھری سوائے کسی اور کام کے، ہمیں ہماری بے بسی اور بے کسی کا احساس دلار ہی ہے کہ اتنے سیکٹ، منٹ، گھنٹے، دن، مہینے اور سال ہو رہے ہیں اور وہاں ابھی تک ظلم نئے سرے سے جاری ہے۔ ہم نے اسی بے بسی کا اظہار اپنی ایک کمیٹی میٹنگ میں بھی کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ اس کا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ میں آخر میں اس قرارداد کے متعلق بات کروں گا جو ہم اپنی تقاریر کے بعد پاس کرنے جا رہے ہیں۔ میں اس کے متعلق ایک، دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ کہ یہ بہت مختصر ہے۔ کاش اس میں کوئی تفصیل ہوتی۔ دوسری بات اس کے English version کے متعلق ہے۔ سینیٹر مشاہد حسین سید اور سینیٹر شیری رحمن صاحبہ ابھی ہیں۔ یہ مجھ سے بہتر انگلیزی جانتے ہیں۔ اس میں جو لفظ لکھا ہوا ہے کہ ‘died’ یہ غلط ہے۔ یہ ایک intransitive verb ہے اور اس کے ساتھ were کی ضرورت نہیں ہے۔ براہ مہربانی اسے کٹوادیں۔ اس قرارداد میں barbaric کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ہماری دیگر colleagues نے بھی اپنی تقاریر میں یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ میرا یہ ذاتی خیال ہے کہ ہمیں اس لفظ کو اپنی dictionary سے نکال دینا چاہیے۔ اس کی وجہ اس لفظ کی etymology اور اس کا پس منظر ہے۔ برابر North Africa کی ایک بہادر قوم تھی۔ وہ مسلمان تھے۔ انہوں نے بہت ساری جنگوں میں غیر مسلموں، اپنے دشمنوں، جارحیت کرنے والوں اور حملہ آوروں کو ری طرح شکست دی۔ وہ ظلم کا مقابلہ کرتے تھے لیکن مغرب نے انہیں ظالم اور ظلم کی علامت قرار دیا اور barbaric and barbarism جیسے لفاظ متعارف کروائے۔ اس پس منظر کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس لفظ avoid کرنا چاہیے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر سکی لیزدی۔

Senator Seemee Ezdi

سینیٹر سکی لیزدی: شکریہ، جناب ڈپٹی چیئرمین! ہم نے ایوان میں بہت تقریریں سنیں۔ ہر کوئی وہی بتیں کہ رہا ہے جو آج غزہ میں ہو رہا ہے۔ فلسطینیوں کو بے دھڑک مارا جا رہا ہے۔ یہ کیوں شروع ہوا؟ حماس نے پہلے 17 اکتوبر 2023 کو اسرائیل پر حملہ کیا۔ اسی دن پچھاں سال پہلے 1973 میں یوم کپور جنگ ہوئی۔ اس وقت بھی اسرائیل پر حملہ ہوا تھا اور اسرائیل was caught unaware。 اس وقت یہ عرب ممالک کی ایک coalition تھی۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ حماس نے پہلی مرتبہ اسرائیل پر حملہ کیا ہے۔ حماس اور اسرائیل پانچ جنگیں لڑ چکے ہیں۔ حماس نے حملے کرنے کے بعد یہ کہا کہ:

“Hamas attacked Israel in retaliation of the Israeli attack on Al-Aqsa Mosque and against the blockade of Gaza Strip”.

میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ جب الاقصی مسجد پر حملہ ہوا تو ہم سینیٹر چیئرمین صاحب کی قیادت میں اظہار پیغام کے لئے Palestinian Ambassador کی Embassy کے آج ان کے ساتھ اظہار پیغام کے لئے میں نے فلسطینی سفارت پہنچا ہو اے جو اس وقت ہمیں ان کے طرف سے ملا تھا۔ Israel was caught unaware during recent attack and in response, it declared war on Gaza and started attacking Gaza on 19th October. Israel claimed that it had dropped some 6,000 bombs on Gaza in just first six days of the conflict. آج اس طرح کی This is more than what the US forces dropped on Afghanistan in a year. بمباری ہو رہی ہے جس میں کسی اسپتال کو بھی بخشنا نہیں جا رہا ہے۔ Al-Ahli Hospital was destroyed. وہاں جتنے بھی زخمی لوگ تھے جن میں بچے اور بوڑھے شامل تھے، وہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔

جناب! فلسطین میں کل 135 اسپتال ہیں جن میں اسرائیل کی bombing کی وجہ سے 19 اسپتال destroy ہو چکے ہیں۔ 8 ہزار سے زیادہ لوگ شہید ہو چکے ہیں جن میں زیادہ تر بچے شامل ہیں۔ 18 ہزار سے زیادہ زخمی ہیں 1.1 million Palestinians and Gaza strip are displaced. اس کے پاس رہنے کے لئے اور کسی دوسری جگہ جانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ اسرائیل نے پوری block کر دی ہے جس کی وجہ سے وہاں پانی، گیس، بجلی اور ادویات نہیں ہیں۔ چونکہ اسپتال بھی destroy ہو چکے ہیں لہذا بیاروں اور زخمیوں

کو لے جانے کے لئے کوئی اور جگہ نہیں ہے۔ وہ بچوں کو بھی نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے وہ ایک، ایک بچے کو پکڑ کر مار رہے ہیں۔ ایسے گلتا ہے جیسے حضرت مولیٰ کا وقت ہے اور یہ فرعون ہے جو بچوں کو پکڑ، پکڑ کر مار رہا ہے۔ جب 2010ء میں ہمیری کانشن اسرائیل گئیں so she asked the Israelis not to kill the children. The Israelis responded that sorry Madam! اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ جو لڑائی ہے، یہ ایک دم سے شروع نہیں ہوئی ہے۔ اس کا real cause کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ under the Balfour Declaration, on the 1917ء میں Balfour declaration announce ایک Jewish state ہوئی جس میں یہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ First World War کی بات ہے۔ کہا گیا کہ Palestine land سے ایک اور ریاست بنائی جائے گی جس کا نام اسرائیل ہو گا۔ یہ Palestinians welcomed the Jews as a minority لیکن انہیں یہ پتا نہیں تھا کہ وقت کے ساتھ، ساتھ ان کی crimes میں بدل جائے گی اور Jews کی minority, majority کی جاری ہے۔ اسے نام تو لڑائی کا دیا جا رہا ہے لیکن یہ actually جائے تو it is a genocide اور وہاں پر ethnic cleansing کی جاری ہے۔

- ethnic cleansing

جناب! UN General Assembly کا 27 اکتوبر کو یہ resolution پاس کی کہ جلد از جلد sides, ceasefire کیا جائے but right after this resolution, the very next day on 28th October, Israel started ground offensive in Gaza. They have vowed to destroy both UN کی کتنی resolutions پاس کی کتنی ہے۔ اسی طرح ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کشمیر کے حوالے سے Gaza and Hamas completely.

ہوئی ہیں۔ ان resolutions کا کیا بناء؟۔۔۔ جاری 15T

T15-31Octo, 2023 Ashraf/Ed: Mubashir Time: 0450
سینئر یہی ایزدی جاری۔۔۔ اسی طرح سے ہم دیکھتے ہیں کہ آج تک کشمیر کے بارے میں کتنی pass UN ہوئیں ہیں اور ان Resolutions کا بھی وہی کچھ بنے گا جو آج تک کشمیر پر Resolutions کا بنا ہے۔ ہم قراردادیں پاس کر دیتے ہیں، ان پر آگے action نہیں ہوتا۔

Civilians and Geneva Conventions کو بے دھڑک پامال کیا جا رہا ہے، ان کی خلاف ورزی کی جاری ہے، attacks پر hospitals کے جارہے ہیں جس میں زیادہ تر نپے ہیں۔ بچوں کو بے دھڑک مارا جا رہا ہے۔ میں یہ آپ کو بتاتی چلوں کہ Kippur war Arab coalition کی Arab States, Syria and Egypt میں شروع ہوئی تھی اور یہ رمضان میں ہماری ایئر فورس volunteers کے ساتھ کام کیا تھا اور ان پر attack کیا تھا۔ اس میں ہماری Liberation Army کے پانکٹ بھی گئے تھے اور انہوں نے 1973 میں اسرائیل کے خلاف عربوں کی مدد کی تھی۔

اس جنگ کے بعد یہ ہوا کہ negotiations after the negotiations Sinai Peninsula was ہوئے اور یعنی مصر کو recognize کرنا پڑا اسرائیل کو اس وجہ سے کہ اس کا Sinai Peninsula کا بہت بڑا حصہ واپس مل گیا۔ مگر ہمارے ساتھ، یہاں کشمیر میں بھی یہی ہو رہا ہے 1948 میں اسرائیل بناتا ہے، 1947 میں پاکستان بناتا ہے، 1948 میں کشمیر کی پسلی جنگ ہوئی۔ اس کے بعد کیا ہوا، کچھ بھی نہیں ہوا، ہم مسلمانوں اور کشمیریوں سے بھی promises کے گے مگر ہم نے آج تک نہیں دیکھا کہ اس کا کوئی نتیجہ نکلا ہو۔ اگر اس وقت 1948 میں جب فلسطین میں سے اسرائیل بنایا گیا تھا، اگر اس وقت بھی Palestine State declare کر دی جاتی تو آج یہ سارا معاملہ نہ ہوتا۔ آپ اگر لوگوں کو corner کر دیتے ہیں تو آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ کیا کرے گا؟ کیا وہ corner میں چپ کر کے بیٹھ جائے گا؟ نہیں، وہ دوسروں پر attack کرے گا۔

They have no other alternative but to retaliate and attack.

هم نے کشمیر میں دیکھا کہ انہوں نے 05 اکتوبر 2019 میں Article 370 of the Indian Constitution کو abrogate کیا، اس کو abolish کر دیا گیا۔ یہ Article کشمیریوں کو special status دیتا تھا۔ اس کو انہوں نے ان سے چھین لیا، واپس لے لیا۔ آج وہاں پر آبادیاں ہو رہی ہیں، ان کی demography ختم کرنا چاہ رہے ہیں، کشمیر کو بدلتا چاہ رہے ہیں۔ آج وہاں ہو رہی ہیں جو پہلے 370 under Article Hindu settlements یہ منع تھیں اور ہم نے یہ دیکھا ہے کہ جو یہاں کی لاڑکیوں کے لئے outside the religion مسلم لاڑکیاں شادیاں نہیں کر سکتیں مگر وہ بھی اب دھڑک دھڑک بے چاریوں کو مجبور ہو کر ان کو کرنا پڑ رہی ہیں۔ اگر ہم اسی کو as a special status لے لیں تو ہم نے اس پر کتنی آواز اٹھائی۔ ہم، مسلم امہ آواز کیوں نہیں اٹھا رہے ہیں۔ اگر ہم یہ آواز اٹھاتے ہیں کہ کبھی کسی نے کچھ تھوڑا سا کر دیا۔ ہم سے زیادہ تو باقی دنیا نے آواز اٹھائی ہے باہر مالک میں Muslim Ummah،

کس طرح demonstrations ہو رہے ہیں، پاکستان میں بھی تھوڑی ہوئی ہیں، اور آئی سی نے کیا کیا، عرب لیگ نے کیا کیا، ہم یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں۔ ہم یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ ہماری حکومت نے کیا کیا؟ ہماری حکومت نے کس کو آرڈر کیا، کب آرڈر کیا کہ وہ بھی جیسا کہ ترکی میں ہوا ہے، one million march تو ہم بھی ویسا ہی کریں۔

یہاں توافق سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ایک پارٹی corner کر رہے ہیں، ان کے لوگ جب کہیں بھی نظر آتے ہیں تو کسی اچھے کے لئے، توان کو وہاں سے پکڑ کر اندر کر دیا جاتا ہے، This has to be stopped، یہ انصاف کا تقاضا ہے کہ آپ یہ چیزیں cause روکیں، انصاف کا تقاضا ہے اسرائیل کی کو باقی Western countries condemn کر دیں، وہ ان کو condemn کر رہے ہیں۔ وہ ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ ہم اکیلے کھڑے ہوئے ہیں، مسلمان اکیلے کھڑے ہوئے ہیں condemn کرنے کے لئے اور نہ صرف یہ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ condemn کرنا کافی نہیں ہے جیسے سعودی عرب کے وزیر خارجہ نے کہا کہ this has to be stopped, the only way out is to make a Palestinian State.

اگر یہ رائی نہ رکی تو یہ spill over Palestinian State declare Palestine is the birth place of many prophets including Hazrat Ibrahim, Hazrat Isaue, Hazrat Ismail, Hazrat Daud, Hazrat Yaqoob, Hazrat Suleman, Hazrat Zakriya, Hazrat Yahya and Hazrat Eisa.

یہ سارے پیغمبران اسی علاقے میں پیدا ہوئے۔ This is their land.

اس علاقے میں آج اتنی جنگ ہے، ہم اور نہیں تو پیغمبران کا ہی خیال کر لیں کہ ہم جنگ بندی کریں we have to bring peace to this nation. جب تک ہم امن نہیں لا سکیں گے اس وقت تک ہم آگے نہیں چل سکتے۔ جب تک ہم یک جہتی نہیں لا سکیں گے۔

النصاف کا تقاضا ہے کہ ہم ان لوگوں کے ساتھ انصاف کریں اور ان کو ان کے جائز حقوق دیں۔

یہاں میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ہماری جو کچھلی حکومت تھی وہ 09 August 2023 میں ختم ہوئی۔ اس کے بعد تین ماہ بعد ایکشن ہونے تھے، آج تک ایکشن کمیشن ہمیں تاریخ نہیں دے رہا۔ میں ایکشن کمیشن سے درخواست کرتی ہوں کہ انصاف کریں، لوگوں

پر رحم کریں، ان کو بتائیں کہ آگے کا کیا لاحچہ عمل ہے تاکہ لوگوں کی tension ختم ہوا اور آگے کا لاحچہ عمل لے کر ہم election شروع کریں۔ سب کو campaign level playing field کا دینی چاہیے اور آپ سے میری یہی آخری درخواست ہے۔ بہت بہت شکر پر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر مولوی فیض محمد صاحب۔

Senator Molvi Faiz Muhammad

سینیٹر مولوی فیض محمد: (عربی) جناب چیئرمین اور حاضرین مجلس بڑے غم اور دکھ کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ بنایا، اس سے پہلے سیدنا آدم علیہ السلام نے بنایا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان میں منہدم ہو گیا، آثار باقی تھے، سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کی تعمیر کی، قرآن میں الفاظ ہیں (عربی) بیت اللہ کی جو پہلے کی بنیادیں تھیں ان پر اس نے اس کو تعمیر کیا اور پھر اس کے چالیس سال بعد بیت المقدس کی تعمیر ہوئی۔ اس کے بعد اختصاراً عرض کروں کہ سیدنا داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے، جس کو ہیکل سلیمانی کہتے ہیں وہ مسجد انہوں نے بنائی اور وہاں ایک دیوار ہے جس کو دیوار گریہ کہتے ہیں۔ اندر یچھے جب جاتے ہیں، یہودیوں کا یہ ہے کہ یہاں جو آئے گا، روئے گا، اپنے لئے معافی مانگے گا تو ان کے کام ہو جائیں گے، اس کو دیوار گریہ کہتے ہیں۔ آدم علیہ السلام سے لے کر حضور ﷺ علیہ وسلم تک جتنے بھی انبیاء تھے وہ اللہ کے احکام کے مطابق کام کرتے تھے۔ اب حضرت ابراہیم علیہ السلام، اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جو شریعت تھی، اس زمانے میں یہود کا قبلہ یہی تھا۔ جب حضور اکرم ﷺ علیہ وسلم تشریف لائے تو اس امت کا قبلہ بیت اللہ تھا۔۔۔ جاری۔۔۔

T16-31st Oct2023 Taj/Ed. Waqas Khan 05:00 p.m.

سینیٹر مولوی فیض محمد:۔۔۔ جاری۔۔۔ جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے تو اس امت کا قبلہ بیت اللہ تھا، یا اسی طرح کھڑے ہوتے کہ بیت اللہ بھی سامنے اور شمال کی طرف بیت المقدس بھی اس طرف تھا۔ پھر مدینہ منورہ میں گئے، سولہ سترہ مہینے تک رخ اس طرف کیا کیونکہ ابھی مکہ شریف جنوب میں پڑتا تھا، مدینہ درمیان میں ہے، بیت المقدس شمال کی طرف ہے۔ سولہ سترہ مہینے حضور ﷺ نے اس طرف رخ کر کے نماز پڑھی، پھر اللہ نے یہ حکم دیا (عربی)، حضور ﷺ نے پھر بیت اللہ کی طرف رخ کیا۔ اب پوری دنیا کے کلمہ گو چاہے وہ شام کے رہنے والے ہوں، بیت المقدس کے رہنے والے ہوں، جہاں کے بھی ہوں، سب مسلمانوں کا قبلہ کعبۃ اللہ ہے۔ اس کی طرف پھر رخ کرنے کا یہ حکم ہوا اور کعبۃ اللہ ہم مسلمانوں کا قبلہ بنا۔ قرآن کریم میں ہے (عربی) مسجدیں اللہ پاک کی ہیں۔ بیت المقدس بھی مسجد ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام نے اس کی مکمل تعمیر کی اور حضور اکرم ﷺ معراج کی رات جب آسمانوں پر جا رہے تھے، اللہ پاک

نے حرم من کی سے بیت المقدس تک پہنچا، وہاں جو سواری تھی براقت، اس کو باندھا، حضور ﷺ اندر گئے، دور رکعت تحریت المسجد پڑھی، اس کے بعد جمع ہوئے۔ سارے انبیاء علیہم السلام، آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک، انہوں نے حضور ﷺ کے پیچے مسجد القصیٰ کے اندر نماز پڑھی تو یہ سبق ملا۔ اللہ کی طرف سے یہ ہوا کہ آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک جتنے انبیاء تھے، جن کا قبلہ بیت المقدس تھا یا ابراہیم علیہ السلام سے پہلے بیت اللہ تھا، اب سب کا امام محمد ﷺ ہے اور جتنے بھی انبیاء ہیں، ان کا دین اب اس دین کے تابع ہو گا، اس پر چلنا ہو گا، یہ مسلمان ہوتا ہے۔ باقی اس مقام کی حیثیت، وہاں انبیاء علیہم السلام کے مزارات ہیں، وہاں انبیاء علیہم السلام رہے ہیں۔ اب تک اس کی ایک اہمیت ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ کہنا، قوی اسٹبلی میں ایک عورت نے بات کی کہ وہ یہودیوں کا ہے، ہمارا کعبۃ اللہ ہے۔ یہ غلط بات ہے۔ پھر اس کو سمجھایا گیا، اس نے اپنے الفاظ واپس لیے۔ بیت اللہ شریف کی طرف رخ کرنے کا حکم ہم سب کو ہے، وہاں کے ہوں یا جہاں کے بھی ہوں، ہم سب بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں گے۔ باقی رہا وہاں کے جو لوگ ہیں، جن کی زمین تھی، آپس میں وہ رہے لیکن اب کیا عرض کروں، کہ مسلمانوں کی اپنی بد قسمتی کی وجہ سے صلیبی جنگیں ہوئیں جن میں ان پر غیر مسلمانوں نے قبضہ کیا۔ پھر صلاح الدین ایوبی، حضور اکرم ﷺ کے بعد جب حضرت عمرؓ کا دور آیا، اسلامی فوجیں وہاں گئیں، انہوں نے کہا کہ تمہارا امیر کون ہے، انہوں نے ابو بن عبیدہ بن الجراح دکھایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہیں، اور کوئی ہے۔ حضرت عمرؓ نے، انہوں نے کہا کہ ہماری کتابوں میں ہے کہ اس جیسا آدمی اس کو فتح کرے گا۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ معاهدہ کیا۔

آپ اتنا سمجھیں، اگر یہ یہودیوں کا کعبہ ہوتا تو حضرت عمر وہاں جہاد کرنے جاتے؟ کیا یہے خالم تھے؟ حضرت عمر وہ ہیں کہ عیسائیوں کے گرجاگر میں گئے، بات چلی، انہوں نے کہا کہ آپ ادھر نماز پڑھیں تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں یہاں نماز نہیں پڑھوں گا، پھر مسلمان تمہارا گرجا تم سے چھین لیں گے۔ پھر انہوں نے باہر نکل کر نماز پڑھی ہے۔ یہودیوں کی عبادت گاہ دیوار گر یہ بھی نہیں گرائی، ان کے مذہبی نشانات کو باقی رکھا، معاهدہ ہوا لیکن اب وہاں اسلام کے مطابق احکام جاری ہوں گے۔

اس کے بعد پھر صلیبی جنگیں ہوئیں، ان میں نور الدین زنگی رحم اللہ، صلاح الدین ایوبی، جناب چیزیں! نوے سال تک یہ جہاد ہوتا رہا۔ کرتے کرتے نور الدین زنگی نے ایک ممبر بنایا تھا کہ اسے اب فتح کریں گے اور میں اس ممبر پر جمعے کا خطبہ دوں گا۔ لیکن بے چارے کو موقع نہیں ملا، وہ پہلے فوت ہوا۔ پھر صلاح الدین ایوبی نے آزاد کیا اور اس ممبر پر خطبہ دیا لیکن آپ تجب کریں گے کہ جب وہ ادھر آئے، انہوں نے اتنے مسلمانوں کو شہید کیا کہ گلیوں کے اندر ان گھوڑوں کے پاؤں خون کے اندر دب گئے۔ انہوں نے گلیوں میں اتنا خون بہایا۔ جب صلاح الدین

ایوبی نے فتح کیا تو اس خدا کے بندے نے کسی کو نہیں مارا، نہ کسی بچے کو، نہ کسی عورت کو اور نہ کسی مرد کو۔ ان سے تھوڑی سی جزئی رکھ کر ان کو واپس کر دیا۔ انہوں نے اس کا شکر ادا کیا۔ بعد میں ان کے اپنے بھری جنگی جہاز تھے، ان کے یونٹوں کے نام صلاح الدین ایوبی کے نام پر رکھا۔

آج کل اسلام کے خلاف پروپیگنڈا ہے، اس وجہ سے ہمیں اپنی حقیقت کا پتا نہیں۔ پھر کیا ہوا۔ سلطان عبدالحمید جو ترکی حکومت کا آخری بادشاہ تھا، اس نے بیت المقدس کے قریب جتنی زمینیں تھیں، وہ خرید کر وقف کیں کہ کسی اور کے ہاتھ میں نہ آئیں۔ بد قسمتی سے جب ترکی حکومت کو ختم کیا گیا، کرمل لارنس، ایک بد جنت اپنے آپ کو مسلمان بنانا کر، پیر بن کر یمن میں بیٹھا اور عربوں کو کہا کہ دیکھو! ترکی تمہارے لیے بڑا نقصان دہ ہے، تم عرب ہو، ان کی مخالفت کرو، ترکی حکومت کو اس طرح ختم کیا گیا۔ پھر برطانیہ نے یہودیوں کو، ہتلر نے جرمن سے نکالے، کیسے نکالے، کیا وجد تھی۔ وہ اللہ جانتا ہے، کہتے ہیں کہ ان کو اس نے مارا لیکن یہاں آ کر جمع ہوئے اور پھر اس کے بعد انہوں نے اس کی ادھر حکومت قائم کی۔

زمین ہماری ہے۔ اب امریکہ بھی ان کے ساتھ ہے۔ پورا یورپ بھی ان کے ساتھ ہے۔ جناب چیئرمین! میں ایک بات عرض کروں۔ یہودیوں کا ارادہ صرف غزہ تک نہیں ہے، ان کے اپنے اقوال ہیں، ان کے بیانات ہیں کہ ہم اس علاقے کو ہاتھ میں لیں گے۔ اس کے بعد تو ک جائیں گے، یہاں ہمارے یہودی رہے ہیں، یہ بھی ہم مسلمانوں سے لے کر اپنی حکومت بنائیں گے۔ اللہ نہ کرے، وہ دن نہ لائے، سب کہو آمین۔ اللہ ایسا نہ کرے، وہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں بھی یہودی رہے ہیں، اس کو بھی ہم اپنے لیے فتح کریں گے۔ کہاں ہیں ہماری اسلامی حکومتیں؟ ان کی باتوں کو سنتے نہیں ہیں؟ انہوں نے بھی کہا ہے کہ ہم صرف یہاں تک نہیں ہیں، ہم آگے ان علاقوں کو فتح کریں گے لیکن حضور اکرم ﷺ نے جب جہاں بھی فتح کیا، غیر مسلموں کے لیے جہنوں نے اسلامی قومیت مان لی، یہاں کی جنسیت ان کی ہو گئی۔ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ (عربی) جو غیر مسلم اسلامی ملک میں رہتا ہے، اس کی قومیت یہاں کی ہے، فرمایا کہ اس کی جان ہماری جان جیسی ہے، اس کا مال ہمارے مال جیسا ہے، اس کی عزت ہماری عزت جیسی ہے۔

اسلام نے انسانیت کو یہ دیا ہے۔ ہاں، ابھی ان کا، ایک عربی شعر ہے (عربی)۔ جب ہم اقتدار پر آگئے تو ہم نے تمہارے ساتھ کتنی نرمی کی غیر مسلمو! یہودیو، نصارو! (عربی)۔ جب تم حاکم ہوئے تو تم نے ساری زمین پر خون بھایا۔ پہلے بھی انہوں نے ظلم کیا ہے اور اب بھی ظلم کر رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ فلاں بات ہے، جناب چیئرمین! ہمارے عراق والے ہمارے نہیں رہے ہیں۔ کہاں گیا وہ صدام؟ صدام کو انہوں نے، یورپ والے، ابھی ایک محترمہ بات کر رہی تھی کہ بد معاشر اور بد معاش کا بیٹا۔ ان بد معاشوں نے صدام حسین کو دور کیا۔ کرمل قذافی نے ان کو challenge کیا۔ انہوں نے کرمل قذافی کو بھی ختم کیا۔ شام کے علاقے کو ختم کیا۔ اب وہاں کوئی بول نہیں سکتا اور بولے گا بھی نہیں۔ یہ

کیوں انہوں نے ایسے کیا، اتنی طاقت نہیں تھی۔ بھائی! اپنی حقیقت بتاتی جیسے مولانا صاحب نے بتایا، انہوں نے بتایا کہ ہم حق پر ہیں اپنا حق مانگنے کے لیے۔ اب اتنا ہوا کہ کم از کم جو اس کو تسلیم کرنے کے لیے تیار تھے، وہ تورک گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو یہ توفیق دے کہ ان کے ساتھ جانی، مالی، ہر طرح ان کی مدد کریں۔ یہ جو پوری دنیا پر مسلط ہونے کی ان کی نیت ہے تو کوک سے لے کر مدینہ منورہ، نعوذ باللہ، اللہ معاف کرے۔ وہاں کشف بن اشرف ان کا یہودی تھا، اس کے قلعے کے نشانات ابھی تک وہاں ہیں۔۔۔ 17

T17-31 Oct-2023 Tofique Ahmed[Mubashir] 05-10 PM.

سینیٹر مولوی فیض محمد: (جاری۔۔۔) تو کوک سے لیکر مدینہ منورہ تک اللہ معاف کرے، وہاں پر کعب بن اشرف نامی ایک یہودی تھا اس کے قلعے کے نشانات ابھی تک وہاں پر ہیں، وہ یہ بتاتیں کر رہے ہیں کہ ہم یہاں، حالانکہ حضور ﷺ جب وہاں پر تشریف لائے، ان کے ساتھ معابدہ کیا، نرمی کے ساتھ چلے، انہوں نے خود غداریاں کیں جس کے تیتج میں وہ وہاں سے نکل گئے۔ جناب! ہمیں اور تو نہیں کم از کم ایک ہتھیار ہے وہ کیا ہے؟ ہمارے استاد ہیں مولانا شیخ الاسلام تھی عثمانی مدنظر، وہ کہتے ہیں ہمارے پاس ایک دعا کو تو ہتھیار ہے، دعا مومن کا ہتھیار ہے، ہم اللہ سے دعا تو مانگتے رہیں اور حکومتی سطح پر جتنا بھی ممکن ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا اخیر زمانہ قریب آتا جائے گا، غیر مسلم تمہارے اوپر مسلط ہونے کی کوشش کریں گے، جیسے ایک کھانا تیار کھا ہوا ہو، تو لوگ کہتے ہیں آؤ بھائی کھاؤ، اسی طرح غیر مسلم جمع ہوں گے، کہیں گے آؤ ان کے پاس یہ کھانا ہے، پڑی روں ہے ان کے پاس آؤ ان سے چھینتے ہیں، آؤ افغانستان میں فلاں چیزیں ہیں، فلاں، فلاں ہیں تو وہ ہمارے خلاف جمع ہوں گے۔ حضور ﷺ نے جب فرمایا، صحابہ نے فرمایا (عربی) کیا ہم تھوڑے ہوں گے؟ فرمایا تھوڑے نہیں ہوں گے، کہا زیادہ ہوں گے (عربی) تمہارے اندر مستقی آجائے گی، صحابہ نے کہا یا رسول اللہ مستقی کیسے آئے گی؟ (عربی) تم دنیا کے ساتھ محبت رکھو گے، موت سے ڈرو گے تو تمہاری حالت ایسی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اس سے بچائے، آپ دیکھیں، آپ کے قریب میں ہے افغانستان، اس میں عورتوں کو کتنی عزت دی؟ باہر کی عورتیں آئیں، یہاں کی آئیں، اب وہ ان کو گلکڑے کر رہے ہیں لیکن ایک یہ ملک ہے جس میں ایک یورپ کی عورت ہے، Miss Ridley وہ جاتی ہے، وہ اخباری نمائندہ ہے، گرفتار ہوتی ہے، اس کا اپنا بیان ہے، اس نے کہا میرے ساتھ کیا ہو گا؟ رات کو ایک کمرے میں رکھا، میرے پاس پھر آئے اور مجھے کھانا دیا کوئی بھی میرے قریب نہیں آیا، آخر میں انہوں نے کہا ہماری حکومت جاری ہے، یہ روس کے زمانے کی بات ہے، اس کو عزت سے واپس کیا، وہاں جا کر اس نے کلمہ پڑھا کہ میں اس منذهب کو قبول کرتی ہوں جس میں عورت کی عزت ہے۔ خالمو! ابھی امریکہ اور دوسرے دیکھ رہے ہیں، بچوں کو کاٹ رہے ہیں، عورتوں کو کاٹ رہے ہیں، حضور ﷺ کے نزدیک یہ غلط باتیں ہیں، ایک جہاد کے اندر، ایک عورت کی لاش ملی حضور ﷺ

نے فرمایا کہ اس کو کس نے مارا ہے (عربی) یہ تو لڑنے والی نہیں تھی، اس کو کیوں مارا ہے، حضور پاک ﷺ نے عورت کی عزت بتادی، بچوں کی بھی عزت بتادی، کیا کریں؟ مسائل اتنے ہیں، ایک تو کشیر کا مسئلہ ہے، میں بلوجستان کا ہوں وہاں پر بھی کافی مسائل ہیں لیکن میں ان کے بارے میں کیا کہوں؟ ہمارے علاقوں میں ہر ضلع میں لڑائی شروع ہیں، آپس میں ان کو لڑا کر، پتا نہیں ان لوگوں کی کیانیت ہے؟ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں امن کے ساتھ رکھے اور اسرائیل کا میں نے بتایا کہ یہ مسجد ان کی نہیں ہے، سب انبیاء نے حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے، ابھی اگر بیت المقدس کے اندر جماعت ہو پھر بھی اس کا رخ بیت اللہ کی طرف ہو گا یہ ہمارا ایمان ہے اور عقیدہ ہے، اللہ تعالیٰ ان کو امن کے ساتھ رکھے، ہم سے جتنا ہو، زبانی اور دل میں ان کے لیے دعا کریں (عربی)۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر جام مہتاب صاحب۔

Senator Jam Mahtab Hussain Dahir

سینیٹر جام مہتاب حسین دھر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ بڑی مہربانی جناب چیئرمین! ایک اہم مسئلے پر جو فلسطین کے بارے میں motion ہوا ہے اس پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں اتنی لمبی چوڑی تقریر تو نہیں کروں گا لیکن یہاں اس ایوان میں اور ساری چیزوں پر تقریباً ہمارے سارے ساتھی بول چکے ہیں ایک بات میں ضرور کروں گا ہمارے دل جو ہیں وہ فلسطین کے لوگوں کے ساتھ دھڑکتے بھی ہیں، اس کی یہ صرف ایک مثال نہیں بلکہ کافی مثالیں ہیں کہ جب 1940 میں قرارداد پیش ہوئی تو اس میں اندوں پاکستان کے مسلمانوں سے لیکر فلسطین کے لیے بھی تعداد پاس کی گئی، یہ ایک جذباتی لگاؤ کے طور پر ہمارا ان کے ساتھ رشتہ ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات جس ایوان میں ہم آج بیٹھے ہوئے ہیں، آج ہم کسی ظالم کے خلاف بات کر رہے ہیں، اس ایوان کا، اس کو قائم کرنا اور وہ کس ادوار میں ہوا، اس شخصیت جس نے پورے عالم اسلام کو یہاں پر اکٹھا کیا، یہی چیزیں تھیں جس کی وجہ سے انہوں نے پوری اقوام عالم نہیں بلکہ مسلم امہ کو یہاں پر اکٹھا کیا، میں کہوں گا یہ چیزان کی نظر میں اسی وقت تھی، وہ مرد مجاهد شہید ذو الفقار علی بھٹو تھے جنہوں نے عملی طریقے سے بھی فلسطین کی مدد کی اور ایک مسلم امہ کا ایک platform بنانے کا، مسلم امہ کو ایک بڑی طاقت بنا کر پیش کرنا، یہ جو قومیں ہیں جو مسلمانوں کے پیچے لگی ہوئی ہیں، ان کے خلاف اس نے یہ جہاد شروع کیا تھا لیکن حالات اور وقت کی ستم ظرفی یہ ہے کہ اس کو بھی judicial murder کر کے ہٹایا گیا۔

دوسری بات میں ہوں گا اس ایوان سے یہ چیز بہم طریقے سے تو کچھ لوگوں نے بیان کی، میں مشاہد حسین سید کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس مجہد کا نام لیکر اس ایوان میں ذکر کیا، اس کے لیے میں ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں، یہی تو باتیں ہیں، ہم history کو بھلا کر، ہم چیزوں کو پیش کرتے ہیں، کچھ غلط بیانی ہو جاتی ہے جس سے ماحول اچھا نہیں بن پاتا ہے، یہی ایک چیزیں ہیں کہ ہم ابھی تک جتنے بھی مسلم ممالک ہیں وہ ایک دوسرے کے قریب نہیں ہیں، وہ کسی Western Country کے زیر سلطان ہیں۔ میں آپ کو ایک بات بتاؤ ہمارے شہید ذوالفقار علی بھٹو جب نیل میں تھے، اس نے ایک کتاب لکھی، اگر میرے کسی دوست نے پڑھی ہے افغانستان سے لیکر Middle East تک جتنی بھی یہ چیزیں ہو رہی ہیں، ان کے خلاف جو اقدامات ہو رہے ہیں انہوں نے وہ اس کتاب میں اسی وقت highlight کیا تھا۔ میں ان کو اپنا سیاسی رہنمائیں بلکل سیاسی قبلہ بھی سمجھتا ہوں، وہ میرے لیے ایک مرشد کے طور پر بھی ہیں اور میری لیڈر بھی ہیں۔

تیسرا بات یہ ہے کہ فلسطین پر حملہ اسرائیل کی غنڈا گردی ہے، عالمی دنیا کی خاموشی تنشیش ناک ہے، اسلامی ممالک کھلے عام فلسطین کی مدد کریں، فلسطین میں زخمی بچے، عورتیں اور شہداء کی لاشیں امت مسلم کو پکار رہی ہے، پچی بات ہے کہ صرف جمع پونجی یہی ہے کہ ہم مذمت میں ہیں اگر کوئی عملی اقدامات مسلم ممالک اٹھائیں تو میں کہتا ہوں ان کو جرات بھی نہ ہو لیکن بڑے ستم ظریفی کی بات ہے کہ جارڑن کے حکمران امریکہ سے اپیل کرتے ہیں کہ مجھے میزائیل دیے جائیں، مجھے خطرہ ہے۔ جو اسرائیل کو support کر رہا ہے ہم اسی سے امید لگائے بیٹھے ہیں، اس نے کہا یہ چیزیں کسی اور کو دینے کے لیے نہیں ہیں، یہ صرف مسلمانوں کے خلاف استعمال ہوتے ہیں اور استعمال ہو رہے ہیں۔

چوتھی بات ہم اقوام متحده پر اتنی امیدیں لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ نے دیکھا ہو گا کتنی قراردادیں پاس ہوئیں؟
کتنے اقدامات ہوئے؟۔۔۔ جاری۔۔۔

T18-31Oct 2023 Rizwan/Ed: Waqas 5:20 p.m.

سینیٹر جام مہتاب حسین ڈھر: (جاری۔۔۔) آپ نے دیکھا ہو گا کتنی قراردادیں پاس ہوئیں، کتنے احکامات جاری ہوئے لیکن مسلمانوں کے خلاف جن کی قراردادیں پاس ہوئیں کسی نے بھی ان پر عملدرآمد نہیں کیا۔ آپ نے دیکھا ہو گا، آپ چاہے اس کو genocide کہیں، اس کو mass murder کہیں کہ اُس نے صرف ایک ہمدردانہ statement دی، اسرائیل کے وزیر خارجہ کی طرف سے ہماگیا کہ آپ استعفاء دے دیں، آپ دیکھیں، ہماری اقوام متحده کا یہ حال ہے اور جس پر ہم امید لگائے بیٹھے ہیں۔

جناب! آج ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا، بھٹو شہید جیسا کوئی مرد مجاهد پیدا کرنا پڑے گا اور پھر ہم مسلمان اس طرح کی چیزوں سے چھکارا حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن بہت بتیں ہوئیں کہ ہم ان کی چیزوں کا بائیکاٹ کریں جو کہ یہودیوں کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں، لیکن یہاں بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی آپ مارکیٹ جائیں اور دیکھیں میکڈونلڈ عوام سے بھرا ہوا ہے۔ اگر ہم اس پر بھی عمل نہیں کر سکتے تو آگے مسلم امہ کیا کر سکتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تمام مسلمان ممالک کے جنتے بھی تجارتی اور سفارتی تعلقات ہیں انہیں ختم کرنا پڑے گا۔ آج ہمیں اسرائیل کو یاد کروانا پڑے گا کہ مسلم امہ اگر جاگے تو پھر اسرائیل کا وجود ختم ہو جائے گا۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیریئر مین : جی سینیٹر شہادت اعوان صاحب، پلیز۔

Senator Shahadat Awan

سینیٹر شہادت اعوان : بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب، میں سب سے پہلے تو اپنے دوستوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے یہ اجلاس ریکوزیشن کیا اور ان دوستوں کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے سینیٹ میں request کی کہ اس مسئلہ پر سینیٹ کا اجلاس بلا یا جانا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اور گزرے کل کے اجلاسوں میں دوستوں نے سیر حاصل بحث کر لی ہے اور یہ بات توروز روشن کی طرح پوری دنیا کو معلوم ہے۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب کی آواز سنائی دی)

جناب ڈپٹی چیریئر مین : جی سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان : میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ سات دہائیوں سے زیادہ کے عرصے سے اسرائیل نے فلسطین کے ناصرف علاقے پر قبضہ کر رکھا ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں انہائی خطرناک قسم کی دہشت گردی اس کا وہاں کے رہنے والے لوگ تو دو چار فیصد حصہ ہیں۔ آج فلسطین کے ہسپتال، اس کی مساجد اور وہاں کی درس گاہیں بلا تفریق اُن تمام جگہوں پر ظلم اور تشدد کیا جا رہا ہے۔ وہاں پر دائیں فاسفورس کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ Western and European countries کا ایک عجیب معیار ہے جو ہمارے دیکھنے میں آ رہا ہے اگر یو کریں پر حملہ ہوتا ہے تو ان کا معیار اور ہے لیکن اگر کشمیر اور فلسطین پر کسی قسم کی دہشت گردی ہوتی ہے تو اُس پر کوئی آواز نہیں اٹھتی بلکہ اسرائیل کی حمایت کا اعلان اور اس کی مدد کی جاتی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناب 1948-1956, 1967 and 1973 کے بعد اقوام متحده کی 88 سے زیادہ قراردادیں موجود ہیں لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہیں ریغتی۔ اسی طریقے سے کشمیر پر جو قراردادیں ہیں اُس پر بھی کسی کی جوں تک نہیں ریغتی۔

جناب! اس وقت دنیا میں تقریباً پونے دوارب مسلمان موجود ہیں، کیا وجہ ہے کہ یہ وہی مسلمان ہیں جو کہ گھوڑوں کی نگی پیشہ کے اوپر بہت سے ممالک کو فتح کر لیا کرتے تھے اور آج ایک قلیل آبادی والا ملک ہمارے فلسطین کے مسلمانوں کو اوپر ظلم ڈھار رہا ہے اور ہم یہاں بیٹھ کر ایک قرارداد پاس کرنے کے علاوہ، مذمت کرنے کے علاوہ، دعا کرنے کے علاوہ کوئی اور عملی اور جامع اقدامات لینے سے قاصر ہیں۔ آج وہ وقت آچکا ہے کہ مسلمانوں کو سوچنا پڑے گا کہ کیا وجہ ہے؟ آج ہمارے اوپر اس طرح کی دہشت گردی ہو رہی ہے اور ہم اس قابل بھی نہیں ہیں کہ ہم مذمت کے علاوہ کچھ اور کر سکیں۔ آج مسلمانوں کے اندر صلاح الدین ایوبی اور شہید ذوالفقار علی بھٹو جیسے لیڈر ان کی کمی ہے۔ آج ہم محسوس کر رہے ہیں محترمہ بے نظیر بھٹو جیسی لیڈر کی کمی ہے۔ میں آپ سے کہوں گا کہ یہاں بہت سے دوستوں نے اپنی اپنی بات کر لی ہے تو اس وقت عملی قدم اٹھانے کی ضرورت ہے اگر ہم مصلحت کا شکار ہیں گے تو پھر آپ یہ نہ سمجھیں کہ آج فلسطینیوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ میں کہنا چاہوں گا کہ ہر ایک آدمی سوچ لے، مسلم ممالک سوچ لیں کہ کل اُن کو یہ situation face کرنا ہو گی۔ آپ کو میں اس موقع پر یاد کراؤں گا کہ جب اسلامی ممالک کی سربراہ کافرنز لاہور میں ہوئی تو جناب شہید ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے کہا تھا پاکستان کے وسائل کم ہو سکتے ہیں لیکن ہم تمام پاکستانی مسلم امہ کے سپاہی ہیں اور ہماری فوج مسلم امہ کی فوج ہے اور ہم مسلم امہ کے cause کے لیے جان دینے سے بھی دروغ نہیں کریں گے۔

جناب! میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت دنیا کے تمام مسلمانوں کو متعدد ہو کر کھڑے ہو ناچاہئے اور میں کہتا ہوں کہ تمام کے تمام اس وقت ایک پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر اپنالائجہ عمل بنائیں تاکہ ہم اپنے فلسطینی بھائی، بچے اور بہنیں جس طرح شہید ہو رہے ہیں اور ہم خالی انہیں دیکھ کر صرف دعا نہ کریں بلکہ اس وقت انہیں دوا کی ضرورت ہے، عملی قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اس وقت اسلامی ممالک کو یکجا کریں اور ہم ایک جگہ بیٹھیں، کوئی لا جھے عمل ترتیب دیں اور عملی قدم نہیں اٹھائیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ لا توں کے بھوت با توں سے نہیں بنتے۔ پاکستان ہمیشہ سلامت رہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، سینیٹر سید وقار مہدی صاحب، پلیز۔

Senator Sayed Waqar Mehndi

سینیٹر سید وقار مہدی: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ آپ کا بہت شکریہ، جناب۔ یہ اجلاس جو کہ ریکووژن کیا گیا تھا اس میں فلسطین کے حوالے سے کافی معزز اراکین نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ میں اپنی تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں کہ 24 دن سے زیادہ کا دورانیہ ہو چکا، اسرائیل اپنی وحشیانہ جاریت جاری رکھے ہوئے ہے، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے لیکن میں شہادت اعوان صاحب کی اس بات سے میں اتفاق

کرتا ہوں کہ آج لفظوں کی نہیں بلکہ عمل کی ضرورت ہے۔ آج جس طرح سے مظلوم فلسطینیوں کو قتل کیا جا رہا ہے، انہیں شہید کیا جا رہا ہے اس کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔ آپ کو معلوم ہے کہ اب تک تقریباً 8000 کے لگ بھگ فلسطینی، اسرائیل نے اپنی دھشیانہ بمباری کے ذریعے، زمینی لڑائی کے ذریعے شہید کر دیے ہیں۔ فلسطین کے ایک ہسپتال پر جو بمباری کی گئی اور اس کے نتیجے میں 500 سے زائد معمول بچے اور دیگر مریض، ڈاکٹر اور paramedics staff شہید کر دیا گیا۔ آپ کو معلوم ہے کہ وہاں نو مولود بچے جن کا ابھی تک بر تھے سر ٹیکلیٹ تک نہیں بنا تھا لیکن ان کا ڈیٹھ سر ٹیکلیٹ ضرور بنا۔ آج وہاں ظلم اور بربریت کی انتہاء ہو چکی ہے اور دُنیا کا دہر امعیار بھی آپ کے سامنے ہے۔ آج western چونکہ champion کی human rights کی جو کہ world ہوتی ہے، پاکستان میں اگر کوئی چھوٹا سا واقعہ ہو جاتا ہے۔۔۔ (آگے جاری T19)

T19-31 OCT 2023 IMRAN/ED: MUBASHIR 05:30 P.M.

سینیٹر سید وقار مہدی:۔۔۔ جاری ۔۔۔ پاکستان میں چھوٹا سا واقع ہو جاتا ہے تو وہاں سے بیانات آجاتے ہیں۔ اس وقت فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے لیکن ان United Nations کے champion کی بند کی ہوئی ہیں۔ United Nations کی بات کی گئی۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ United Nations کے معیار کیا ہیں۔ فلسطین اور کشمیر کے حوالے سے قراردادیں ان کے پاس موجود ہیں لیکن ان پر عمل درآمد کروانے میں United Nations کو کیا مسائل ہیں؟ وہ کس super power سے خوفزدہ ہے؟ یہ آج تک وہ بیان نہیں کر سکے اور میں کہتا ہوں کہ جو کچھ فلسطین میں ہو رہا ہے اس کا ذمہ دار United Nations ہے۔ جو کچھ کشمیر میں ہو رہا ہے اس کا ذمہ دار United Nations ہے۔

اور اگر آپ دیکھیں تو بھارت اور اسرائیل کی policies ایک جیسی نظر آتی ہیں۔ جو کچھ بھارت کشمیر میں کر رہا ہے وہی اسرائیل فلسطین میں کر رہا ہے۔ بالکل same طریقے سے وہاں مظلوم فلسطینیوں کو قتل کیا جا رہا ہے اسی طرح کشمیر میں مظلوم کشمیریوں کو بھارت اپنی بربریت اور سفارتی کا نشانہ بنا رہا ہے۔ میں پاکستان کے موجود تمام سیاسی جماعتوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے مظلوم فلسطینیوں کے لیے آواز اٹھائی ہے، احتجاجی ریلیاں بھی نکالی ہیں اور جلسے بھی کیے ہیں۔ یہ تو ہم اخلاقی اور سیاسی حمایت تو جاری رکھیں گے لیکن یہاں ترکی کے صدر رجب طیب ایرادوں صاحب کی بات کی گئی لیکن ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے ملک پاکستان کا اس میں کیا کردار ہے۔ دنیا میں عالم اسلام کا قلعہ پاکستان کو کہا جاتا ہے۔

ہمیں بھرپور طریقہ سے فلسطینیوں کے لیے آواز اٹھانی ہوگی۔ آج اس دنیا میں شہیدِ ذوالفقار علی بھٹو نہیں ہیں۔ اگر شہیدِ ذوالفقار علی بھٹو زندہ ہوتے، محترمہ بے نظیر بھٹو شہید زندہ ہوتی تھیں تو شاید فلسطینیوں کے لیے جو آواز اٹھائی جاتی وہ اقوام عالم میں گونjur ہوتی۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ شہیدِ ذوالفقار علی بھٹو نے اسلامی سربراہی کا نفرنس لاہور میں بلائی تھی، جس کی یادگار کا مینارِ صوبائی اسمبلی کے سامنے قائم ہے۔ اس اسلامی سربراہی کا نفرنس میں جو لوگ شریک ہوئے ان میں سے کئی قائدین کو قتل کیا گیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کو بھی ایک عالمی سازش کے تحت شہید کیا گیا۔ ان کا عدالتی قتل کیا گیا۔ افسوس کہ شہیدِ ذوالفقار علی بھٹو کا عدالتی reference آج بھی Supreme Court کے سردخانوں میں پڑا ہے اور اس پر بھی توجہ نہیں دی گئی اور انصاف نہیں دیا گیا۔

میں کہتا ہوں کہ اسرائیل اس وقت عالمی دہشت گرد بنا ہوا ہے۔ دنیا بھر میں پونے دوارب مسلم آبادی ہے اور ان پر محض پچاس یاستر لاکھ اسرائیلوں نے دہشت گردی کی انہات کی ہوئی ہے۔ تو ہمیں سوچنا ہو گا کہ ہم اپنے مظلوم فلسطینیوں کی کس طرح حمایت کر سکتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ پاکستان کی حکومت کو سفارتی بنیادوں پر دنیا کے دورے کرنے چاہیے تھے اور عالم اسلام کے ضمیر کو جھنجور ناچا ہیے تھا۔

مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ ابھی تک OIC کا سربراہی اجلاس نہیں ہوا۔ OIC کا سربراہی اجلاس ہونا چاہیے تھا اور اس میں بھرپور طریقے سے اس اسرائیلی جارحیت پر بات کرنی چاہیے تھی۔ تو میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ OIC کا اجلاس بھی بلا یا جائے اور میں آپ کے توسط سے پاکستان کے نگران وزیر اعظم سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی اپنا بھرپور role ادا کریں۔ پاکستان کی پوری قوم بنا رنگ و نسل اس وقت اپنے مظلوم فلسطینیوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر فالک ناز صاحبہ۔

Senator Falak Naz

سینیٹر فالک ناز: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ چیر مین صاحب جس طرح سب نے فلسطین کے بارے میں بات کی تو میں دو واقعے آپ کو مختصرًا سناتی ہوں جس نے ہمیں رلا کر کھ دیا ہے۔ ایک واقعہ ایسا ہے کہ ایک بچہ لا شوں کے ڈھیر میں اپنے والد کی لاش کو تلاش کرتا ہے اور پھر اس سے لپٹ کر، اپنے باپ کی یاد کو بھلانے کے لیے وہ تلاوت کرتا ہے۔ دوسرا واقعہ ایسا ہے کہ ایک ہسپتال میں ایک بچہ کو زخمی حالت میں لا یا جاتا تو وہاں ہسپتال میں درد کی medicine نہیں ہوتی۔ وہ بچہ ڈاکٹر سے کہتا ہے کہ میں اس وقت تلاوت کرتا ہوں کہ شاید تلاوت کرنے سے میرا یہ درد کم ہو جائے۔

کبھی درد ہے تو دو انہیں، جو دو اعلیٰ تو شفانہیں
وہ ظلم کرتے ہیں اس طرح جیسے میرا کوئی خدا نہیں

چیزِ میں صاحب! فلسطینیوں پر جو ظلم ہو رہا ہے اس پر پاکستان سمیت اسلامی دنیا کے حکراؤں نے کھل کر فلسطینیوں کا بالکل ساتھ نہیں دیا۔ امریکہ نے اسرائیل کا ساتھ دیا لیکن ہمارے حکر ان ڈر رہے ہیں۔ میں اس ایوان بالا میں کھڑی ہو کر یہ کہتی ہوں کہ بیت المقدس کی آزادی تک ہم فلسطین کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان شاء اللہ کھڑے رہیں گے۔ میں فلسطین کی قیادت کو بھی یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ کو پاکستانی عوام کی طرف سے جس تعاون کی بھی ضرورت ہے، ان شاء اللہ ہر قسم کے تعاون کے لیے پاکستان کی عوام تیار ہے۔ میں پاکستان کی نگران حکومت کو یہ کہنا چاہوں گی کہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔ پاکستان لا اللہ الا اللہ کا ملک ہے۔ پاکستان کے بانی قائد اعظم محمد علی جناح نے پہلے دن سے فلسطینیوں کا ساتھ دینے کا اعلان کیا تھا۔ بابائے قوم نے اسرائیل کو ناجائز ریاست قرار دیا تھا۔ بھلے ساری دنیا فلسطین کا ساتھ دے یانہ دے، ان شاء اللہ پاکستانی عوام فلسطین کا ضرور ساتھ دیں گے۔

میں اس حکومت کو کہتی ہوں امریکہ کی طرف نہ دیکھے، امریکہ سے نہ ڈرے، اللہ پر اعتماد رکھے، اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ اللہ پاک پر اعتماد کے ساتھ اعلان کریں کہ ہم فلسطین کے ساتھ ہیں اس امید کے ساتھ فلسطینی عوام کو اس مشکل وقت میں ستادن اسلامی مالک تھا نہیں چھوڑیں گے۔ اور اب وقت آگیا ہے کہ فلسطین کو اسرائیل سے آزاد کیا جائے۔ مسجد اقصیٰ مسلمانوں کا مرکز ہے۔ یہ کعبہ اور مدینہ کے بعد ہمارا ایک مقدس مرکز ہے۔ ان کی حفاظت کرنا اور ان کی حفاظت کے لیے مرننا اور جینا ایک مقدس جہاد ہے۔

جناب چیزِ میں! مسئلہ فلسطین پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے۔ یہ ایمان کا مسئلہ ہے۔ مسجد اقصیٰ ہماری عزت ہے، ہمارا ایمان ہے اور مسجد اقصیٰ کے ساتھ ہمارا رشتہ لا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہے۔ یہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش کی جگہ ہے۔ یہ حضرت داؤ اور حضرت زکریا کا محراب ہے۔ یہ وہ مقدس مقام ہے جہاں سے ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے معراج کا سفر کیا۔ اس لیے جو لا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہے، ان کے لیے مسجد اقصیٰ کی آزادی کا مشن ان کو اپنی جان سے، اپنے پچوں سے اور اپنے والدین سے زیادہ عزیز ہے۔

جناب چیزِ میں! دنیا یہ یاد رکھے گی کہ کس نے فلسطین کے حق میں بات کی اور کون خاموش رہا۔ آپ کی خاموشی ایک دہشت گردی تصور کی جائے گی۔ یہ زمین فلسطینیوں کی ہے اور اس پر اسرائیل ناجائز قابض ہے۔ اسرائیل نے ستر لاکھ مسلمانوں کو دلیں بدرا کیا ہے۔ فلسطینی عوام

چار عشروں سے بیت المقدس کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اس وقت ساری دنیا فلسطین کی طرف متوجہ ہے۔ اگر ہم سارے مسلمان مالک نے فلسطین کا ساتھ دیا تو ہم محفوظ رہیں گے اور امت مسلمہ کو بھی عزت ملے گی۔

جہاں تک سب نے اپنے لیڈروں کی بات کی تو میں بھی چاہوں گی کہ میری بھی ایک پارٹی ہے اور اب میرا بھی یہ حق بتتا ہے کہ جو role میرے لیڈر عمران خان نے ساری دنیا میں اسلام کے جھنڈے کی سر بلندی کے لیے ادا کیا ہے، اس پر میں اس کو داد دیتی ہوں۔ یہ ہمارے مسلمانوں کا ایک الیہ ہے۔ میں شہید بھٹو کو بھی مانتی ہوں اور ان کی خدمات کا اعتراف کرتی ہوں۔ میں بی بی شہید کا بھی اعتراف کرتی ہوں کیونکہ ان کے والد کی خدمات کی وجہ سے اسلامی سربراہی کا نفرنس لاہور میں منعقد ہوئی۔ پھر اسی طرح اس کے بعد ہمارے لیڈر عمران خان نے بھی بلا یا تھا۔ ہمارے اسلامی مالک کا الیہ یہ ہے کہ جو بھی عالم اسلام کے لیے آواز بلند کرتا ہے ان کا حشر سب کے سامنے ہے۔ جس طرح صدام کا حشر ہوا، جس طرح عمر قذافی کا ہوا، جس طرح عرب ممالک کے سربراہان کا ہوا۔۔۔ (T20 پر جاری ہے)

T20-31OCT2023---ASHFAQ/ED.WAQAS---5.40PM

جاری۔۔۔ سینیٹر فلک ناز۔۔۔ جس طرح عرب ممالک کے سربراہی ہیں، ان کا حشر ہوا۔ جس طرح بھٹو شہید کو چنانی دی گئی، جس طرح بی بی شہید ہوئیں۔ جناب! صدیوں بعد leaders پیدا ہوتے ہیں، بڑی مشکل سے عمران خان کی شکل میں لیڈر پیدا ہوا لیکن ان کا جو حشر ہوا، وہ بھی آپ سب لوگوں کے سامنے ہے۔

جناب! میں آخر میں اتنا کہوں گی کہ جس طرح دوسری پارٹیوں کو level playing field کو بھی PTI کو بھی level playing field کے اندر اندر 90 days کے اندر elections ہونے چاہیں جب تک پاکستان میں ایک مستحکم حکومت نہیں آتی تو اس وقت تک پاکستان میں استحکام نہیں آتا اور ہم آنکھ اٹھا کر کسی ملک کے لیے بات نہیں کر سکتے۔ میری نظر میں اس کے لیے عمران خان صاحب کے علاوہ اور کوئی leader نہیں ہے۔ آپ کا شکریہ۔
جناب ڈپٹی چیرمن: جی سینیٹر ثنا احمد کھوڑو صاحب۔

سینیٹر ثنا احمد کھوڑو: میں point of order پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب! کیا یہ مناسب نہیں ہو گا کہ اجلاس کل صحیح یادو پرہر کو رکھا جائے۔ اب جس طرح کی participation ہے، اس پر کیا ہو گا کہ ہم lip service کرنے آئے ہیں۔ یہ مناسب ہے کہ آپ کی آجائے، کل کے لیے اجلاس موخر کیا جائے۔ ویسے بھی اجلاس تین، چار دن چل سکتا ہے، پانچ دن چل سکتا ہے اور سات دن بھی چل

سکتا ہے، یہ مناسب ہو گا۔ یہ participation visible ہے، میں اس لحاظ سے گزارش کر رہا ہوں۔ جی؟ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اجلاس کو کل کے لیے adjourn کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر شار احمد کھوڑو صاحب! آپ نے کل تقریر کرنی ہے؟ آپ کی تقریر کل کے لیے رکھ لیتے ہیں۔ سینیٹر فدا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی سینیٹر افنان اللہ خان صاحب۔

Senator Afnan Ullah Khan

سینیٹر افنان اللہ خان: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ جناب! آپ کا شکریہ۔ میں آج جس موضوع پر بات کرنا چاہ رہا ہوں، یہ بہت ہی ایک تکلیف دہ subject ہے۔ پچھلے 23 دن میں Israel نے فلسطین میں بمباری کی ہے اور جو barbarism ہے جو وہاں پر انسانوں کی تفحیک کی گئی ہے۔ اس کی تاریخ میں مثالیں کم ملتی ہیں، مثالیں ہیں لیکن مثالیں کم ملتی ہیں۔ میں بالخصوص ان چھوٹے چھوٹے بچوں کی بات کرنا چاہوں گا، اتنے چھوٹے چھوٹے بچوں جیسے خوبصورت بچے ہیں جن کو بم مارے جا رہے ہیں، وہ بچوں جیسے بچے ہیں۔ ان کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ ان کو کیوں بم مارے جا رہے ہیں، ان کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ جنگ کیوں لڑی جا رہی ہے۔ چھوٹے چھوٹے دو، چار ماہ اور دو دن کے بچے کو کیا پتا ہوتا ہے کہ یہ کیا معاملہ ہے اور کیا ماجرا ہے۔ آج مسلم ممالک کے لیے اتنا افسوسناک معاملہ ہے اور بالخصوص فلسطین کا ہے کہ ہم اتنے کمزور ہو گئے ہیں۔ شاید ہم ان کے حق میں بات کر لیتے ہیں لیکن ان کی مدد نہیں کر سکتے کہ وہ بچ روزانہ مر رہے ہیں۔ روزانہ T.V report کرتا ہے کہ آج 300 بچے شہید ہو گئے ہیں، آج 500 بچے شہید ہو گئے ہیں۔ عرب ہسپتال پر حملہ ہوتا ہے، ایک اور ہسپتال پر حملہ ہوتا ہے، وہاں پر بچے شہید ہوتے ہیں، بڑے بھی شہید ہوتے ہیں لیکن میں کہہ رہا ہوں کہ ان بے چارے بچوں کا کیا قصور ہے۔ اتنے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور ان کو اس طرح مارا جا رہا ہے۔ اس کے بعد جب کوئی بولتا ہے تو کہتے ہیں کہ آپ بولیں بھی نہ، وہ کہتے ہیں کہ آپ بولیں گے تو آپ anti-semitic ہیں، آپ بولیں گے تو آپ نے قانون توڑ دیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ اس دنیا میں کیا نظام موجود ہے کہ آپ بچوں کو مار رہے ہیں، آپ ظلم کر رہے ہیں، آپ فلسطینیوں کو ان کے گھروں سے نکال رہے ہیں۔

جناب! مسجد الاقصی جو مسلمانوں کی تیسری سب سے مقدس جگہ ہے، ہماری مسجد ہے، اس کو تباہ کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ ہم دو ارب مسلمان اتنے کمزور ہیں، اگر ہم مٹی اٹھا کر Israel کی طرف پھینکیں تو وہ ختم ہو جائے گا، ہم اتنے سارے ہیں۔ ہم اتنے کمزور ہیں، اتنے بے بس اور لاچار ہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

جناب! میں آج بھی اس بات پر یقین رکھتا ہوں اور آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو دیکھیں کہ نبوروں سے فرق نہیں پڑتا، جذبہ ایمانی ہونا چاہیے، آپ میں intent ہونی چاہیے، آپ کی فتح ہو جائے گی لیکن intent ہونی چاہیے، آپ کو نکنا پڑے گا۔

جناب! فلسطین کے ایک journalist میں، اللہ تعالیٰ اس کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، وہ شہید ہو چکے ہیں۔ میں ان کی ایک بات quote کرتا ہوں، ان کی online ایک video بھی ہے، میں نے وہ خود بھی سنی ہے اور آپ بھی online جا کر اس video کو دیکھ سکتے ہیں۔ میں اس کا اردو میں ترجمہ کر رہا ہوں کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم فلسطینی لوگ مسجد الاقصی کی حرمت کے لیے قربانی دے رہے ہیں، مسجد الاقصی اور خانہ کعبہ میں کوئی فرق نہیں ہے تو ہمارے لیے مسلمان کب نکلیں گے۔ جناب! وہ جب یہ کہہ رہے ہوتے ہیں تو ان پر ہم گرتا ہے اور یہ ان کی آخری بات ہے، وہ کہتے ہیں کہ time to move تو ہم کیا کریں، ہم یہاں پر چپ کر کے بیٹھ کر صرف باقیں کرتے رہیں، مگر ٹھیک ہے۔

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ ملاقات

جناب! ہم اتنے کمزور نہیں ہیں، ہم اپنے آپ کو جتنے کمزور سمجھتے ہیں لیکن ہم کمزور ہیں۔ ہم یہ ظلم ہوتا دیکھتے رہیں اور کچھ بھی نہ بولیں۔ وہ صرف ظلم نہیں کرتے ہیں، ان کا وزیر دفاع یہ کہتا ہے کہ یہ میں نے خود سنایا ہے، یہ broadcast پر international media ہوا ہے کہ فلسطینی human animals ہیں، یہ انسان نہیں ہیں، یہ ان کا وزیر دفاع کہہ رہا ہے۔ ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے پاس ایسی ہتھیار بھی ہیں، ہمارے پاس دنیا کی ساتوں یا چھٹی طاقتوں فوج بھی ہے، ہم نے بڑی جنگیں بھی لڑی ہیں۔ یہ debatable ہے لیکن ہم نے افغان مجاہدین کی بھی مدد کی، ہم نے وہاں پر جنگیں لڑیں لیکن اور بھی بڑے مسائل رہے۔

جناب! ہم نے 1973 میں Yom Kippur War میں pilots بھیجے، جنہوں نے وہاں پر بڑا زبردست کام کیا۔ ہماری ایک history ہے، ہمیں اس کو اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے۔ میں آپ کو تین دن پرانی بات بتا رہا ہوں، Israel کا وزیر اعظم کہتا ہے، بائبل میں کا الفاظ ہے، Amalek کا مطلب ہوتا ہے کہ ان کی عورتیں، بچے، مرد، دودھ پیتے بچے اور بوڑھوں سب کو قتل کر دو even ان کے

livestock جانوروں کو بھی قتل کر دو۔ وہ کہتا ہے کہ میں call کرتا ہوں لیکن وہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہم 23 لاکھ فلسطینیوں کو غزہ میں قتل کریں گے۔ وہ white phosphorus bombs بر سار ہے ہیں جو international قانون کے مطابق ban ہیں، یہ skin کو جلاتا ہے تاکہ آپ کو مرنے سے پہلے نکلیف زیادہ ہو، وہاں پر یہ بربریت کی جا رہی ہے۔ ہم یہاں پر بیٹھے ہیں، ہم تو مسلمان ہیں۔ کیا ہم بھول گئے کہ ہم نے مرنा ہے، کیا ہم بھول گئے ہیں کہ اس کا جواب دینا پڑے گا؟ یہ ایسا نہیں ہونا، کیا ہم یہ بھول گئے ہیں کہ آخرت نے آنا ہے، ان چیزوں کا جواب دینا پڑے گا۔ یہ ظلم ہوتا رہے اور ہم چپ رہیں۔

جناب! وہاں پر ابھی تک 3300 بچے شہید ہو چکے ہیں اور United Nations میں جب قرارداد پیش ہوئی تو اس پر voting ہوئی، مجھے exact numbers یاد نہیں ہیں لیکن 120 ممالک نے اس قرارداد کے حق میں votes دیے اور support کیا۔ تقریباً 14 ممالک نے اس قرارداد کے خلاف votes دیے اور 45 ممالک نے abstain کیا۔ یہ قرارداد پیش ہوئی کہ humanitarian truce کیا جائے، یہ قرارداد ہے تو Israel کے سفیر نے وہاں پر وہ قرارداد پھاڑ کر ان کے منہ پر ماری اور جب یہ قرارداد pass ہوئی تو سب سے زیادہ خوفناک بمباری غزہ میں کی گئی۔ یہ ان کی حقیقت ہے جب پوری دنیا کہہ رہی ہے کہ آپ رک جائیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ جب دنیا نے کہا کہ رکو تو ہم نے اور بندے مارے اور لوگوں کو شہید کیا۔

جناب! میں اس کے علاوہ ایک اور بات کو ذرا highlight کرنا چاہوں گا۔۔۔ آگے۔۔۔ T21

T21-31 October 2023 Tariq/Ed: Mubashir. 05:50 pm

سینیٹ افغان اللہ خان۔۔۔ جاری۔۔۔ دنیا نے کہا کہ رکو تو ہم نے اور لوگوں کو شہید کیا۔ میں اس کے علاوہ ایک ایک بات کو highlight کرنا چاہوں گا، میں نہیں چاہتا کیونکہ یہ ذرا سی اسی بات ہو جائے گی لیکن ایک دو باقی درست ضرور کرنا چاہوں گا۔

بار بار عمران خان صاحب کی بات ہوئی۔ عمران خان صاحب کے دو brothers-in-law Zac Goldsmith and Ben Goldsmith کے بارے میں جماں صاحبہ یہ فرمائی ہیں کہ وہ ان کے باپ کی طرح ہیں۔ آپ جا کر ان کا twitter account کھول لیں اور دیکھ لیں کہ وہ وہاں پر کیا باتیں کر رہے ہیں۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ انہیں قتل کرو۔ جہاں اس کے پچ پل رہے ہیں وہاں وہ اسلام نہیں لاسکا، وہ پاکستان میں لے کر آئے گا؟ تم نے اپنے بچوں کو تو صحیح تربیت نہیں دی، تم ہمیں یہاں پر اسلام کے بھاشن دیتے ہو۔ عمران خان اس ملک کا واحد حکمران ہے جب اسے اندر کیا تو اس کی اسرائیل نے support کی ہے۔ آج تک پاکستان میں یہ نہیں

ہوا کہ officially Israel support کرے۔ ان لوگوں کو شرم آنی چاہیے۔ کیا Lawrence of Arabia کی تاریخ بھول گئے۔ مجھے بتائیں کہ Lawrence of Arabia کون تھا، کیا وہ باہر سے ایجنت بن کر نہیں بھیجا گیا تھا اور اس کی سازش کی وجہ سے اسرائیل بنایا گیا۔ کیا ہم اتنے بے وقوف ہیں۔ یہ یہاں پر بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ آپ کی یہ حقیقت ہے کہ آپ اپنے گھر میں اسلام نہیں لاسکے ہیں، باہر کیا لے کر آئیں گے۔

جناب چیئرمین! اس وقت مجھ سے senior Senators مشاہد حسین سید صاحب اور رضا ربانی صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں، میری یہ تجویز ہے کہ ایک delegation مصر بھیجا جائے، غزوہ کے ساتھ border رنج لگتا ہے اس کا visit کیا جائے یہ ایک United Nations کے Secretary General کی وجہ سے تھوڑی aid نہیں جا رہی symbolic بات ضرور ہو گی۔ تھی تو انہوں نے خود push کر کے aid اندر لے جانے کی کوشش کی، جس کی وجہ سے تھوڑی aid وہاں پہنچ سکی۔

جناب چیئرمین! وہاں پر حالات بہت خراب ہیں۔ 23 لاکھ لوگ آباد ہیں، وہاں پر پانی اور بجلی بند ہے۔ ان کے اوپر سے بھم بر سائے جا رہے ہیں، اسرائیل روزانہ ان کے اوپر آگ برسا رہا ہے اور ہم یہاں بیٹھ کر ان کا پانی اور بجلی نہیں کھلواسکتے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ کیا ہم سمجھتے ہیں کہ ان تمام چیزوں کا کوئی حساب کتاب ہی نہیں ہے۔ میں ایک اور بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ایک فلسطینی نے یہ بات ٹیلی وژن پر آکر کہی ہے وہ میں پڑھ دیتا ہوں اور یہ بڑی اہم بات ہے۔ “Tell Muslim countries not to offer funeral prayers for us, we are alive and you are dead.” نہ پڑھیں کیونکہ ہم تو زندہ ہیں، ہمارا ایمان ہے کہ شہید تو زندہ ہوتا ہے مگر آپ مر چکے ہیں اور اصل میں ہم مر چکے ہیں۔ اگر یہ بچے اس طرح مرتے رہے اور ہم نے کچھ نہیں کیا تو ہم مر چکے ہیں کیونکہ یہ ظلم ہے۔ یہ ظلم ہے جو وہاں پر ہو رہا ہے اور جو ظلم کے خلاف آواز نہیں اٹھاتے وہ بزدل ہیں۔ اپنی چھوٹی چھوٹی مصلحتوں کے لیے اگر آپ ظلم کے خلاف آواز نہیں اٹھاتے تو آپ بزدل ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی کوئی اور speculation نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! ہم اکثر یہ بات کرتے ہیں کہ کعبہ ہمارے لیے کتنا ہم ہے۔ مسجد نبوی کے بارے میں ہم کتنی بات کرتے ہیں کہ ہمیں کتنی محبت ہے، ہم نعتیں پڑھتے ہیں کہ ہم وہاں پہنچ جائیں۔ فلسطینی کہتا ہے اور یہ درست ہے کہ پہلے تو کعبہ مسجد اقصیٰ تھی، اس میں کوئی فرق نہیں ہے تو وہ صحیتیں جو ہم کہتے تھے اس کا اچار ڈالنا ہے۔ مجھے ایک اور بات بتائیں کیونکہ میں یہ بات historical perspective میں رکھ رہا ہوں۔

ہوں، اسلام کے اندر کوئی ایسی prophecies بھی ہیں، اس بات کا بڑا مکان ہے کہ وہ مسجد اقصیٰ گرادیں گے تو کیا ہم چپ کر کے بیٹھے رہیں گے۔ اگر مسجد اقصیٰ کے گرانے پر بھی ہم خاموش رہے تو وہ مسجد نبوی کے پاس پہنچیں گے تو کیا ہم تب بھی چپ بیٹھیں گے۔ پھر اس مسلمانی کا ہم اچار ڈالیں۔ اس ایمان کا ہم کیا کریں کہ اتنا ظلم ہو رہا ہے، ہم صرف یہاں پر نعمتیں پڑھتے رہیں گے۔ جن لوگوں نے پیغمبروں کا قتل کیا گیا ہوا اور صرف قتل نہیں کیا ہوا سے celebrate بھی کیا ہوا اور آج تک وہ celebrate کرتے ہیں۔ یہ لوگ پیغمبروں کے قاتل ہیں، جنہوں نے پیغمبروں کو نہیں چھوڑا، جن پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ نے ان کی فلاح کے لیے بھیجا تھا، انہوں نے ان کو نہیں چھوڑا تو آپ کے خیال میں کیا وہ بچوں کو چھوڑیں گے۔ یہ ہمارا بھی امتحان ہے۔ یہ ہم سب کا امتحان ہے۔ اس سب پر سوال ہو گا کہ ظلم ہو رہا ہے، یہ تھوڑا سا وقت ہے، یہ ہماری آزمائش ہے، اس پر اللہ تعالیٰ ہم سے سوال ضرور پوچھیں گے کہ تمہارے پاس زبان تھی، کیا تم نے کچھ بولا، تمہارے پاس ہاتھ تھے، تم نے کیا کیا؟ کیا ہم صرف اس ظلم کو دیکھتے رہیں گے اور کچھ نہیں کریں گے۔ ایسا تو نہیں ہے اور ہم اتنے کمزور نہیں ہیں جناب چیز میں۔ آج مسلم ممالک کی wealth کو اگر ملا جائے تو یہ بہت بڑی wealth بتی ہے۔ آج مسلم ممالک کی افواج کو ملا لیا جائے تو یہ بہت بڑی فوج بتی ہے، اسلحے کی بھی کوئی کمی نہیں ہے، ہم nuclear power بھی ہیں مگر ہم اپنی مصلحتوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہمیں پھنسایا ہوا ہے، کہیں ہمیں IMF کے چکر میں پھنسایا ہوا ہے، اسی طرح سے مصر اور باقی ممالک کو بھی پھنسایا ہوا ہے اور ہم پھنسنے ہوئے ہیں۔ ہمیں سامنے نظر آ رہا ہے، ایک چیز سامنے نظر آ رہی ہے، وہ وہاں پر نہیں رکیں گے، وہ آگے بڑھیں گے یہ میں آپ کو بتا رہا ہوں کیونکہ انہوں نے ٹیلی وژن پر آکر جو باتیں بول دی ہیں اور وہ openly بول رہے ہیں کہ ہم کی Isaiah Prophecy کو پورا کریں گے۔ آپ کو پڑھ لیں کہ اس میں کیا ہے۔ Western hypocrisy شرم ناک ہے کہ آپ کو یوگرین کے گورے بچے تو نظر آ رہے ہیں، فلسطینی بچے آپ کو نظر نہیں آتے۔ آپ ہمیں human rights and child labour کا درس دیتے ہیں، آپ ہمیں درس دیتے ہیں کہ آپ کو یہ کرنا چاہیے اور یہ نہیں کرنا چاہیے۔ یہ ہیں آپ آپ کے دیئے ہوئے بھوں سے وہ مر رہے ہیں۔ جو اسلحہ اسرائیل کو provide کیا جا رہا ہے وہ امریکہ اور برطانیہ سے آتا ہے۔ وہ champion کے human rights کے rights on the face ہماں ہیں، کیا ہمیں lecture کے rights ہمیں بتیں یہ ساری تنظیموں کا مقصد کوئی اور ہوتا ہے، یہ ہمیں بے وقوف بنانے کے لیے ہوتی ہیں کہ بڑے ان کی حقیقت سامنے آتی ہے کہ ان تمام تنظیموں کا مقصد کوئی اور ہوتا ہے، یہ rights کا معاملہ ہے۔ اس طرح سے ہمیں بے وقوف بنا یا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! اسرائیل کی intelligence کا ایک document leak ہوا ہے، یہ بات news پر report ہوئی ہے کہ ہم غزہ میں اتنے بم ماریں گے کہ ان کو مصر کے ساتھ کا علاقہ صنائے میں جانا پڑے گا۔ یہ ان کا plan ہے۔ ظاہر ہے مصراں پر تیار نہیں ہے کیونکہ ان کے ملک میں 23 لاکھ لوگ آ جائیں گے۔ وہ اس پر رک نہیں رہے ہیں، آپ ان کی ویڈیو زنکال کر دیکھ لیں کہ انہوں نے carpet bombing کی ہے۔ ایک طرف کہتے ہیں کہ ہم حmas کے پیچھے جا رہے ہیں اور دوسری جانب آپ carpet bombing کر رہے ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ جب یہ carpet bombing ہو گی تو اور لوگ شہید ہوں گے، اور بچوں کو شہید کیا جائے گا کیونکہ آپ خاموشی سے بیٹھیں رہیں۔ ہر پاکستانی اپنے آپ سے یہ سوال پوچھ لے، چاہے کوئی سیاستدان ہو، نج ہو، جرنل ہو، کوئی امیر آدمی ہو یا کوئی بھی ہو، وہ اپنے آپ سے یہ سوال پوچھ لے، اگر اس میں ایمان ہو گا تو اسے اس کا جواب ضرور ملے گا۔ ہمارے پاس ایک مثال بھی موجود ہے، میں آپ کو زیادہ پرانی تاریخی مثال نہیں دے رہا بلکہ ابھی کی دے رہا ہوں۔ کیا نہتے افغانوں نے امریکہ کے خلاف جہاد نہیں کیا۔ وہ نہتے تھے، ساری دنیا کی طاقت اکٹھی کر کے ان پر بم مارے گئے لیکن آخر میں کس نے prevail کیا؟ سوال یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کام کروالیتے ہیں، وہ غیر مسلم سے بھی کروالیتے ہیں لیکن ہمارے لیے یہ موقع ہے کہ ہمیں قرآن اور سنت میں جو کچھ بتایا گیا ہے ہم اس پر عمل کریں ورنہ یہ جو آگ لگی ہے یہ ہمارے گھروں تک پہنچے گی۔ جو بہادر ہوتا ہے وہ ایک مرتبہ شہید ہوتا ہے اور بزدل روزانہ مرتا ہے تو ہم روزانہ مرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ یہ آگ جو وہاں پر لگائی جا رہی ہے یہ پھیلے گی، ان کا جو plan ہے میں اس کے مطابق آپ کو بتارہا ہوں۔ آگے جاری۔۔۔ (T-22)

T22-31 OCTOBER 2023 Mariam/Waqas 06:00 p.m.

(جاری)۔۔۔ سینیٹر افغان اللہ خان: جو آگ وہاں پر لگائی جا رہی ہے یہ پھیلے گی جو ان کا plan ہے اس کے مطابق آپ کو بتارہا ہوں آگے اللہ بہتر جانتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں اس پر کروں گا کہ ہمیں صرف سیاسی، اخلاقی اور Diplomatic support سے معاملے کو آگے لے کر جانا چاہیے۔ ہمارے فلسطین کے بھائی بہن ہیں ان کو ہمیں militarily support کرنا چاہیے، یہ ان کا right ہے کہ ان کی militarily help کی جائے، یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ان پر بم مار دیں اور آپ انہیں آغا بھیج دیں، وہ بم مار رہے ہیں اور آپ انہیں کھلو نے بھیجیں۔ وہ بم مار رہے ہیں آپ بھی ان کو بمب دیں تاکہ وہ اپنادفاع توکر سکیں، اصولی طور پر تو عالم کا ہاتھ روکنا چاہیے مگر چیزیں آپ اتنے کمزور ہیں یہ نہیں کر سکتے بہت ساری وجوہات ہیں لیکن کم از کم اتنا تو ہم کر رہی سکتے ہیں پہلے بھی ہم کامیابی کے ساتھ کر چکے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Senator Gurdeep Singh.

Senator Gurdeep Singh

سینیٹر گردیپ سنگھ: آج جس طرح فلسطین کے حوالے سے ہمارے سینیٹر نے بات کی میں اس کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں گا یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس انداز سے اسرائیل ظلم کر رہا ہے اور جو انسانیت کے خلاف ہیں ہم اس کی مذمت تو کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح فلسطین میں خواتین، بولٹھے، بچے ان کو مارا جا رہا ہے اور جس طرح شہریوں پر بم گرائے جا رہے ہیں یہ نا انصافی ہے۔ کسی بھی قانون یا مذہب میں اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ اس طرح civilians پر attack کریں۔ لڑائی لڑنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے تو ان کا مقصد کیا ہے ہم نے اس چیز کو دیکھنا ہے۔

اسرائیل کے ساتھ جو ملک کھڑے ہوتے ہیں ہمیں ان کے ساتھ boycott کرنا چاہیے اور ہمیں ان کو بتانا ہے کہ اگر آپ فلسطین پر ایسے ظلم کریں گے تو وہ کھلی دھشتگردی ہے، یہ انسانیت کے خلاف ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ہمارے مذہب میں بابا گورو نانک نے یہ کہا تھا کہ انسان انسانیت کی خدمت کرے گا۔ جب انسان کی خدمت آپ نہیں کر سکتے ہیں تو دنیا کو آپ کیا پیغام دینا چاہتے ہیں۔ جس طرح دنیا کا امن تباہ ہو رہا ہے اس وقت ہمارے جتنے مسلم ممالک ہیں میں ان کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ خدار آپ اس پر آواز اٹھائیں اور کھڑے ہو جائیں۔ آج یہ فلسطین پر ظلم کر رہے ہیں کل کسی اور پر کریں گے، یہ اسرائیل کے ناپاک عزائم ہیں ہمیں ان کو سبوتاث کرنا چاہیے اور ان کو بھرپور جواب دینا چاہیے کہ جس طرح ہماری حکومت ہے، ہماری پاکستانی عوام ہے، ہم سب نے مل کر نہیں یہ بتانا ہے اور اسرائیل کے جو بھی supporter ہیں ان کو بھی ہم نے سمجھنا ہے کہ آپ ایسا نہ کریں کیونکہ یہ جو ظلم ہو رہا ہے یہ انسانیت کے خلاف ہے۔

آپ کیوں اتنا ظلم کر رہے ہیں خاص طور پر بچوں اور بولٹھوں کو آپ نہیں بخش رہے یہ آپ کا کون سا نظام ہے، کون سا مذہب ہے ہمیں یہ بتائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے آج اس House کے توسط سے بات کرنی ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ میرے طرف سے یہ suggestion ہے کہ اسرائیل کے ساتھ جو بھی ملک کھڑے ہیں ان کے سفیروں کو بھیجا چاہیے ان کو ایک پیغام دینا چاہیے کہ ہم یہ ظلم برداشت نہیں کریں گے۔ ہم اور تو کچھ نہیں کر سکتے ہیں تو ان کو واپس بھیج دیں تاکہ یہ پیغام ہماری طرف سے چلا جائے کہ پاکستان بھی ایک ملک ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایتم بم سے نوازا ہے۔ ہماری بہت بہادر فوج ہے اور فوج اس طرح کے اقدام کرے گی تو میرے خیال سے یہ اسرائیل کے منہ پر ایک تھپٹ پڑے گا اور ان کے عزم کو کمزور کرے گا۔

جس طرح میرے Colleague نے عمران خان کے بارے میں کہا میں سب بھائیوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں جو بھی لیڈر آتا ہے وہ اپنے ملک کے لیے سوچتا ہے اور وہ اپنی عوام کے لیے سوچتا ہے۔ ایسا کوئی بھی لیڈر نہیں ہو سکتا جو اپنے ملک اور عوام کے لیے غلط سوچے یا وہ اپنے ملک کے لیے اچھا کام نہ کرے۔ یہ کسی کی بھی سوچ نہیں ہوتی ہے۔ جس طرح ہم نے اس ملک کو دیکھا ہے اور اس قوم کو دیکھا ہے اور ہم نے یہاں ہونا ہے اور جب ہم یہاں ہوں گے تو دنیا کی کوئی طاقت بھی ہمیں نہیں رلا سکتی ہے اور نہ ہی ہمارے عزائم کو پس کر سکتی ہے۔ میری تمام colleagues سے درخواست ہو گی کہ کسی بھی لیڈر کے خلاف ایسے الفاظ استعمال نہ کریں کہ وہ کسی اور کو برے ٹلیں۔ یہ House of House Pakistan کا ہے ہم نے پاکستان کی نمائندگی کرنی ہے اور جس طرح عمران خان نے اقوام متحده میں ایک بات کہی تھی (عربی)۔۔۔ کہ جو بھی گستاخی کرے گا تو ہمارے دل کو دکھ پہنچتا ہے تو اس کو ہم برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔ لیڈر جو بھی ہوتا ہے ہم کسی بھی specific case میں نہیں جانا چاہتے، لیڈر وہ ہوتا ہے جو اپنے ملک، قوم اور مندہب کی بات کرے۔ میں سب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے ایک platform پر کھڑا ہونا ہے اور اس چیز کو ان کے سامنے رکھنا ہے تاکہ اس ظلم کو روکا جاسکے اگر ہم اسی طرح بتیں کرتے رہیں گے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور ہی فلسطینی بھائیوں کو کوئی فائدہ ہو گا اور نہ ہی ہمارے لیے کچھ ہو گا۔ سب سے پہلے ہم نے اپنے آپ کو مستحکم کرنا ہے، اس کے بعد ہم نے فلسطین کے لیے آواز اٹھا نی ہے اور اقوام متحده کو یہ بتانا ہے کہ یہ اس ظلم بند ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مسٹر صاحب آپ سینیٹر زکے بعد بات کریں گے؟ ٹھیک ہے۔ سینیٹر پلواشہ۔

Senator Palwasha Mohammad Zai Khan

سینیٹر پلواشہ محمد زیٰ خان: ہم نے پہلے دن اس Session کے آغاز پر ایک فاتحہ پڑھی تھی فلسطین کے شہیدوں کے لیے وہ فاتحہ تو ہم نے پڑھ دی اور شاید ان شہیدوں کو ہماری اس فاتحہ کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ شہادت کے اتنے بڑے اور اعلیٰ مقام پر ہیں کہ ان کو فاتحہ کی ہماری طرف سے ضرورت نہیں ہے لیکن ایک اور فاتحہ ہمیں پڑھ دینی چاہیے مسلمان دنیا کے حکمرانوں پر اور OIC organization پر اس پر بھی ہم یہاں فاتحہ پڑھ دیں۔ یہ Organization جو ہے اس کا آج کے حالات کے تناظر میں کوئی مقصد نہیں، کوئی مطلب نہیں اور یہ صرف مسلمان دنیا کے ایمان کا تماشہ بنانے کے اور کسی کام کی نہیں۔ اس طرف سے چند بتیں بہت صاف ہو گئی ہیں Nethanyahu نے اس بات میں کوئی شک نہیں چھوڑا اور کھل کر کہا ہے کہ یہ جنگ اب اسرائیل اور فلسطین کی نہیں ہے، اس نے کھل کر کہا ہے کہ یہ جنگ اب اسلام اور مغرب کی جنگ ہے۔

Nethanyahu نے چند دن پہلے اپنی قوم سے خطاب کیا اس میں اس نے ایک clear message دیا سنئے اور سمجھنے والوں کے لیے۔ جیسے ابھی سینیٹر افان اللہ نے کہا کہ جنگ عمالیک کے خلاف ہے اور ان کی Jewish Bible میں عمالیک وہ ہیں جن کے وودھ پیتے بچے، مرد اور عورتیں، بھیڑ، بکری، اونٹ، گدھے اور ہر زندہ چیز واجب القتل ہے اور زندہ نہیں رہنی چاہیے۔ یہ بات کسی مسلمان کے منزہ سے نکلتا تو اس پر Islamic Fundamentalism اور ملا ہونے کا اور Islamophobia جوان کے اندازہ پڑتا ہے اس کا الراہم لگتا لیکن وہ آج کہتا ہے مذہبی حوالے دیتا ہے، اپنی طرف سے مذہب کی جنگ قرار دیتا ہے اور مسلمان خاموش ہیں۔ مسلم امہ کے لیے اس سے زیادہ شرم کا مقام نہیں ہو سکتا، ان کو آج شرم سے ڈوب مرننا چاہیے۔

آج سے زیادہ کمزور شاید تاریک میں یہاں علماء ہیں ان سے پوچھیں کہ کیا مسلمان آج سے زیادہ کبھی کمزور تھے کہ سب کچھ ہونے کے باوجود ان کی زبانیں نہیں کھلتیں۔ ایک طرف بچے ماؤں کے پیٹ میں قتل ہو رہے ہیں اور دوسری طرف گانے بجانے کی محفلیں، شرم کا مقام ہے۔ امریکہ میں ایک سات سال کے بچے کے پیٹ میں 26 دفعہ چریاں ماری گئیں، 26 وار سات سال کے بچے کے جسم میں، بتائیے یہ کس کے خلاف تھا؟ وہ فلسطینی ماں کا بچہ تھا۔ اس کو بھی چھوڑ دیں وہ تو فلسطینی تھا۔ کل ایک پاکستانی--- (جاری)

T23-310CT2023 FAZAL/ED: Faheem Ahmed 06:10 PM

سینیٹر پلوشہ محمد زینی خان جاری ہے۔ کل ایک پاکستانی نژاد ڈاکٹر جہاں آرا کو بھی چاقوؤں کے وار سے قتل کیا گیا۔ کیا وہ اس جنگ کا حصہ تھی۔ نہیں، لیکن وہ سماء لیگ میں شامل تھی کیونکہ وہ مسلمان تھی۔ یہ سمجھ لیجیے کہ جن ممالک کے جھروٹ میں یہ جنگ جاری ہے اور وہ خاموش ہیں جن کے سامنے بچ ذبح ہو رہے ہیں لیکن ان کے دل نہیں دہلتے۔ ان کو یہ سمجھ آنا چاہیے کہ یہ نسل کشی صرف فلسطینیوں کی نہیں ہے بلکہ یہ bombing کرتے رہیں گے اور آگ بر ساتے رہیں گے جب تک ہر زندہ فلسطینی موت کی نیند نہ سو جائے یا اجتماعی قبروں میں دفن نہ ہو جائیں تب تک یہ قتل و غارت نہیں رکے گا کیونکہ اس کی پشت پر پورا مغرب کھڑا ہے۔ ان غربیوں کی پشت پر ان کے ایمان کے علاوہ کوئی نہیں۔ ہم بھی نہیں۔

جناب چیئرمین! ہم یہ اپنی ذات کے لیے نہ سوچیں۔ اگر ہم تھوڑی دیر کے لیے اپنی ذات کے لیے selfish ہو جائیں تو نہ بھولیں کہ ہمارے ہمسائے میں نیتن یا ہو کا ایک بغل بچہ مودی نام کا بیٹھا ہوا ہے۔ مت بھولیں کہ انہوں نے کیا stance یا ہے۔ انہوں نے نہر اور گاندھی

کا stance نہیں لیا۔ مودی نے کھل کر اسرائیل کی support کی۔ ہندوستانی بخداوگی ہیلی جو امریک کی presidential امیدوار ہے وہ روز زہراگتی ہے۔ وہ کون ہے۔ وہ بھارتی ہے۔ جناب چیئرمین! بھارت کینیڈا میں خالصتانی سیکیووں کے قتل میں رنگے ہاتھوں پکڑا گیا ہے۔ اس وجہ سے اپنی خفت چھپانے کے لیے وہ مغرب کا پالتو کتا بنا ہوا ہے اور وہ بڑھ بڑھ کر اس قتل و غارت کی حمایت کر رہا ہے کیونکہ اس کی آنکھیں ہماری طرف ہیں۔

جناب چیئرمین! اب آپ کو 1984 والا واقعہ یاد کراؤں گی۔ جب آپ کائیوں کلیسٹر پرو گرام بن رہا تھا تو کہوٹہ پر بمباری کی ایک سازش تیار ہوئی جس میں اسرائیلوں نے بھارتی جام گر کی میں سے اڑ کر کہوٹہ کو نیست و نا بود اور تھہ و بالا کر دیا تھا۔ اس کی اجازت وزیر اعظم اندر اگاندھی نے خود دی تھی۔ یہ کام تو وہ اس وقت نہیں کر سکے تھے لیکن کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ابھی ان کے دل میں وہ خواہش نہیں ہے؟ کیا آپ یہ نہیں سمجھتے کہ بھارت اور مودی کی حرکتوں سے وہ شہر نہیں پکڑ رہا ہے۔ آپ اپنی سکیورٹی کے بارے میں selfish ہو کر سوچیں۔ چلیں ہم تو بطور مسلمان نظر آتے ہیں۔ اس کو ایک منٹ کے لیے چھوڑ دیں۔ کیا آپ کو مودی چھوڑ دے گا۔ کبھی بھی نہیں۔

جناب چیئرمین! فلسطینیوں کے لیے ہم کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ ہم ان کے لیے کچھ کرنا نہیں چاہتے لیکن پاکستان کی طرف سے کوئی کمزور response ہمارے اپنے لیے بھی زہر قاتل ہے۔ یہ وجہ میں نے آپ کو بتائی۔ لہذا، شرم کا مقام ان لوگوں کے لیے ہے کہ ایک طرف غزہ میں وحشیانہ موت رقص کر رہی ہے۔ غزہ والے سینہ چوڑا کر کے اس کو گلے لگا رہے ہیں کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ مرننا ہے تو پھر وہ میریں گے۔ شہادت قبول کریں گے۔ کھلے دل سے کر رہے ہیں۔ دوسری طرف عرب دنیا میں قبرستان سے زیادہ سناتا ہے۔ موت سے گہرائیا ہے۔ حیرت ہے ان ملکوں پر جن کی سرحدیں ان کے ساتھ ہیں اور ان کو یہ یقین ہے کہ نیتن یا ہو ہماری طرف نہیں آئے گا۔ جو لوگ ہم سمیت خاموش تماشائی ہیں وہ یہ جان لیں کہ یہاں پر نہیں رکیں گے۔ یہ ہر اس ملک پر وار کریں گے جو آج کسی خوف یا کسی لائچ کی وجہ سے خاموش ہے۔ یہ ہر اس ملک پر وار کریں گے۔ یہ جب اپنے مذہبی حوالے دیتے ہیں تو ہم کیوں نہیں دے سکتے۔ اگر یہ مذہبی جنگ ہے تو ٹھیک ہے ہمارے مذہب میں تو جہاد ہے۔ کیوں آپ شرما تے ہیں؟ جناب چیئرمین! اگر فلسطینیوں کا چراغ بجھایا جا رہا ہے اور عرب ممالک اور ساری مسلمان دنیا خاموش ہے تو آپ یہ یاد رکھیں کہ چراغ سب کے بھیں گے۔ وہ بھی نہیں بھیں گے۔

جناب چیئرمین! وہ peace talks and two nations solution یا گمراہ کن ہے۔ 1972 میں جب حزب اللہ اور حماس نام کی کوئی تحریک موجود نہیں تھی۔ ایران میں بھی اسلامی انقلاب peace talks?

اس وقت نہیں آیا تھا اس وقت ایک حنفی مصنف اور شاعر تھے جس کو بعد میں اس کی چودہ سالہ بھانجی کے ساتھ اسرائیلیوں نے شہید کیا تھا۔ اس نے تاریخی جملے لکھے تھے۔ اسرائیلیوں کے ساتھ peace talk ایسے ہی ہے جیسے گردن اور تلوار کے ساتھ گفت و شنید ہو۔ کونے peace talks? جو آپ جانوروں سے بھی کم سمجھتے ہیں۔ جو آپ کو بر باد کرنے کو ایک مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ تو کیا مسلمانوں پر یہ فرض نہیں ہے کہ ایسے ماحول میں وہ کھڑے ہوں کہ ہم سب کچھ بھول گئے ہیں۔ اس شہید نے بالکل ٹھیک کہا تھا۔ آج کا جرم مولیٰ کی طرح وہ کٹ رہے ہیں۔ کل ہماری بھی باری آئے گی۔ ہم اپنے بچوں کو گرم بستروں میں لے کر رات کو سوتے ہیں اور ہمیں احساس نہیں ہوتا کہ وہاں پر اس گھری کیا ہو رہا ہے۔ تو کیا ہم فکر جائیں گے؟ نہیں، یہ ہماری کمزوری ہے اور ہماری یہ کمزوری گردانی جائے گی۔

جناب چیزِ میں! آج کوئی آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ روکنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ ان کا ہاتھ روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ ہم دو ارب سے زیادہ ہیں۔ وہ مجبور اور پسپا ہیں لیکن ہم سے زیادہ کمزور کوئی نہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا کمزوری ہے کہ تمام تر تیل اور گیس کے ذخائر عرب مالک میں ہیں۔ اللہ کی نعمتوں کی عربوں پر بارش ہے۔ ہم تو چلیں IMF کے trap میں پھنسنے ہیں۔ تم پر تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بارش ہے۔ تم تو دون کے لیے تیل بند کر دو تو دنیا لاث جائے گی۔ مگر نہیں، تم تو ان کے جہازوں کو بھی تیل فراہم کر رہے ہو جن کے ذریعے ہم اور مزائل ان بچوں، عورتوں اور مردوں پر برسائے جا رہے ہیں۔ وہ کیوں بند نہیں ہو سکتا۔ وہ تیل کی فراہمی دون کے لیے اسرائیلی جہازوں تک بند ہو جائے تو ان کی عقل ٹھکانے لگ جائے گی۔

جناب چیزِ میں! جو تصویر ہیں آتی ہیں۔ بچے ماوں کو پکارتے ہیں۔ ماوں کی رو جیں تڑپتی ہوں گی۔ ہم سب مائنیں ہیں۔ ملے تلے جسم دبے ہیں۔ کبھی ہم سوچ سکتے ہیں کہ ہمارے بچے اس جگہ اور مقام پر ہوں تو ہم کیا کرتے؟ جناب چیزِ میں! آگ کے اس سمندر میں ایک اچھی بات ہے کہ عالمی قوانین کا بھی جنازہ نکلا ہے۔ آج کے بعد کسی مغربی ملک اور دنیا کے مختلف مالک میں کانفرنسوں میں شرکت کے لیے ہم بطور سینیٹر جاتے ہیں تو ہم وہاں پر human rights پر، کسی چیز پر کوئی بجا شان نہ سنیں۔ کسی عالمی قانون کی آج کے بعد کوئی حیثیت نہیں رہی۔ آپ اپنے زور پر قانون قائم کریں اور ہم اپنے زور پر قانون قائم کریں گے۔ لہذا، نیتن یا ہو بھی یہ سمجھ لے کہ یہ جنگ تو اس نے شروع کی۔ ہم بھی برسار ہے ہیں۔ لوگوں کو بھی شہید کرو رہا ہے۔ 8000 افراد بھی جان سے گئے ہیں لیکن جتنا ایک اسرائیلی کو اس نے اس دنیا میں غیر محفوظ کر دیا ہے وہ بھی بھی تاریخ میں نہیں ہوا کیونکہ سو شل میڈیا ہے۔ ہر مسلمان اپنے گھر میں فون پر یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ داغستان میں کیا ہوا؟ وہ بھی ہماری طرح کے مسلمان تھے۔ ایک چھوٹا سا واقعہ ہوا۔ وہ ہم سے چھوٹا ملک ہے۔ نیوکلیئر پاور بھی نہیں ہے لیکن آپ نے دیکھا کہ کیا ہوا؟ لہذا،

اس رائیل ایک ایسی جنگ میں اپنے آپ کو جھوکنے جا رہا ہے جہاں پر اندر جانے کے لیے تو اس کے پاس 100 راستے ہیں لیکن باہر نکلنے کا ایک بھی راستہ نہیں پچے گا۔ یہ بات حدیث شریف میں بھی ہے کہ عربوں کے لیے بڑی تباہی بیان کر دی گئی ہے۔ شاید یہی وہ گھٹری ہے کہ جب عربوں کے اس سے زیادہ کیا تباہی ہو گی۔ لگتا یہی ہے کہ یہی وہ گھٹری ہے۔

جناب چیئرمین! افسوس یہ ہے کہ کہاں گئے وہ لیڈر ان جو اس رائیل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے تھے۔ جب محترمہ بے نظر بھٹو نے کہا کہ میں غرہ جاؤں گی۔ تو وہاں پر Yitzhak Rabin نے کہا کہ اجازت لو۔ انہوں نے کہا کہ میں اجازت نہیں لوں گی۔ انہوں نے کہا کہ تم کون ہو اور کس طریقے سے اعلان کرتی ہو کہ تم آؤ گی۔ محترمہ نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔ یہاں جب یا سر عرفات آئے تو یہی ملک تھا۔۔۔ (آگے T24 پر جاری ہے)

T24-31Oct2023 Rafaqat Waheed/Ed: Waqas 4:20 pm

سینیٹر پلوشہ محمد زینی خان: (جاری) یہاں جب یا سر عرفات آئے، یہی ملک تھا، F-16s نے ان کو escort کیا، سلامی دی۔ جس وقت وہ بھٹو صاحب کے مزار پر گئے تو ہر ایک کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ افسوس یہ ہے کہ آج پورے عالم اسلام میں کوئی ایک ایسا لیڈر زندہ نہیں چھوڑا گیا۔ جناب چیئرمین! ہم کر بلکے واقعات سنتے ہیں۔ معصوم بچوں کو پیاسا کر کر ذبح کیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ آج کا کر بلاء ہے۔ صرف توار کی جگہ بم ہے اور نیتن یا ہو آج کا لیزید ہے۔ اس کے خلاف اثرناہر مسلمان کافر ضم ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں انگریزی میں نیتن یا ہو صاحب کو یہ پیغام دوں گی۔ If it is war you want, it is war
you are children of darkness and you are Amalek. you shall get.

ہم اس کو یہ بتانا چاہتے ہیں، یہاں we are neither children of darkness nor floor of the House سے کہ شکریہ جناب۔ are we Amalek but we know how to fight back and fight back we will.

(اس موقع پر ڈیک بجائے گئے)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر فدا صاحب۔

Senator Fida Muhammad

سینیٹر فدا محمد: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (عربی) جناب چیئرمین! فلسطین کے حوالے سے کافی باتیں ہوئی ہیں لیکن ہمارے colleagues نے جو باتیں کی ہیں، ہر ایک نے اپنے دل کا درد بیان کیا ہے اور ایمانی جذبے سے جو باتیں کی ہیں، آپ کے سامنے ہیں۔ اس وقت پوری امت مسلمہ اس غم اور فکر اور پریشانی میں بنتلا ہے کہ آج ہمارے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، بحیثیت مسلمان یہ ہمارے لیے ایک لمحہ فکری یہ ہے اور اس سے ہمیں، ساری امت مسلمہ کو سبق یکھنا چاہیے۔ بہت افسوس کی بات ہے، کہاں ہیں آج وہ ستاؤں اسلامی ممالک، انہوں نے جو اپنی فوج بنائی تھی اور ہمیں یہی فخر تھا کہ اس کا کمانڈر بھی ہمارا ایک پاکستانی راجیل شریف تھا۔ ہم اس پر فخر کرتے تھے کہ خدا نخواستہ، اگر مسلمانوں پر کوئی برا وقت آئے گا تو یہ سپہ سالار ان ممالک کی حفاظت کے لیے میدان میں اترے گا لیکن بہت افسوس کی بات ہے ہم آج اگر کچھ کہنا بھی چاہتے ہیں تو نہیں کہہ سکتے۔ ہمارا یہ سارا ہاؤس اور ہمارا یہ ملک بھی نہیں کہہ سکتا۔ ابھی آپ دیکھیں کہ ہم کس چیز میں کمزور ہیں۔ آج وہ سارے ایک ہی پلیٹ فارم پر ہیں اور یہ بات حق ہے، آج نہیں تو کل ہو گا، یہ فلسطین کے ساتھ آج جو کچھ ہو رہا ہے، یہ ہم سب کے ساتھ ایک سازش کے تحت مختلف شکلوں میں ہو رہا ہے۔ کبھی افغانستان میں دیکھیں، عراق میں دیکھیں، کشمیر میں دیکھیں، کہاں پر مسلمان محفوظ ہے؟ اس کے باوجود مسلمان پھر بھی اس سوچ اور فکر میں ایک نہیں ہے۔ یہ کب ہو گا؟ آج اگر ہمارے ساتھ کچھ ہو رہا ہے تو یہ ہماری نیتوں کا صلمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اور پر فیصلے نیتوں کی بنیاد پر کرتے ہیں۔

آج جو ہماری سوچ اور فکر ہے، آج سے ہزاروں سال پہلے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں انہوں نے ان یہودیوں کو اپنے شہر سے نکالا۔ قرآن میں ثابت ہے کہ یہ کبھی آپ کے دوست نہیں بن سکتے لیکن آج ہم ان کی دوستی پر فخر کرتے ہیں، ان کے ساتھ فخر سے ملتے ہیں۔ کوشش ہوتی ہے کہ ہمارا بزنس، ہمارے بچے، ہمارا روزگار وہاں ان لوگوں کے ساتھ ہو۔ ایک مسلمان کے لیے یہ ایمان کی سب سے کمزور حالت ہے کہ آج ہم اپنے دل میں بھی انہیں برائیں کہہ سکتے۔ بیت المقدس قبلہ اول ہے۔ آج جو خانہ کعبہ یا مسجد نبوی کا جتنا احترام اور عزت ہے، ہمارے بچے اور ہمارا سب کچھ اس پر قربان لیکن وہاں پر آج فلسطینیوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، اس پر کوئی بات کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ یہ فلسطینیوں کا خون نہیں ہے، یہ اسلامی ممالک کا خون ہے۔ فلسطینیوں کے جذبہ اسلامی کو کوئی ختم نہیں کر سکتا۔ اس وقت ایک مرد مجاہد کی ضرورت ہے جو کہ lead کرے۔ پوری امت مسلمہ میں کوئی ایسا لیڈر نہیں ہے کہ وہ اٹھے اور کھڑے ہو کر بات کر سکے۔

یہاں پر بات اقوام متحده کی ہو رہی ہے، OIC کی، کسی کی human rights کی بات کر رہے ہیں؟

کون سے human rights کی بات ہے؟ ابھی ہمارے یہ حالات ہیں، ان کے ساتھ یہ کچھی کے لیے ہم نے یہ اجلاس بلایا ہے، یہ ایوان بالا ہے جہاں اس وقت پاکستان کی نمائندگی ہے، پورے ملک کی نمائندگی کی جا رہی ہے جبکہ آپ ان chairs کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ وزراء، صاحبان کی حالت آپ دیکھ رہے ہیں۔ اس سے کسی پر کیا اثر پڑے گا؟ یہ ایک لمحہ فکر یہ ہے۔ ان chairs کو دیکھیں، ان حالات کو دیکھیں، 100 سینیٹرز ہیں لیکن آپ دیکھ سکتے ہیں۔ افسوس کا مقام ہے۔ کس لیے اجلاس بلایا ہے اور کس کے لیے رورہے ہیں؟ صرف اپنی سیاست چکانے کے لیے۔ کیا یہی سوچ اور فکر کا فرمائی تھی؟ کیا یہ اسلام ہے، یہ درد ہے، یہ فلسطینیوں کے لیے آواز ہے؟ بہت افسوس کی بات ہے۔ یہ پورے ملک کی نمائندگی ہے۔
بہت افسوس کی بات ہے۔

جناب چیئرمین! ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ آج ان پر مشکل آئی ہے، ان کے بچوں پر ہے، یہ کل ہم پر بھی ہو سکتی ہے۔ ابھی آپ نے دیکھا، افغانستان پر گزرنے والے بیس پچس سال آپ نے دیکھے، کشمیر میں ہماری بچیوں پر ہونے والے سلوک کو آپ دیکھیں۔ یہاں چوکوں میں بورڈز لگے ہوئے ہیں، گھنے، دن، مہینے اور سال گنتے رہتے ہیں لیکن کسی میں بات کرنے کی جرأت نہیں ہے۔ آسمان سے فرشتے تو نہیں آئیں گے۔ یہی لوگ ہوں گے۔ کون آئے گا، کون lead کرے گا؟ جب ہم آواز پر اکٹھے نہیں ہو سکتے، ملک کی نمائندگی کے لیے اکٹھے نہیں ہو سکتے، صرف آکر بات کر لیتے ہیں اور چادر اٹھا کر چلے جاتے ہیں۔ سوچنے کا مقام ہے۔

جناب چیئرمین! بہت عرصہ پہلے باچا خان بیت المقدس گئے تھے اور ان کے ساتھ ان کی والدہ بھی تھیں۔ ان کی ایک کتاب ہے جس کا نام زماج و جدوجہد ہے۔ انہوں نے اس میں فلسطین کے حوالے سے لکھا ہے۔ ان کی والدہ بھی ان کے ساتھ تھیں۔ (جاری 25-T)

T25-31st Oct, 23 Naeem Bhatti/ED: Mubashir 6:30 pm

سینیٹر فدا محمد: (جاری 25-T) ان کی والدہ بھی ان کے ساتھ تھیں، وہ سیڑھیوں سے گر کر فوت ہو گئیں اور وہیں دفن کی گئیں۔ انہوں نے ہمکارہ میں بازاروں میں دیکھتا رہا کہ اچھی buildings اور اچھی زمینیں تھیں، میں نے جن کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا کہ یہ اسرائیلیوں کی ہیں۔ انہوں نے ہمکارہ میں نے انہیں سمجھایا کہ آپ انہیں جو زمینیں دے رہے ہیں، یہ مت بھیں، ایک دن ایسا آئے گا کہ یہ آپ لوگوں کو یہاں سے نکال کر قابض ہو جائیں گے۔ وہاں کے سیاسی یا اس طرح کے کچھ لوگ تھے جنہوں نے ایک سازش کے تحت یہ بات لوگوں کے ذہنوں میں ڈالی تھی کہ آپ زمینیں بیچتے رہیں، ابھی ان سے پیسے لیں اور جب امام مہدی آخر میں آئیں گے تو ہم ان سے ساری زمینیں اور جائیدادیں واپس لیں گے۔ اس

طرح انہوں نے قدم جمانے کے لیے انہیں موقع دیا اور آج ان کے حالات آپ دیکھ رہے ہیں۔ آج بھی حالات تمام مسلم ممالک کے ساتھ ہیں، جہاں بھی دیکھیں کہ ہم انہیں قدم جمانے کے لیے جگہ دے رہے ہیں، کوئی آواز نہیں اٹھا سکتے، کوئی بات نہیں کر سکتے، یہ دن ہمیں بھی دیکھنا پڑ رہا ہے، تمام اسلامی ممالک کو دیکھنا پڑ رہا ہے۔ اگر آج بھی ہم ایک فیصلے نہ ہوئے تو یقین کریں کہ کل یہی حالات ہمارے بھی ہوں گے۔ ہماری ساری چیزیں مغرب نے اپنے قابو میں رکھی ہیں، تمام مسلم ممالک کو قابو میں رکھا ہوا ہے۔ ان کے ساتھ جو border والے لوگ ہیں، وہ ان کی طرف امداد نہیں بھیج سکتے، کوئی آواز نہیں اٹھا سکتے، کوئی بات نہیں کر سکتے، بھی ہمارا حال ہے۔ خدا! علمائے کرام بیٹھے ہوئے ہیں، ایمان کی سب سے کمزور نشانی یہ ہے کہ آپ دل میں کسی چیز کو برا کہیں، ان لوگوں کو دل میں برا کہیں، ان کی products پر پابندی لگائیں، وہ نہ خریدیں، ہمارے لیے یہ بھی ایک بہت بڑا جہاد ہو گا۔ اگر آج تمام مسلم ممالک ایک page پر آجائیں، ان کی products کو boycott کرو دیں تو یہ بہت بڑی بات ہو گی اور یہ ایمان کی سب سے کمزور نشانی ہے۔

جناب چیئرمین! آپ ملک کے نمائندہ کے حیثیت سے، ایوان بالا کے حوالے سے اور کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم اپنے ملک میں موجود Ambassadors کو ایک خط تو بھجو سکتے ہیں کہ وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے، human rights کہاں ہے؟ ہم کس کے ساتھ بات کریں؟ قرآن میں ہے کہ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے، آج کیا ہو رہا ہے، انسانیت نام کی کوئی چیز ہے؟ وہ کس بے دردی سے شہید ہو رہے ہیں، اللہ نہ کرے، اللہ وہ دن نہ لائے کہ ہم سب کو بھی یہ دیکھنا پڑے۔ آج ہم بحیثیت مسلمان یہ سوچ رہے ہیں کہ ان کے ساتھ یہ ہو رہا ہے، ہمارے ساتھ نہیں ہو رہا لیکن اللہ نہ کرے اگر آج ہم نہ اٹھے تو ایک وقت آئے گا، آج بھی ہم اس پر بات نہ کریں، آج بھی ہم اپنے سفارتی تعلقات سے فائدہ نہ اٹھائیں تو کب کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں یہی کہتا ہوں کہ ان شہداء کے لیے مغفرت اور شفایتی دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر کرم کرے۔ یہ چیز ثابت ہے کہ حضرت محمد ﷺ کو ان کے شہر سے نکلنے والوں کو کبھی بھی پناہ نہیں ملے گی، ان شاء اللہ۔ میں یہی کہوں گا کہ ان بھائیوں کے لیے ہمیں سفارتی سطح پر کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے۔ اسلامی ممالک کا ایک delegation یا کوئی system ہائی تکہ ہم ان کے لیے کچھ کر سکیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر محمد اکرم صاحب۔

Senator Muhammad Akram

سینیٹر محمد اکرم: شکریہ، جناب چیئرمین! میں مختصر بات کروں گا کیونکہ اس پر دونوں سے بات ہو رہی ہے۔ 17 اکتوبر سے لے کر آج 23 دن ہو گئے ہیں، Gaza کی پٹی پر مسلسل فضائی حملہ ہو رہے ہیں اور میں جب بھی ٹویٹ کر دیکھتا ہوں تو وہاں ٹینک دیکھتا ہوں۔ یہ ایک مسلسل ظلم ہے، جس سے اور بربریت ہے۔ وہ اس بربریت میں ہمپتا لوں میں پناہ کے لیے جاتے ہیں تو وہاں بھی ان پر بمباری ہوتی ہے۔ یہ ایسی صورت حال ہے جس کی میں مذمت کرتا ہوں۔ یہ state terrorism ہے کہ جہاں ایک طرف نہتے عوام ہیں اور دوسری طرف ایک ریاست ہے جو اپنی latest technology سے حملہ آور ہے، اسے مغربی ممالک کی پشت پناہی بھی حاصل ہے۔

جناب چیئرمین! ہم ویسے بھی اس دنیا میں abnormal world میں رہ رہے ہیں۔ جب سویت یونین کی صورت میں آکیلا رہ گیا۔ ہم جب World War 2 کو دیکھتے ہیں تو نہ اسرائیل کا downfall ہوا تو America super power کا ذکر ہے۔ اس دنیا میں دور یا ستم مذہب کی بنیاد پر وجود میں آئیں، ایک پاکستان اور دوسری اسرائیل۔ مغربی ممالک فرانس، برطانیہ اور جرمنی نے جن ممالک کو اپنی جانبیاد سمجھ کر اس دنیا کو ایسے تقسیم کیا جیسے یہ ان کی colonies تھیں، وہی مسائل اب بھی موجود ہیں۔ اسرائیل عرب دشمنی کی بنیاد پر وجود میں آیا، پاکستان ہندو اور communism، دشمنی کی بنیاد پر وجود میں آیا۔ یہ دونوں ممالک اس وقت مغربی ممالک کے مفادات کے تحفظ کے لیے وجود میں آئے۔ ہم اس دن سے آج تک وہی بھگت رہے ہیں۔ میں نے مولانا وحید الدین کی کتاب 'Fascism' اور اسرائیل، میں پڑھا کہ جب مسلمان کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے اور جب اسرائیلی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کان میں یہ اذان دی جاتی ہے کہ آپ کے ارد گرد کوئی دوست نہیں ہے، سب آپ کے دشمن ہیں، نفرت کا نقش بویا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ امت مسلمہ تو مغربی ممالک کی طرف دیکھتی ہے۔ یہ اس لیے ہوا کہ اسرائیل کے Minister for Tourism کو تو تسلیم بھی کر چکے ہیں۔ یہاں فلسطینی ریاست تھی لیکن UN کی 1947ء میں two World War and UN کی 1947ء میں two nations کی جو resolution آئی، مغربی ممالک اس پر باوڈلتے، ان پر زور ڈالتے تو شاید آج یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔۔۔ (جاری۔۔۔)

T26-31 October 2023 Abdul Razique/Ed-Waqas Khan

سینیٹر محمد اکرم: -- (جاری) -- وہاں تو basically صرف فلسطین ریاست ہی تھی لیکن پھر 1944 اور Second World War کے بعد Two-Nations کا دباؤ برقرار آیا۔ اگر مغربی ممالک اس وقت فلسطین اور اسرائیل پر Two-Nations کا دباؤ برقرار

رکھتے تو شاید آج یہ دن دیکھنے نہ پڑتے جو ہم فلسطین اور غزہ میں دیکھ رہے ہیں۔ میں اپنی بات زیادہ لمبی، چوڑی نہیں کروں گا۔ جو طاقتور اور بڑی ریاستیں ہیں، یہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتی ہیں۔ 11/9 کے بعد افغانستان پر امریکہ نے حملہ کیا۔ اسی طرح عراق پر امریکہ نے اس وجہ سے حملہ کیا کہ وہاں پر weapons of mass destruction ہیں لیکن بعد میں پتہ چلا کہ وہاں کچھ بھی نہیں ہے لیکن حملہ ہوا۔ یوکرین پر روس نے حملہ کیا اور ابھی اسرائیل کا فلسطین اور غزہ پر حملہ انتہائی جرود بریت ہے۔ اس جرود بریت کے پیچھے جو ریاستیں ہیں، وہ بڑے ظالم ہیں۔ وہ اپنے مفادات کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ان ظالم ریاستوں کے لئے جنگ ایک قسم کا کاروبار ہے۔ جب جنگ ہوتی ہے تو ریاستوں کے بلاک بن جاتے ہیں۔ انہیں اسلحہ ملتا ہے اور اسی کے ذریعے وہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے دوسری ریاستوں کو اپنے زیر اثر لاتے ہیں۔ میں اپنی بات کو سمیٹتے ہوئے یہ کہوں گا کہ غزہ میں جو صورتحال ہے، وہ اس وجہ سے ہے کیونکہ world power system, imbalanced world کی وجہ سے وہ abnormally react کرتے ہیں۔ طاقتور اور کمزور ریاستوں کے درمیان کوئی توازن نہیں ہے۔ اگر یہی صورتحال رہی تو میں سمجھتا ہوں کہ یوکرین جنگ کے بعد مشرق و سطحی کی چھوٹی ریاستیں بھی اس جنگ سے متاثر ہوں گی، شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ جی مر تقی سولانگی صاحب، نگران وفاقی وزیر برائے اطلاعات و نشریات۔

Mr. Murtaza Solangi, Caretaker Federal Minister for Information and Broadcasting

Mr. Murtaza Solangi (Caretaker Federal Minister for Information and Broadcasting): Thank you, Mr. Deputy Chairman! Let me first of all thank you for giving me an opportunity to speak here on an issue that unites us all; on this issue, there is no division. From Senator Mushtaq Ahmed to Senator Mushaid Hussain Sayed, we all are united. Let me reiterate here that the winding up speech on the motion will be made by the caretaker Foreign Minister of Pakistan or any other caretaker Minister assigned by the caretaker Prime Minister of Pakistan. I am speaking on the issue since I have been here the whole day.

جناب! یہاں بہت معزز لوگ بیٹھے ہیں جن میں سینئر میاں رضا ربانی بھی ہیں جو 18 ویں آئینی ترمیم کے معمار ہیں۔ یہاں سبز اور سرخ کی کوئی تیز نہیں ہے۔ فلسطین کے معاملے پر پوری قوم یکجا ہے۔ ایوان میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف ضرور ہوں گے لیکن اس معاملے پر پورا

ایوان بیجا ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس وقت ایوان میں کتنے لوگ موجود ہیں لیکن جتنے لوگ بھی موجود رہے ہیں، ان سب نے فلسطین کے عوام کے حق میں ایک آواز بلند کی ہے اور یہ آواز بہت پرانی ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح سے لے کر انوار الحق کا گڑتک، پاکستان کا کوئی بھی سربراہ، صدر اور وزیر اعظم ایسا نہیں گزر اجنبیوں نے فلسطین کے عوام کے ساتھ اپنی پیشی کا اظہار نہ کیا ہو۔ میں 22 سال کا تھا جب میری پہلی گرفتاری ہوئی اور وہ ایک دن کی گرفتاری تھی۔ وہ فلسطین کے عوام کے لئے تھی۔ 1982ء میں جب اسرائیل نے لبنان پر قبضہ کیا تو صابرہ اور شکیلہ کے کمپ پچھ لوگوں کو یاد ہوں گے۔ وہاں پر اسرائیل نے عورتوں اور بچوں کو قتل کیا۔ اس وقت میں نے ایک نوجوان کی میثیت سے اپنے فلسطینی بھائیوں کے لئے چندہ اکٹھا کیا تھا اور ان کے لئے کھڑا ہوا تھا۔ اس جرم میں مجھے ایک دن حرastت میں لیا گیا۔ آج جب میں نگران وزیر اطلاعات ہوں تو میرے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ حکومت پاکستان کی طرف سے جو اشیاء غزہ کے عوام کے لئے گئیں، میں اس وقت فلسطینی سفير کے ساتھ کھڑا تھا۔ یہ پاکستان کے عوام کا ایک غیر متزلزل ایمان ہے کہ فلسطینی عوام کی جدوجہد کبھی خاموش نہیں ہوگی۔ اس آواز کو کبھی بھی دبایا نہیں جاسکے گا۔ یہ کہنا کہ چند لاکھ فلسطینی ہیں، یہ غلط ہے کیونکہ آج دنیا کے تمام باضمیر لوگ فلسطینی ہیں چاہے وہ نیویارک میں ہیں، ٹوکیو میں ہیں یا اسلام آباد میں ہیں۔

جناب! یہ میرے لئے تھوڑی شرم کی بات ہے کہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں ایک جھنڈے کے نیچے پاکستان میں ایک شاندار اور پرامن احتجاج کرتیں۔ اس شہر میں پریڈ گراؤنڈ سے لے کر Park 9-F تک ایسی بہت ساری جگہیں ہیں جہاں لاکھوں لوگ مجمع ہو سکتے تھے اور یہ پیغام دے سکتے تھے کہ پاکستانی قوم اس معاملہ پر بیجا ہے۔ یہ آپ کے علم میں ہو گا کہ نگران وزیر اعظم صاحب نے فلسطین کے صدر محمود عباس کو فون کیا۔ اقوام متحدہ میں ہمارے مستقل مندوب منیر اکرم صاحب نے جو تقریر کی، وہ آج بھی صحیونی نسل پرستوں کے لئے خاصی تکلیف کا باعث ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پاکستان کی ریاست ہمیشہ فلسطین کے حق خود ادارت کے لئے آواز بلند کرتی رہی ہے اور آج بھی پاکستان اپنے اس اصولی موقف پر کھڑا ہے۔ پاکستان کے اس موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ پاکستان آج بھی دنیا کی ان چند ریاستوں میں سے ہے جن کے اسرائیل کے ساتھ کوئی سفارتی تعلقات نہیں ہیں باوجود اس کے کہ ہم نے ان کے ساتھ کوئی باضابط جنگ نہیں لڑی ہے۔ جن کے ساتھ ہم نے جنگ لڑی ہے، ان کے ساتھ بھی ہمارے سفارتی تعلقات ہیں لیکن پاکستان کا فلسطین کے عوام کے ساتھ جو پیشی کا اظہار ہے، آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ 1967ء سے پہلے جو سرحدیں تھیں، اقوام متحدہ کی سلامتی کو نسل کی جو قرار دیں تھیں، پاکستان کی ریاست اور حکومت چاہے وہ منتخب ہو یا نگران، ہم تمام اس معاملے پر فلسطین کے عوام کے ساتھ کھڑے ہیں اور کھڑے رہیں گے۔ اس

میں کسی قسم کا کسی کو شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ مجھے ایک غیر منتخب وزیر ہونے پر اس منتخب ایوان اور آپ نے اس معاملے پر بولنے کا جواہر از دیا ہے، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ بات یقینی ہے کہ اگر انصاف نہیں ہو گا تو امن نہیں ہو گا۔ اگر آپ فلسطین کے عوام کو دوریا سی حق سے محروم کریں گے تو صہیونی نسل پرست اسرائیل کی ریاست قائم نہیں رہے گی۔ آپ کا بہت شکریہ۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you. The House stands adjourned to meet again on Wednesday, the 1st November, 2023, at 10:30 a.m. In Shaa Allah.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday, the 1st November, 2023, at 10:30 a.m.]
